یہ کتاب

اپنے بچوں کے لیے scan کی بیرونِ ملک مقیم ھیں

مو منین بھی اس سے استفادہ حاصل کرسکتے ھیں.

منجانب.



سبیلِ سکینہ

یونٹ نمبر ۸ لطیف آباد حیدرآباد پاکستان





۷۸۶
۹۲-۱۱۰
یا صاحب الزماں ادرکنیؑ

DVD Version

لبیک یا حسینؑ

نذر عباس
خصوصی تعاون: رضوان رضوی

اسلامی کُتب (اردو) DVD

ڈیجیٹل اسلامی لائبریری ۔

www.ziaraat.com

SABIL-E-SAKINA
Unit#8,
Latifabad Hyderabad
Sindh, Pakistan.
www.sabeelesakina.page.tl
sabeelesakina@gmail.com

عربی لغات کا سب سے بڑا ذخیرہ

لغات الحدیث

عربی۔ اردو

مؤلف

علامہ وحید الزمان

اس عظیم الشان کتاب کی مدد سے عربی زبان کے تمام الفاظ کی دریافت کیساتھ ساتھ جملہ احادیث اہل سنت و امامیہ اور آثار صحابہؓ پر بھی بخوبی عبور حاصل کیا جاسکتا ہے

میر محمد، کتب خانہ آرام باغ کراچی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کتاب "ک"

لغات الحدیث

تالیف

حضرت علامہ وحید الزماں رحمہ اللہ تعالے

بہ تکمیل و تصحیح و اضافہ جات لغات و سعی مالا کلام

باہتمام

میر محمد، کتب خانہ مرکز علم و ادب آرام باغ کراچی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کتاب "ک"

یہ حروفِ تہجی میں سے بائیسواں حرف ہے۔ حسابِ جمل میں اس کا عدد بیس ۲۰ ہے ک جارّہ اور غیر جارّہ ہوتا ہے اور تشبیہ اور تعلیل اور استعلاء۔ اور مبادرت اور تاکید کے لئے مستعمل ہوتا ہے اور کبھی زائد ہوتا ہے، جیسے لَیْسَ کَمِثْلِہٖ شَیْءٌ۔

بابُ الکاف مع الھمزہ

کَأْبٌ یا کَأْبَۃٌ یا کَآبَۃٌ۔ رنج اور غم، دل شکستگی۔

اِکْآبٌ رنجیدہ ہونا، ہلاکت میں پڑنا، رنجیدہ کرنا۔

کَآبَاءٌ۔ رنج اور غم۔

اِکْتِئَابٌ۔ رنجیدہ ہونا۔

اَعُوْذُ بِکَ مِنْ کَآبَۃِ الْمُنْقَلَبِ۔ یا اللہ تیری پناہ سفر سے رنج اور غم کے ساتھ لوٹنے سے (اس طرح کہ سفر سے جو مقصد ہو وہ پورا نہ ہو یا راستے میں لُٹ پٹ جائے یا وطن میں آئے تو اپنے عزیزوں کو مُردہ یا بیمار پائے، گھر تباہ دیکھے) کَآبَۃِ الْمَنْظَرِ۔ نگاہ کے رنج سے (کسی چیز کو دیکھ کر رنجیدہ ہونے سے)۔

کَأَدٌ۔ رنجیدہ ہونا۔

تَکَأُّدٌ اور تَکَاؤُدٌ۔ مشقت کے ساتھ کسی کام کو کرنا۔

تَکَأُّدٌ۔ شاق ہونا۔

اِکْوِئْدَادٌ۔ بڑھاپے سے رعشہ ہو جانا۔

کَأْدَاءُ۔ سختی، رنج، اندھیری رات۔

وَلَا یَتَکَآءَدُکَ عَفْوٌ عَنْ مُّذْنِبٍ۔ تجھ پر کسی گنہگار کو معاف کرنا سخت نہیں ہے (بلکہ بہت آسان ہے)۔

عَقَبَۃٌ کَؤُوْدٌ یا عَقَبَۃٌ کَأْدَاءُ۔ سخت دشوار گزار گھاٹی۔

اِنَّ اَمَامَکُمْ (یا اِنَّ بَیْنَ اَیْدِیْنَا) عَقَبَۃً کَؤُوْدًا لَا یَجُوْزُھَا اِلَّا الرَّجُلُ الْمُخِفُّ۔ ہمارے سامنے ایک سخت اور دشوار گزار گھاٹی ہے، اُس کے پار وہی جا سکتا ہے جو ہلکا پھلکا ہو (دنیا کے زیادہ تعلقات نہ رکھتا ہو)۔

وَیَکْأَدُنَا ضِیْقُ الْمَضْجَعِ۔ ہم کو خواب گاہ کی تنگی تنگ کرے گی۔ (یعنی قبر کی ضیق)۔

مَا تَکَأَّدَنِیْ شَیْءٌ مَا تَکَأَّدَتْنِیْ خُطْبَۃُ النِّکَاحِ

مجھ پر کوئی چیز اتنی دشوار نہیں ہے جتنا نکاح کا خطبہ دشوار ہے
لَا یَتَکَاءَدُہٗ صُنْعُ شَیْءٍ۔ اللہ تعالیٰ کو کسی چیز کا
بنانا دشوار نہیں ہے۔

کَأْسٌ۔ پیالہ، گلاس جب اُس میں شراب یا پانی ہو۔
(نہیں تو اس کو زجاجہ یا اناء یا قدح کہیں گے۔ اس کی
جمع اَکْؤُسٌ اور کُؤُوْسٌ اور کَأْسَاتٌ ہے)۔

کَأْسٌ۔ شراب کو بھی کہتے ہیں۔

تَکَأْکُؤٌ۔ پیچھے ہٹنا، نامرد ہونا، ناتوان ہونا، جمع ہونا
(جیسے تَکَأْکُؤٌ ہے)۔

مَا لَکُمْ تَکَأْکَأْتُمْ عَلَیَّ تَکَأْکُؤَکُمْ عَلٰی
ذِیْ جِنَّۃٍ اِفْرَنْقِعُوْا عَنِّیْ۔ تم کو کیا ہوا ہے میرے گرد
اس طرح اکٹھا ہو گئے ہو جیسے دیوانے شخص پر اکٹھا ہو جاتے
ہیں چلو میرے پاس سے دُور ہو (یہ عیسیٰ بن عمر نے کہا، جب
ایک روز وہ گدھے پر سے گر گئے اور لوگ ان پر جمع ہو گئے)۔

خَرَجَ ذَاتَ یَوْمٍ وَقَدْ تَکَأْکَأَ النَّاسُ عَلٰی اَخِیْہِ
عِمْرَانَ فَقَالَ سُبْحَانَ اللّٰہِ لَوْ حَدَّثَ الشَّیْطَانُ لَتَکَأْکَأَ
النَّاسُ عَلَیْہِ۔ حکیم بن عتیبہ ایک بار گھر سے نکلے دیکھا تو اُن کے
بھائی عمران پر لوگ جمع ہیں انھوں نے کہا سبحان اللہ اگر شیطان
حدیث بیان کرے تو لوگ اُس پر بھی اکٹھا ہو جائیں گے۔

کَأَیِّنْ۔ (اصل میں کَأَیِّنْ تھا یعنی کتنا)۔

کَأَیِّنْ تَعُدُّوْنَ سُوْرَۃَ الْاَحْزَابِ۔ تم سورۂ احزاب
کو کتنی سمجھتے ہو (محیط میں ہے کہ کَاَیِّنْ میں اور لغت بھی ہیں
جیسے کَیْئِنْ اور کَائِنْ اور کَاءٍ اور کَاءٍ اور یہ ایک مرکب
لفظ ہے کاف تشبیہ اور اَیٍّ سے)۔

باب الکاف مع الباء

کَبٌّ۔ اوندھا دینا، مُنہ کے بل گرانا، بھاری ہونا۔

تَکْبِیْبٌ۔ کباب بنانا۔

اِکْبَابٌ۔ پچھاڑنا، لازم کر لینا، جھک پڑنا۔

تَکَبُّبٌ۔ بیماری سے گر جانا۔

اِنْکِبَابٌ۔ لازم کر لینا۔

کَبَابٌ۔ وہ گوشت جو آگ پر بھونا جائے۔

کَبَابَہٌ۔ کباب چینی۔

فَاَکَبُّوْا رَوَاحِلَھُمْ عَلَی الطَّرِیْقِ۔ انھوں نے اپنے
اونٹوں کو راستے پر لگا دیا (رات دن اُن کو چلانا شروع کیا) نہایہ
میں ہے کہ صحیح کَبُّوْا ہے یعنی راستہ ان کے لئے لازم کر لیا
عرب لوگ کہتے ہیں: اَکَبَّ الرَّجُلُ یُکِبُّ عَلٰی عَمَلٍ۔ اُس نے یہ
یہ کام کرنا لازم کر لیا (برابر کئے جاتا ہے اس کو چھوڑتا نہیں)۔

فَلَمَّا رَأَی النَّاسُ الْمِیْضَاۃَ تَکَابُّوْا عَلَیْھَا جب
لوگوں نے وضو کا لوٹا دیکھا تو اس پر جھک پڑے (جمع ہو گئے)

فَلَمْ یَعْدُ اَنْ رَأَی النَّاسُ مَاءً تَکَابُّوْا عَلَیْھَا۔
لوگ پانی دیکھتے ہی اُس پر جُھک پڑے۔

خَشْیَۃَ اَنْ یُّکِبَّہُ اللّٰہُ۔ اس ڈر سے کہ کہیں
اللہ تعالیٰ اس کو (دوزخ میں) اوندھا نہ گرائے (اگر اس کو
کچھ نہ دیا جائے تو اسلام سے پھر جاتے یا اللہ کے رسول کو
بخیل سمجھے، ہر حال میں وہ دوزخ میں گرے گا)۔

اَخْرَجَ کُبَّۃً مِّنْ شَعْرٍ۔ بالوں کا ایک گچھا نکالا۔

اِنَّہٗ رَأٰی جَمَاعَۃً ذَھَبَتْ فَرَجَعَتْ فَقَالَ اِیَّاکُمْ
وَکُبَّۃَ السُّوْقِ فَاِنَّھَا کُبَّۃُ الشَّیْطَانِ۔ تم بازار کے جتھوں
سے بچے رہو وہ شیطان کا جتھا ہے (اس میں جھوٹ فریب
ہوتا ہے، بے کار باتیں بنائی جاتی ہیں)۔

اِنَّکُمْ لَتُقَلِّبُوْنَ حُوَّلًا قُلَّبًا اِنْ وُّقِیَ کَبَّۃَ النَّارِ
(معاویہ رض نے مرتے وقت اپنی بیٹیوں سے کہا، ذرا میری
کروٹ بدلو! تم ایسے شخص کی کروٹ بدلو گی جو بہت چالاک
اور عیار ہے اگر دوزخ کے صدمہ سے بچایا جائے (یعنی میں بہت
چتر اور عاقل ہوں لیکن یہ چترائی اور عقلمندی سب بے کار
ہے اگر دوزخ میں ڈالا جاؤں۔ ایک روایت میں کَیَّۃَ
النَّار آیا ہے یعنی آگ کا داغ)۔

وَاَنَّ اَهْلَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ اِشْتَرَكُوْا فِیْ دَمِ الْمُؤْمِنِ لَاَكَبَّهُمُ اللّٰهُ فِی النَّارِ۔ اگر آسمان اور زمین والے سب لوگ ایک مومن کے ناحق خون میں شریک ہوں، تو اللہ تعالیٰ اُن سب کو دوزخ میں گرا دے گا (حالانکہ آسمان اور زمین میں کتنے نیک اور صالح اور عابد لوگ ہیں، مگر خونِ ناحق ایسا سخت گناہ ہے کہ کوئی نیکی کام نہیں آئے گی اور دوزخ میں جانا لازم ہوگا)۔

وَهَلْ یَكُبُّ النَّاسَ فِی النَّارِ عَلٰی مَنَاخِرِهِمْ اِلَّا حَصَائِدُ اَلْسِنَتِهِمْ۔ لوگوں کو دوزخ میں ناکوں کے بل اور کون چیز گرائے گی؟ یہی بات جو اُن کی زبان سے نکلتی ہے۔ (معلوم ہوا کہ زبان بڑی آفت کی چیز ہے اسی سے کفر کے کلمے اور گناہ کی باتیں نکلتی ہیں اور اکثر لوگ اسی زبان کی وجہ سے آفت میں پڑیں گے)۔

یَاْتِیْ یَوْمَ الْقِیَامَةِ مِثْلُ الْكُبَّةِ فَتَدْفَعُ فِیْ ظَهْرِ الْمُؤْمِنِ فَتُدْخِلُهُ الْجَنَّةَ۔ قیامت کے دن ایک چیز آئے گی وہ مومن کی پیٹھ کو ڈھکیلے گی (دھکا دے گی) اس کو بہشت میں پہنچا دے گی پھر کہا جائے گا یہ ماں باپ سے عمدہ سلوک ہے۔

وَطَرَحْنَا عَلَیْهِ لَحْمًا كُبَیْبَةً۔ ہم نے اُس آگ پر گوشت ڈالا اُس کو کباب کر رہے تھے۔

كَبْتٌ۔ پچھاڑنا، ذلیل کرنا، پھیر دینا، توڑ ڈالنا، ہلاک کرنا، اوندھا کرنا۔

مُكْتَبِتٌ۔ رنجیدہ۔

كَبُوْتٌ۔ ایک کملی جو کپڑوں کے اوپر پہنی جاتی ہے اُس کی جمع كَبَابِیْتُ ہے)

اِنَّهٗ رَاٰی طَلْحَةَ حَزِیْنًا مَكْبُوْتًا۔ آپ نے طلحہؓ کو رنجیدہ اور سخت غمگین دیکھا (بعضوں نے کہا اصل میں یہ مَكْبُوْدًا تھا معنی وہی ہیں)

اِنَّ اللّٰهَ كَبَتَ الْكَافِرَ۔ اللہ تعالیٰ کافر کو پچھاڑ دیا ہے اپنی رحمت سے ناامید کر دیا ہے۔

كَبْثٌ۔ رنجیدہ کرنا۔

كَبَثٌ۔ متغیر ہونا، بدبودار ہونا۔

كَبَتَ السَّفِیْنَةَ۔ کشتی کو خشکی کی طرف موڑا یا اس کا سامان دوسری کشتی میں لے گیا۔

كَبَاثٌ۔ پیلو کا پکا ہوا پھل (جس کو عرب لوگ کھاتے ہیں)۔

كَبِیْثٌ۔ بدبودار، سڑا (جیسے مَكْبُوْثٌ ہے)۔

كُنَّا نَجْتَنِی الْكَبَاثَ۔ ہم پیلو کے پکے پکے پھل چنتے تھے کھانے کے لیے۔ بعضوں نے "کباث" کے معنی پیلو کے پتّے کیے ہیں)۔

كَبْحٌ۔ کھینچنا، پھیر دینا، مارنا۔

مُكَابَحَةٌ۔ آپس میں گالی گلوچ کرنا۔

وَهُوَ یَكْبَحُ رَاحِلَتَهٗ۔ وہ اپنی اونٹنی کی نکیل کھینچ رہا تھا (تاکہ آہستہ چلے دوڑے نہیں)۔

كَبَحَ الدَّابَّةَ بِاللِّجَامِ۔ جانور کی لگام کھینچی تاکہ ٹھہر جائے

كَبْدٌ۔ جگر پر مارنا، قصد کرنا، شاق ہونا، تنگ کرنا۔

كَبَدٌ اور كَمَدٌ۔ رنجیدہ ہونا۔

كُبِدَ فُلَانٌ۔ اس کا جگر بیمار ہو گیا۔

تَكْبِیْدُ الشَّمْسِ۔ سورج کا بیچ آسمان میں آجانا۔

مُكَابَدَةٌ اور كِبَادٌ۔ مشقت اٹھانا، تکلیف کھینچنا۔

تَكَبُّدُ الشَّمْسِ۔ سورج کا بیچ آسمان میں آجانا۔

تَكَبُّدٌ۔ جگر تک پہنچنا، قصد کرنا، جم جانا، دہی بنجانا

اَذَّنْتُ فِیْ لَیْلَةٍ بَارِدَةٍ فَلَمْ یَاْتِ اَحَدٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا لَهُمْ فَقُلْتُ كَبَدَهُمُ الْبَرْدُ۔ (بلال رضؓ کہتے ہیں) ایک سردی کی رات میں میں نے اذان دی لیکن کوئی (مسجد میں جماعت میں شریک ہونے کو) نہیں آیا۔ آں حضرتؐ نے مجھ سے پوچھا لوگوں کو کیا ہوا ہے؟ میں نے کہا اُن کو سردی نے تنگ کر دیا ہے (یا سردی نے ان کے کلیجے پر اثر کیا ہے۔ کلیجہ

میں تو خون بنتا ہے وہاں سخت گرمی ہے جب سردی بہت شدت کی ہو تب ہی اُس کا اثر کلیجہ تک پہنچتا ہے)۔

اَلْکُبَادُ مِنَ الْعَبِّ۔ کلیجہ میں درد غٹ غٹ پانی پینے سے ہوتا ہے (یعنی ایک دم پانی پیجانے سے)۔

فَوَضَعَ یَدَہٗ عَلٰی کَبِدِیْ۔ آپ نے اپنا ہاتھ میرے کلیجے پر رکھا (یعنی پہلو پر جس طرف جگر ہے)۔

وَتُلْقِی الْاَرْضُ اَفْلَاذَ کَبِدِھَا۔ زمین اپنے جگر کے ٹکڑے باہر نکال کر ڈال دے گی (یعنی کانیں اور خزانے زمین کے سب نکالے جائیں گے)۔

فِیْ کَبِدِ جَبَلٍ۔ پہاڑ کے جگر یعنی اس کے جوف میں سوراخ یا گھاٹی۔

فَوَجَدَہٗ عَلٰی کَبِدِ الْبَحْرِ۔ حضرت موسیٰؑ نے حضرت خضرؑ کو دریا کے درمیانی حصے میں پایا (یعنی کنارے سے وسط میں)۔

لَوْ دَخَلَ فِیْ کَبِدِ جَبَلٍ لَاَدْخَلَتْہُ ذٰلِکَ الرِّیْحُ۔ اگر پہاڑ کے کلیجے میں گھس جائے تو یہ ہوا وہاں بھی گھسے گی۔

فَعَرَضَتْ کُبْدَۃٌ شَدِیْدَۃٌ۔ زمین کا ایک سخت ٹکڑا نمودار ہوا (عرب لوگ کہتے ہیں: اَرْضٌ کَبْدَاءُ وَقَوْسٌ کَبْدَاءُ یعنی سخت زمین اور سخت کمان۔ ایک روایت میں کُدْیَۃٌ ہے نہایہ میں ہے کہ یہی محفوظ ہے اس کے معنی آگے آئیں گے)

کَبِدُ الْقَوْسِ۔ کمان کا درمیانی حصہ یعنی چلہ میں جہاں تیر رکھ کر مارتے ہیں۔

فِیْ کُلِّ کَبِدٍ رَطْبَۃٍ اَجْرٌ۔ ہر تازے کلیجے میں ثواب ملے گا (یعنی ہر جاندار کو آرام دینے سے اُس کو پانی پلانے سے)

یُوْشِکُ اَنْ یَّضْرِبَ النَّاسُ اَکْبَادَ الْاِبِلِ فَلَا یَجِدُوْنَ اَحَدًا اَعْلَمَ مِنْ عَالِمِ الْمَدِیْنَۃِ۔ وہ زمانہ قریب ہے جب لوگ اونٹوں کے جگر ماریں گے (دور دور کے ملکوں سے اُن پر سوار ہو کر آئیں گے) پھر وہ اُس زمانہ میں مدینہ کے عالم سے بڑا عالم نہ پائیں گے دکھتے ہیں اِس حدیث میں آں حضرتؐ نے امام مالکؒ کے پیدا ہونے کی بشارت دی۔ آپ اپنے زمانہ میں بڑے عالم اور مجتہد گزرے ہیں اور آپ کی کتاب مؤطا حدیث کی سب کتابوں سے زیادہ معتبر اور صحیح ہے چونکہ آپ سے لے کر آنحضرتؐ تک کبھی دو ہی واسطے ہوتے ہیں)۔

یُکَابِدُ مَصَائِبَ الدُّنْیَا وَشَدَائِدَ الْاٰخِرَۃِ۔ دنیا کی مصیبتیں اور آخرت کی سختیاں جھیلتا ہے (ابن عباسؓ اور سعید بن جبیر اور حسن بصری نے لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِیْ کَبَدٍ

لَا یَزَالُ یُکَابِدُ مُرًّا حَتّٰی یُفَارِقَ الدُّنْیَا۔ آدمی مسلسل دنیا میں تلخی اور تکلیف اُٹھاتا رہتا ہے یہاں تک کہ دنیا سے جدا ہوتا ہے۔

اِنَّ الشَّیْطَانَ یُقَارِنُ الشَّمْسَ اِذَا ذَرَّتْ وَاِذَا کَبَّدَتْ۔ شیطان سورج کے نزدیک ہو جاتا ہے جب وہ نکلتا ہے اور جب بیچ آسمان میں آتا ہے (یعنی طلوع اور استوا کے وقت)۔

عِنْدَ زَوَالِ الشَّمْسِ عِنْدَ کَبِدِ السَّمَاءِ۔ سورج ڈھلنے کے وقت جب وہ آسمان کے جگر پر ہوتا ہے۔

کَبَّدَ النَّجْمُ السَّمَاءَ۔ ستارہ آسمان کے بیچ میں آگیا

لِکُلِّ کَبِدٍ حَرَّاءَ اَجْرٌ۔ ہر جگر کو ٹھنڈا کرنے میں ثواب ملے گا (آدمی ہو جانور یہاں تک کہ پیاسے کتے کو بھی پانی پلانے میں)

اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ اِبْرَادَ الْکَبِدِ الْحَرَّاءِ۔ اللہ تعالیٰ گرم کلیجے کو ٹھنڈا کرنا (پیاسے کو پانی پلانا پسند کرتا ہے)۔

مَنْ وَّجَدَ بَرْدَ حُبِّنَا عَلٰی کَبِدِہٖ فَلْیَحْمَدِ اللّٰہَ۔ جو شخص ہماری محبت کی خنکی اپنے جگر پر پائے تو اللہ تعالیٰ کا شکر بجا لائے۔

غَلَظَتْ کَبِدُہٗ۔ اس کا دل سخت ہو گیا۔

کَبَدُوْا اَعْدَاءَنَا بِالْوَرَعِ یَنْعَشُکُمُ اللّٰہُ۔ اُنھوں نے اپنے تقویٰ اور پرہیزگاری سے ہمارے دشمن کو جلایا

اللہ تمہارا درجہ بلند کرے۔

لَا تَعُبُّوا الْمَاءَ فَاِنَّہٗ یُوْرِثُ الْکُبَادَ۔ پانی کو غٹ غٹ ایک دم نہ پی جاؤ، اس سے جگر کا درد پیدا ہوتا ہے (بلکہ تھوڑا تھوڑا کرکے دم لے لیکر پیو جیسے چوستے ہیں)۔

کَبُرَ۔ بڑھ جانا۔

کِبَرٌ اور کِبْرٌ اور مَکْبِرٌ۔ معمر ہونا۔

کِبَرٌ اور کِبْرٌ اور کَبَارَۃٌ۔ بڑا ہونا اور عظیم اور جسیم ہونا۔

کَبِیْرٌ اور کُبَارٌ اور کُبَّارٌ۔ عمر میں بڑا بوڑھا۔

تَکْبِیْرٌ اور کُبَّارٌ۔ اللہ اکبر کہنا۔

مُکَابَرَۃٌ۔ غلبہ چاہنا، عناد کرنا۔ اصطلاح میں "مکابرہ" اس کو کہتے ہیں کہ کسی سے بحث و مباحثہ کریں نہ اظہار حق کے لئے بلکہ خصم کو الزام دینے اور اس کو ذلیل کرنے کے لئے۔

کَابِرٌ۔ بڑا شریف۔

کِبْرٌ۔ بڑائی، شرف۔

کُبْرٌ۔ بڑا

مُتَکَبِّرٌ اور کَبِیْرٌ۔ اللہ تعالیٰ کے نام ہیں۔ یعنی بڑی عظمت اور بزرگی والا یا مخلوقات کی صفات سے برتر اور پاک (بعضوں نے کہا مُتَکَبِّر کے معنی یہ ہیں کہ مغروروں پر جابر اور قاہر اور بڑائی کرنے والا)۔

کِبْرِیَاءُ۔ عظمت اور سلطنت یا کمالِ ذات اور وجود اور یہ صفت خاص ہے اللہ تعالیٰ کے ساتھ یعنی سوائے اللہ تعالیٰ کے دوسرے کسی کو ذوالکبریاء نہیں کہیں گے۔ ذُوالْکِبْرِیَاءِ وَالْعَظَمَۃِ وَالْجَبَرُوْتِ۔ بڑی بادشاہت اور عظمت اور حکومت والا۔

اَللّٰہُ اَکْبَرُ۔ اللہ بڑا ہے (تو اَکْبَر بمعنی کَبِیْر ہے یا اللہ ہر چیز سے بڑا ہے یا وہ اس سے برتر ہے کہ کوئی اس کی کنہ اور حقیقت دریافت کرسکے۔ اس تاویل کی وجہ یہ ہے کہ اکبر کا استعمال بغیر الف لام یا اضافت کے نہیں ہوسکتا اذان اور نماز میں اَکْبَرْ کی را کو ساکن پڑھنا چاہئے اور ضمہ دینا جائز نہیں)۔

کَانَ اِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوۃَ قَالَ اللّٰہُ اَکْبَرُ کَبِیْرًا۔ آنحضرتؐ جب نماز شروع کرتے تو فرماتے "اللہ اکبر کبیرا"۔ کَبِیْرًا منصوب ہے باضمار فعل یعنی اُکَبِّرُ کَبِیْرًا (میں بڑے کی بڑائی کرتا ہوں)۔

وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ کَثِیْرًا۔ یعنی حمدا کثیرا۔

یَوْمَ الْحَجِّ الْاَکْبَرِ۔ حج اکبر کا دن (یعنی عرفہ کا دن یا یوم النحر۔ اور حج اکبر حج کو کہتے ہیں، عمرے کو حج اصغر کہتے ہیں۔ اور یہ جو عوام میں مشہور ہے کہ جب عرفہ جمعہ کے دن آئے تو وہ حج اکبر ہے، اس کی اصل صحیح احادیث سے معلوم نہیں ہوتی۔ لیکن ملا علی قاری نے اپنی مناسک میں کچھ ضعیف حدیثیں اس حج کی فضیلت میں نقل کی ہیں جس میں عرفہ جمعہ کے دن آئے)۔

اِنَّ رَجُلًا مَاتَ وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ وَارِثٌ فَقَالَ ادْفَعُوْا مَالَہٗ اِلٰی اَکْبَرِ خُزَاعَۃَ۔ ایک شخص (قبیلہ خزاعہ کا) مرگیا۔ اس کا کوئی وارث نہ تھا۔ آں حضرتؐ نے فرمایا اس کا مال خزاعہ قبیلہ میں سے اُس شخص کو دیدو جو سب سے بڑا بوڑھا ہو (کیونکہ وہ بہ نسبت دوسروں کے جدِ اعلیٰ سے زیادہ قریب ہوگا)۔

اَلْوَلَاءُ لِلْکُبْرِ۔ غلام لونڈی کا ترکہ خاندان کے بڑے شخص کو ملے گا (مثلاً زید مرگیا اس نے دو بیٹے عمرو اور بکر چھوڑے اب دونوں ولاء کے وارث ہوں گے۔ لیکن اگر عمرو مرگیا اور خالد اپنے بیٹے کو چھوڑا تو خالد کو ولاء میں سے اپنے باپ کا حصہ نہ ملے گا بلکہ کل ولاء خالد کے چچا یعنی بکر کو ملے گی۔ کذا فی النہایہ۔ عرب لوگ کہتے ہیں: فُلَانٌ کُبْرُ قَوْمِہٖ فلاں شخص اپنی قوم کا بڑا ہے یعنی جدّ اعلیٰ تک بہ نسبت دوسروں کے وہ کم وسایط رکھتا ہے)۔

اِنَّهٗ كَانَ كُبْرَ قَوْمِهٖ۔ حضرت عباسؓ اپنی قوم یعنی بنی ہاشم میں سب سے بڑے تھے (ہاشم تک اُن کے واسطے سب سے کم تھے)۔

اَلْكُبْرَ اَلْكُبْرَ۔ بڑے کو پہلے بات کرنے دے، بڑائی کا خیال رکھ (ایک روایت میں كَبِّرُوا الْكُبْرَ ہے یعنی بڑے کو مقدم کرو۔ ایک روایت میں اَلْكِبَرَ اَلْكِبَرَ ہے مطلب وہی ہے)۔

فَقِيْلَ لِيْ كَبِّرْ۔ مجھ سے کہا گیا پہلے اس کو مسواک دے جو عمر میں بڑا ہے (اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ کھانے پینے چننے سوا ہونے سب کاموں میں اس کو مقدم کرنا چاہیے جو عمر میں بڑا ہو یہ اس وقت ہے جب سب ملے جُلے ہوں اگر ترتیب سے بیٹھے ہوں تو داہنے ہاتھ والے کو مقدم کرنا چاہیے)۔

اَنْ كَبِّرْ۔ پہلے بڑے کو دے۔

وَيُجْعَلُ الْاَكْبَرُ مِمَّا يَلِي الْقِبْلَةَ۔ (اگر ایک قبر میں کئی آدمی دفن کئے جائیں تو) جو عمر میں بڑا ہو اس کو قبلے سے قریب رکھیں۔ بعضوں نے کہا اکبر سے مراد یہاں وہ ہے جو افضل ہو، اگر فضیلت میں برابر ہوں تو جس کی عمر زیادہ ہو۔

فَلَمَّا اَبْرَزَ عَنْ رُبْضِهٖ دَعَا بِكُبْرِهٖ فَنَظَرُوْا اِلَيْهِ جب عبداللہ بن زبیرؓ نے کعبہ کا پایہ کھول ڈالا تو بوڑھے بوڑھے شخصوں کو بلایا، انھوں نے اس کی طرف دیکھا۔

بُعِثَ نَبِيٌّ مِنْ مُضَرَ يَدْعُوْ بِدِيْنِ اللّٰهِ الْكُبْرِ۔ ایک پیغمبر مضر قبیلے میں سے بھیجا گیا جو دین کے بڑے بڑے احکام کی دعوت دیتا ہے۔

اِنَّهَا لَاِحْدَى الْكُبَرِ۔ قیامت تو ایک بڑی چیزوں میں سے ہے (یہ جمع ہے کُبْرٰی کی)

وَرِثْتُهٗ كَابِرًا عَنْ كَابِرٍ۔ یہ مال و دولت تو میرا موروثی ہے میں نے اس کو ایک بڑے سے دوسرے بڑے کی طرف منتقل ہو کر حاصل کیا ہے (یعنی میرے آباؤ اجداد جو شرافت اور بزرگی

والے تھے ان میں سے ایک کو دوسرے کے بعد یہ ملا یہاں تک کہ مجھ کو پہنچا)

لَا تُكَابِرُوا الصَّلٰوةَ بِمِثْلِهَا مِنَ التَّسْبِيْحِ فِيْ مَقَامٍ وَاحِدٍ۔ نماز میں سلام پھیرنے کے بعد اس قدر تسبیح (اور تہلیل وغیرہ) اسی مقام میں نہ کرو جو نماز سے بڑھ جائے (بلکہ اگر اسی جگہ جہاں نماز پڑھی ہے کچھ تسبیح اور تہلیل کرو تو مختصر کرو جو نماز سے بڑھنے نہ پائے۔ بعضوں نے کہا مطلب یہ ہے کہ نماز میں جو تسبیح کہی جاتی ہے یعنی رکوع اور سجدے میں اس کو نماز سے مت بڑھاؤ۔ یعنی نماز سے زیادہ لمبی مت کرو بلکہ نماز لمبی رکھو)۔

كَبَائِرُ۔ جمع ہے کبیرہ کی یہ لفظ متعدد حدیثوں میں وارد ہے۔ کبیرہ وہ گناہ ہے جس کی ممانعت شریعت میں سختی کے ساتھ وارد ہے۔ مثلاً ناحق خون کرنا، زناکاری، کافروں کے مقابلے سے بھاگنا بعضوں نے کہا وہ گناہ جس پر حد واجب ہوتی ہے یا جس پر خاص کوئی وعید وارد ہے سب کبیرہ گناہوں میں شرک بہت بڑا گناہ ہے، پھر اس کے بعد درجے ہیں ایک دوسرے سے کم ہے۔

وَالَّذِيْ تَوَلّٰى كِبْرَهٗ۔ جس نے اس طوفان کا بڑا حصہ لیا (جو حضرت عائشہؓ پر کیا گیا تھا یا اس گناہ عظیم کو اپنے سر لیا)۔

اِنَّ حَسَّانَ كَانَ مِمَّنْ كَبُرَ عَلَيْهَا۔ حسان بن ثابت نے اس طوفان کے بڑے حصہ کو لیا تھا (وہ بھی اُن لوگوں میں تھے جو اس طوفان کے بانی مبانی اور بہت مشہور کرنے والے تھے)۔

اِنَّهُمَا لَيُعَذَّبَانِ وَمَا يُعَذَّبَانِ فِيْ كَبِيْرٍ۔ ان دونوں کو عذاب ہو رہا ہے اور ان کے نزدیک ان کا گناہ کچھ بڑا نہ تھا (گو واقع میں وہ بڑا گناہ تھا اس لئے کہ پیشاب سے طہارت نہ کرنا نماز کو باطل کر دیتا ہے۔ اسی طرح چغل خوری سے فساد اور خون خرابہ ہوتا ہے مگر یہ دونوں شخص ان گناہوں

کو حقیر اور چھوٹا سمجھتے تھے معلوم ہوا کہ وہ دونوں مسلمان تھے ورنہ عذاب کی تخفیف کی امید اُن کے لئے کیوں کیجاتی۔ بعضوں نے کہا مطلب یہ ہے کہ پہلے آں حضرتؐ نے ان گناہوں کو بڑا نہ سمجھا پھر اللہ تعالیٰ نے وحی بھیجی تو فرمایا وہ بڑے گناہ ہیں)۔

لَا یَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ فِیْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ مِّنْ کِبْرٍ۔ بہشت میں وہ شخص نہیں جائے گا جس کے دل میں رائی کے برابر کبر ہو (یعنی کفر اور شرک میں مبتلا ہو۔ بعضوں نے کہا مطلق غرور اور تکبر مراد ہے اور ایسا شخص اگر مسلمان ہو تو بہشت میں نہ جائے کا مطلب یہ ہے کہ اوّلین وہلہ میں دوسرے بہشتیوں کے ساتھ نہیں جائے گا یا جب بہشت میں جائے گا کبر و غرور اس کے دل سے نکال لیں گے اس کا دل صاف[1] کردیں گے)۔

وَلٰکِنَّ الْکِبْرَ مَنْ بَطِرَ الْحَقَّ۔ غرور یہ ہے کہ آدمی حق بات کو قبول کرنے سے کنیائے (اور اپنی خطا کا قائل نہ ہو جان بوجھ کر کہ میں ناحق پر ہوں، اپنی بات کی پچ کرے۔ اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ عمدہ کھانا کھانا یا عمدہ لباس پہننا یا عمدہ لباس سے محبت رکھنا یہ کبر نہیں ہے بلکہ اچھا ہے اگر اس نیت سے ہو کہ اللہ کی نعمتوں کا اثر اس پر معلوم ہو اور اس کی مہربانیوں کا شکریہ دل سے نکلے، البتہ دوسرے بندگانِ خدا کو ذلیل اور حقیر جاننا ان سے نفرت کرنا، یہ کبر اور غرور ہے)۔

اَعُوْذُ بِکَ مِنْ سُوْءِ الْکِبَرِ یا سُوْءِ الْکِبْرِ۔ یا اللہ تیری پناہ خراب بوڑھی عمر سے (جب ہوش و حواس میں فرق آجائے) یا کبر و غرور کی برائی سے۔

اِنَّهٗ اَخَذَ عُوْدًا فِیْ مَنَامِهٖ لِیَتَّخِذَ مِنْهُ کَبَرًا۔ انھوں نے خواب میں ایک لکڑی لی کہ اس کا طبلہ بنائیں (نماز کے لئے، اس کو بجا کر لوگوں کو بلایا کریں)۔

سُئِلَ عَنِ التَّعْوِیْذِ یُعَلَّقُ عَلَی الْحَائِضِ فَقَالَ اِنْ کَانَ فِیْ کَبَرٍ فَلَا بَأْسَ بِهٖ۔ عطاء سے پوچھا گیا حائضہ عورت پر اگر تعویذ (جس میں اسمائے الٰہی یا آیات قرآنی ہوں) لٹکا جائے تو کیسا ہے؟ انھوں نے کہا اگر چھپے طبلہ کے اندر ہو (یعنی چمڑے کا غلاف بنا کر یا سیسے کا یا تانبے کا یا چاندی کا) تو کچھ قباحت نہیں (اسی طرح موم کا غلاف بنا کر۔ ایک روایت میں فِیْ قَصَبَةٍ ہے یعنی ایک بانس میں یا نرکل میں)

سَجَدَ اَحَدُ الْاَکْبَرَیْنِ فِیْ اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ۔ ابوبکرؓ یا عمرؓ نے اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ میں سجدہ کیا (یعنی سجدۂ تلاوت)۔

حَتّٰی اِذَا کَبِرَ قَرَأَ جَالِسًا۔ جب آنحضرتؐ کی عمر زیادہ ہوگئی (وفات سے ایک سال پہلے) تو آپ تہجّد کی نماز میں بیٹھ کر قرآن پڑھنے لگے۔

یَقُوْلُ بَعْدَ مَا کَبِرَ۔ بوڑھے ہوئے بعد کہتے تھے

وَقَدْ کَانَ سَفِیْنَةُ کَبِرَ۔ سفینہ بوڑھے ہوگئے تھے۔

فَقَدْ اَطْعَمَ اَنَسٌ بَعْدَ مَا کَبِرَ۔ انسؓ بوڑھے ہوجانے کے بعد روزوں کے بدل مسکینوں کو کھانا کھلاتے تھے۔

فَکَبُرَ ذٰلِكَ عَلَیَّ۔ یہ امر (یعنی اُبیّ کا انکار کرنا) مجھ پر شاق گزرا (اُبیّ نے اس بات کا انکار کیا کہ جو کوئی لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہے تو دوزخ اس پر حرام ہے کیونکہ دوسری حدیثوں سے یہ نکلتا ہے کہ گنہگار مومنین بھی بعضے دوزخ میں جائیں گے تو دوزخ کے حرام ہونے کا یہ مطلب ہے کہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہنے والے پر دوزخ میں ہمیشہ رہنا حرام ہے یعنی کبھی نہ کبھی وہ دوزخ سے ضرور نکالا جائے گا)۔

فَکَبُرَ عَلَیْهِمَا۔ اُن پر شاق گزرا۔

اَلْجَمْرَةُ الْکُبْرٰی۔ یعنی جمرۂ عقبہ جس کو عام حاجی لوگ بڑا شیطان کہتے ہیں۔

یَرٰی مَا لَا یُعْجِبُهٗ کِبَرًا اَوْ غَیْرَهٗ۔ وہ دیکھے جو اس کو

[1] جیسے فرمایا ونزعنا ما فی صدورھم من غل۔۱۲

پسند نہیں ہے جیسے بڑھاپا یا اور کوئی چیز جیسے بد خلقی)۔

کَبَّرْنَا۔ ہم نے اس کو بڑا سمجھا، یا اللہ اکبر کہا۔

قَلْبُ الْکَبِیْرِ شَابٌّ فِیْ حُبِّ اثْنَتَیْنِ۔ بوڑھے کا دل دو چیزوں کی محبت میں جوان ہوتا ہے۔

یَکْبَرُ ابْنُ اٰدَمَ وَیَکْبَرُ مَعَہٗ اثْنَانِ۔ آدمی بوڑھا ہوتا جاتا ہے اور اس کے ساتھ دو چیزیں بڑھتی جاتی ہیں (وہ جوان ہوتی جاتی ہیں)

وَکَبُرَ ذٰلِکَ عَلَی الْمُسْلِمِیْنَ۔ مسلمانوں پر یہ شاق گزرا (جو حکم اس آیت میں ہے وَالَّذِیْنَ یَکْنِزُوْنَ الذَّھَبَ وَالْفِضَّۃَ آخر تک کیونکہ وہ سمجھے جو شخص کچھ روپیہ اکٹھا کر کے رکھے گا، وہ اس وعید میں داخل ہے۔ آنحضرتؐ نے بیان فرمایا کہ جس مال کی زکوٰۃ ادا کی جائے وہ کنز نہیں ہے)

لَا تَجْعَلِ اللّٰہُ الدُّنْیَا اَکْبَرَ ھَمِّنَا۔ دنیا کو ہمارا اہم (بھاری) مقصد مت کر کہ رات دن دنیا کی فکر میں رہیں، آخرت کو بھول جائیں، تھوڑی فکر دنیا کی کرنا جس سے روٹی کپڑا چلے منع نہیں ہے۔ لیکن اس میں غرق ہو جانا اس طرح کہ خدا کی عبادت اور بجا آوری احکام کا خیال نہ رہے نہایت مذموم اور قبیح ہے)۔

عَائِلٌ مُتَکَبِّرٌ۔ عیال دار ہو کر مغرور ہو (اپنے غرور کی وجہ سے نہ زکوٰۃ لے نہ صدقہ محنت مشقت کر کے کمانے میں شرم کرے، کیونکہ وہ اپنی عیال کو نقصان پہونچاتا ہے)۔

اَلْکِبْرِیَاءُ رِدَائِیْ۔ کبریا (یعنی بزرگی اور عظمت یا کمال ذات اور وجود یہ) میری چادر ہے (دوسرا کوئی اس کو استعمال نہیں کر سکتا گو وہ دنیا کا بادشاہ اور رئیس ہو)۔

مَا مَنَعَہٗ اِلَّا الْکِبْرُ۔ اس کو کبر اور غرور ہی نے روکا۔

اِلَّا رِدَاءُ الْکِبْرِ فِیْ جَنَّۃِ عَدْنٍ۔ جنت العدن میں بزرگی کی چادر اٹھادی جائے گی جمال الٰہی دکھائی دے گا۔

مَا اَعْدَدْتُ لَھَا کَبِیْرًا۔ میں نے بہشت کے لئے کچھ بڑا سامان تیار نہیں کیا ہے (بلکہ اللہ اور اس کے رسول سے محبت رکھتا ہوں)۔

فَکَبُرَ ذٰلِکَ فِیْ ذَرْعِیْ۔ یہ امر مجھ کو بھاری معلوم ہوا (گراں گزرا)

فَکَبَّرَ ثِنْتَیْنِ وَعِشْرِیْنَ تَکْبِیْرَۃً۔ بائیس تکبیریں کہیں (یعنی چار رکعتی نماز میں)۔

اُمِرْنَا بِکَسْرِ الْکُبَارَۃِ۔ ہم کو طبلہ کے توڑ ڈالنے کا حکم ہوا۔

وَیُکَبِّرُ الْمُکَبِّرُ مِنَّا فَلَا یُنْکَرُ عَلَیْہِ۔ کوئی عرفات میں تکبیر کہتا (لبیک کے بدلے) اس پر اعتراض نہ کیا جاتا (گو حاجی کو عرفات میں لبیک کہنا سنت ہے)۔

سُئِلَ عَنِ الْکَبَائِرِ اَھِیَ سَبْعٌ فَقَالَ ھِیَ اِلَی السَّبْعِمِائَۃِ اَقْرَبُ۔ ابن عباس سے پوچھا گیا کیا کبیرہ گناہ سات ہیں؟ انھوں نے کہا سات سو کے قریب ہیں (ایک روایت میں ابن عباسؓ سے یوں منسوب ہے کہ کبیرہ گناہ گیارہ ہیں، چار تو سر میں ہیں۔ شرک کرنا، پاکدامن عورت کو تہمت لگانا، جھوٹی قسم کھانا، جھوٹی گواہی دینا اور تین پیٹ میں ہیں، سود کھانا، شراب پینا، یتیم کا مال کھاجانا۔ اور ایک پاؤں میں ہے، کافروں کے مقابلہ سے بھاگنا۔ اور ایک شرمگاہ میں ہے وہ زنا ہے۔ اور ایک دونوں ہاتھوں میں، وہ ناحق خون کرنا ہے۔ اور ایک تمام بدن میں، وہ ماں باپ کی نافرمانی کرنا ہے)۔

مَنِ اجْتَنَبَ الْکَبَائِرَ کَفَّرَ اللّٰہُ عَنْہُ ذُنُوْبَہٗ۔ امام جعفر صادقؓ نے فرمایا۔ جو شخص کبیرہ گناہوں سے بچے گا اللہ تعالٰے اس کے (صغیرہ) گناہ معاف کر دے گا۔

لَمْ یَزَلْ بَنُوْ اِسْمَاعِیْلَ وُلَاۃَ الْبَیْتِ یُقِیْمُوْنَ لِلنَّاسِ حَجَّھُمْ وَاَمْرَ دِیْنِھِمْ یَتَوَارَثُوْنَہٗ کَابِرًا عَنْ کَابِرٍ حَتّٰی کَانَ زَمَانُ عَدْنَانَ۔ اسماعیلؑ کی اولاد ہمیشہ کعبہ کی متولی رہی، لوگوں کو حج کراتی تھی، دین کی باتیں بتلاتی تھی، ان میں کا ہر ایک بڑا شخص دوسرے بڑے شخص کا

ان کاموں میں قائم مقام ہوتا یہاں تک کہ عدنان کا زمانہ آگیا (جو قریش کا جدِّ اعلیٰ تھا)۔

کِبْرِیْت۔ گندھک۔

اَلْمُؤْمِنُ اَعَزُّ مِنَ الْکِبْرِیْتِ الْاَحْمَرِ۔ مومن سرخ گندھک سے زیادہ عزت والا ہے (سُرخ گندھک ایک نایاب چیز ہے)۔

کَبْسٌ۔ بھر دینا، پاٹ دینا، چھپانا، داخل کرنا، ناگہاں ہجوم کرنا، گھیر لینا، ایک بار جماع کرنا، سال میں ایک دن بڑھا دینا۔

تَکْبِیْسٌ۔ عادت کرانا۔

تَکَبُّسٌ۔ پٹ جانا۔

فَاسْتَخْرَجْتُہٗ مِنْ کِبْسٍ۔ (قریش کے لوگوں نے ابوطالب سے کہا، تمھارے بھتیجے یعنی آں حضرتؐ نے ہم کو تکلیف دے رکھی ہے، یعنی وہ ہمارے معبودوں کو بُرا کہتے ہیں ہم کو ستاتے ہیں۔ ابوطالب نے عقیل سے کہا ذرا محمدؐ کو میرے پاس بُلا لاؤ! میں گیا) میں نے آں حضرتؐ کو ایک چھوٹی کوٹھری سے نکالا (ایک روایت میں مِنْ کِنْسٍ ہے نون سے۔ یعنی ہرن کے رہنے کا گھر (جو چھوٹا اور تنگ ہوتا ہے)۔

فَاکْتَبَسُوْا فَاَلْقَوْا عَلٰی بَابِ الْجَنَّۃِ۔ (انھوں نے چند لوگوں کو دیکھا جن کو دوزخ کی آگ نے بالکل کھا لیا ہے صرف چہرہ باقی ہے جس سے ان کی پہچان ہوتی ہے) انھوں نے اپنا سر کپڑوں میں چھپا لیا پھر بہشت کے دروازے پر ڈال دیئے گئے (عرب لوگ کہتے ہیں: کَبَسَ الرَّجُلُ رَاْسَہٗ آدمی نے اپنا سر چھپا لیا)۔

یَکْبِسُ رِجْلَیْہِ۔ اُن کے پاؤں دابتا تھا۔

فَکَمَنْتُ لَہٗ اِلٰی صَخْرَۃٍ وَّھُوَ مُکَبِّسٌ۔ (وحشی نے کہا میں حضرت حمزہ رضؓ کو قتل کرنے کے لئے) ایک پتھر کی آڑ میں چھپ گیا، حمزہ رضؓ اس وقت لوگوں پر حملہ کر رہے تھے

اُن کو چھپا کر نیست و نابود کر رہے تھے اور نر اونٹ کی طرح بڑبڑا رہے تھے (ان کے منہ سے کف نکل رہا تھا اور آواز آ رہی تھی جو شجاعت اور بہادری کی علامت ہے)۔

اِنَّ رَجُلًا جَاءَ بِکَبَائِسَ مِنْ ھٰذِہِ النَّخْلِ۔ ایک شخص اس درخت میں سے کھجور کے چند خوشے لے کر آیا۔

کَبَائِسُ اللُّؤْلُؤِ الرَّطْبِ۔ تازے موتیوں کے خوشے۔

یَا مَنْ کَبَسَ الْاَرْضَ عَلَی الْمَاءِ۔ اے وہ خدا! جس نے زمین کو پانی میں گھسیڑ دیا یا چھپا دیا۔

اِنَّا نُکَبِّسُ الزَّیْتَ وَالسَّمْنَ نَطْلُبُ فِیْہِ التِّجَارَۃَ ہم تیل اور گھی سوداگری کرنے کے لئے جمع کر رکھتے ہیں۔

کَابُوْس۔ ایک دماغی بیماری ہے جو مرگی کا مقدمۃُ الجیش ہے۔

کَبِیْسَۃ۔ وہ سال جو شمسی حساب پورا کرنے کے لئے ایک دن زیادہ کا ہوتا ہے۔ یہ ہر چوتھے برس ہوتا ہے لیپ کا سال۔ اس میں ماہِ فروری کا ایک دن زیادہ ہوتا ہے یعنی بجائے ۲۸ کے ۲۹ دن۔

کَبْشٌ۔ لڑنے والا مینڈھا اور قوم کا سردار (اس کی جمع اَکْبُشٌ اور کِبَاشٌ اور اَکْبَاشٌ ہے)۔

لَقَدْ اَمِرَ اَمْرُ ابْنِ اَبِیْ کَبْشَۃَ۔ (ابوسفیان نے کہا جب وہ کافر تھے) اب تو ابوکبشہ کے بیٹے (یعنی آنحضرتؐ) کا کام بڑا ہو گیا (ان کا درجہ بڑھ گیا اتنا کہ روم کا بادشاہ ان سے ڈرتا ہے۔ کہتے ہیں ابوکبشہ ایک شخص تھا قبیلۂ خزاعہ کا جس نے بتوں کی پرستش میں قریش کی مخالفت کی اور شعری ستارے کی پوجا شروع کی، تو آں حضرتؐ کو جو دین میں قریش کے مخالف تھے اس سے تشبیہ دی۔ بعضوں نے کہا ابوکبشہ آں حضرتؐ کے ننھیالی رشتہ دار تھے یا رضاعی رشتہ رکھتے تھے بہر حال ابوسفیان نے تحقیر کی راہ سے آنحضرتؐ کو ابوکبشہ کا بیٹا کہا)۔

هُوَ اَبُو الْاَکْبُشِ الْاَرْبَعَةِ۔ مروان چار مینڈھوں کا باپ ہے (یہ حضرت علی رضؓ نے فرمایا۔ مروان کے چاروں بیٹے عبدالملک اور عبدالعزیز، بشر اور محمد سب نے خلافت حاصل کی اور یہ امر تاریخ میں نہیں ملتا کہ مروان کے بیٹوں کے سوا اور دوسرے چار بھائیوں نے خلافت کی ہو)[1]۔

کَبْکَبَةٌ۔ جماعت، اُلٹ دینا، پچھاڑنا، غار میں پھینک دینا۔

تَکَبْکُبٌ۔ لپٹ جانا۔

کُبَائِبُ۔ مجتمع الخلق۔

حَتّٰی مَرَّ مُوْسٰی عَلَیْهِ السَّلَامُ فِیْ کَبْکَبَةٍ مِّنْ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ فَاَعْجَبَتْنِیْ۔ یہاں تک کہ حضرت موسیٰؑ بنی اسرائیل کی ایک گھنی جماعت لئے ہوئے گزرے۔

کَبْکَبَةٌ۔ ملی ہوئی گھنگور جماعت۔

اِنَّهٗ نَظَرَ اِلٰی کَبْکَبَةٍ قَدْ اَقْبَلَتْ فَقَالَ مَنْ هٰؤُلَاءِ فَقَالُوْا بَکْرُ بْنُ وَائِلٍ۔ آپ نے ایک گھنی ہوئی جماعت دیکھی، پوچھا یہ کون لوگ ہیں۔ لوگوں نے کہا بکر بن وائل قبیلے کے لوگ ہیں۔

فَکُبْکِبُوْا فِیْهَا۔ اس میں ایک کے اوپر ایک ڈال دیئے جائیں گے۔

کَبْلٌ۔ بیڑی ڈال کر قید کرنا، ادائے قرض کے لئے مہلت دینا۔

مُکَابَلَةٌ۔ پیچھے کرنا، روک رکھنا، ایک گھر کی خریداری میں دیر کرنا یہاں تک کہ دوسرا خرید لے، پھر شفعہ کا دعویٰ کر کے اس سے لے لینا۔ اس کو لوگوں نے مکروہ سمجھا ہے۔

تَکْبِیْلٌ۔ قید کرنا۔

تَکَبُّلٌ۔ قید ہونا۔

کَبْلٌ۔ چھوٹا۔

مَکْبُوْلٌ اور مُکَبَّلٌ۔ قیدی۔

فَضَحِکْتُ مِنْ قَوْمٍ یُؤْتٰی بِهِمْ اِلَی الْجَنَّةِ فِیْ کَبْلِ الْحَدِیْدِ۔ مجھ کو ان لوگوں پر ہنسی آگئی جو لوہے کی بیڑیوں میں جکڑے ہوئے بہشت میں لائے جا رہے ہیں۔

فَفَکَکْتُ عَنْهُ اَکْبُلَهٗ۔ اس کی بیڑیاں نکالیں۔

مُتَیَّمٌ اِثْرَهَا لَمْ یُفْدَ مَکْبُوْلٌ۔ اس کی محبت میں گرفتار رہے کوئی فدیہ دے کر چھڑاتا بھی نہیں قید ہے۔

اِذَا وَقَعَتِ السُّهْمَانُ فَلَا مُکَابَلَةَ۔ جب جائداد کی تقسیم ہو کر ہر ایک شریک کی حدبندی کر دی جائے تو اب شفعہ کا حق نہیں رہے گا (کوئی شریک دوسرے کی جائداد پر شفعہ کا دعویٰ نہیں کر سکتا اس کو غیر کے ہاتھ بیچنے سے روک نہیں سکتا، یہ ان لوگوں کے مذہب پر ہے جو شفعہ کا حق صرف مشترکہ جائداد میں رکھتے ہیں (یعنی جب سب کے حصے ملے جلے ہوں) لیکن جن لوگوں کے نزدیک ہمسایہ کو بھی حق شفعہ ہے وہ کہتے ہیں مُکَابَلَه کے معنی یہ ہیں کہ ایک ہمسایہ اپنا مکان بیچے اور دوسرا ہمسایہ اس کو لینا چاہتا ہو، پر صرف اس وجہ سے دیر کرے کہ دوسرا شخص لے لے اس کے بعد حق شفعہ کا دعویٰ کرے یہ مکروہ ہے)۔

لَا مُکَابَلَةَ اِذَا حُدَّتِ الْحُدُوْدُ وَلَا شُفْعَةَ

جب حدبندی ہو جائے تو پھر نہ مکابلہ ہے نہ شفعہ۔

اِنَّهٗ کَانَ یَلْبَسُ الْفَرْوَ الْکَبَلَ۔ وہ بڑی پوستین پہنتے تھے (کذا فی النہایہ۔ محیط میں ہے کہ کَبَل بہت بال والی پوستین)۔

کَبْنٌ یا کُبُوْنٌ۔ ہلکا ڈورنا کپڑا موڑ کر سینا غائب کرنا، عدول کرنا، ہمسایے کو چھوڑ کر دوسرے سے سلوک کرنا، تھم جانا۔

اِکْبَانٌ۔ روکنا۔

[1] یہ صحیح نہیں، سوائے عبدالملک کے مروان کے کسی بیٹے نے خلافت نہیں کی بلکہ وہ صوبوں کے حاکم اور گورنر تھے مثلاً عبدالعزیز مصر کا گورنر تھا۔ بشر کوفہ اور بصرہ کا حاکم تھا اور محمد جزیرہ اور آرمینیا کا۔ البتہ عبدالملک بن مروان کے چار بیٹوں نے خلافت کی ہے یعنی ولید، سلیمان، یزید اور ہشام۔ پھر اس کے پوتوں اور پرپوتوں نے خلافت کی۔ (مصحح)

اِكْبِنَانٌ۔ سمٹ جانا۔

كُبُنٌّ۔ بخیل۔

كُبْنَةٌ۔ سوکھی روٹی۔

مَكْبُوْنٌ۔ جس کو کُبان کا عارضہ ہو (وہ اونٹ کی ایک بیماری ہے)۔

مَكْبُوْنُ الْاَصَابِعِ۔ جس کی انگلیاں پُر گوشت ہوں

مَكْبُوْنٌ۔ وہ گھوڑا جس کے پاؤں چھوٹے اور پیٹ بڑا ہو۔

وَقَدْ كَبَنَ ضَفِيْرَتَيْهِ وَ شَدَّهُمَا بِنِصَاحٍ۔ اپنی چوٹیوں کو موڑ کر اُن کو ایک دھاگے سے باندھ دیا۔

يَكْبِنُ فِيْ هٰذِهٖ مَرَّةً وَ فِيْ هٰذِهٖ مَرَّةً۔ کبھی آہستہ دوڑ کر اِدھر آتا ہے کبھی اُدھر (اس کو کہیں قرار اور استقلال نہیں ہے۔ یہ منافق کی صفت بیان فرمائی)

كَبْهَةٌ۔ پیشانی (اصل میں جَبْهَةٌ تھا لیکن بعض لوگ جیم کو کاف کی طرح نکالتے ہیں)۔

وَهُوَ عَرِيْضُ الْكَبْهَةِ۔ دجّال کی پیشانی چوڑی ہوگی۔

كَبْوٌ یا كُبُوٌّ۔ اوندھا گرنا، چقماق کا آگ نہ دینا، گرا دینا، بلند ہونا، راکھ اوپر آجانا اندر آگ رہنا۔

اِكْبَاءٌ۔ چقماق کا آگ نہ دینا، بدل دینا۔

تَكَبِّيْ اور اِكْتِبَاءٌ۔ کپڑا ڈال کر گرنا، دھواں لینا۔

كِبَاءٌ۔ عود۔

كُبَاءٌ۔ بلند۔

كِبًا۔ گھورا مزبلہ (جیسے كُبَةٌ ہے)۔

مَا عَرَضْتُ الْاِسْلَامَ عَلٰى اَحَدٍ اِلَّا كَانَتْ عِنْدَهٗ لَهٗ كَبْوَةٌ غَيْرُ اَبِيْ بَكْرٍ فَاِنَّهٗ لَمْ يَتَلَعْثَمْ (آں حضرتؐ فرماتے ہیں) میں نے جس سے مسلمان ہونے کو کہا وہ جھجکا (اُس نے تامّل کیا بُرا سمجھ کر) مگر ابوبکرؓ نے اسلام لانے میں دیر نہیں کی (فوراً بلا تامّل مسلمان ہو گئے کہتے ہی قبول کر لیا)۔

كَبَا الزَّنْدُ۔ چقماق نے آگ نہیں دی۔

قَالَتْ لِعُثْمَانَ لَا تَقْدَحْ بِزَنْدٍ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكْبَاهَا۔ بی بی ام سلمہؓ نے حضرت عثمان رضؓ کو نصیحت کی، تم اس چقماق سے آگ مت نکالو جس کو آں حضرتؐ نے خالی چھوڑ دیا تھا (اس سے آگ نہیں نکالی تھی۔ مطلب یہ ہے کہ وہ نئے نئے کام مت کرو جو آں حضرتؐ نے نہیں کیے تھے)۔

اِنَّ قُرَيْشًا جَعَلُوْا مَثَلَكَ مَثَلَ نَخْلَةٍ فِيْ كَبْوَةٍ مِّنَ الْاَرْضِ۔ (حضرت عباس رضؓ نے کہا) یا رسول اللہ قریش نے آپ کی مثال یوں دی ہے جیسے ایک کھجور کا درخت کچرے کوڑے میں اُگے۔

اِنَّا نَسْمَعُ مِنْ قَوْمِكَ اِنَّمَا مَثَلُ مُحَمَّدٍ كَمَثَلِ نَخْلَةٍ نَبَتَتْ فِيْ كِبًا۔ انصاری لوگوں نے کہا یا رسول اللہؐ! ہم آپ کی قوم والوں قریش کے لوگوں سے آپ کی یہ مثال سنتے ہیں، جیسے ایک کھجور کا درخت گھورے (کوڑے کچرے) میں اُگا ہو۔

اَيْنَ نَدْفِنُ اِبْنَكَ قَالَ عِنْدَ فَرَطِنَا عُثْمَانَ بْنِ مَظْعُوْنٍ۔ صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہؐ ہم آپ کے صاحبزادے کو کہاں دفن کریں؟ فرمایا ہمارے پیش خیمہ (جو قافلے کے آگے جاتا ہے پانی لکڑی وغیرہ کا بندوبست کرنے کو) عثمان بن مظعون رضؓ کی قبر کے پاس۔

وَكَانَ قَبْرُ عُثْمَانَ عِنْدَ كِبَا بَنِيْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ۔ عثمانؓ بن مظعون کی قبر بنی عمرو بن عوف کے گھورے (کوڑے کچرے کے ڈھیر) کے پاس تھی۔ جہاں وہ کچرا کوڑا ڈالا کرتے تھے۔

لَا تَشَبَّهُوْا بِالْيَهُوْدِ تَجْمَعُ الْاَكْبَاءَ فِيْ دُوْرِهَا۔ یہودیوں کی مشابہت مت کرو گھروں میں کوڑا کرکٹ جمع کر کے (بلکہ کوڑا کچرا جھاڑ کر مکان کو اور صحن کو پاک صاف رکھو)۔

فَشَقَّ عَلَيْهِ حَتّٰى كَبَا وَجْهُهٗ۔ اُس پر شاق گزرا یہاں تک کہ اُس کا مُنہ پھول گیا (غصے سے۔ عرب لوگ کہتے ہیں:

كَبَا الْفَرَسُ يَكْبُوْا۔ گھوڑے کی سانس پھول گئی، دَم چڑھنے لگا)۔

كَبَا الْغُبَارُ۔ غبار بلند ہو گیا۔

خَلَقَ اللّٰهُ الْاَرْضَ السُّفْلٰى مِنَ الزَّبَدِ الْجُفَاءِ وَالْمَاءِ الْكُبَاءِ۔ اللہ تعالیٰ نے زمین کو پانی کے اُس پھین سے بنایا جو اوپر آجاتا ہے اور اِدھر اُدھر جم کر غلیظ ہو جاتا ہے (اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ پانی سب مخلوقات سے پہلے تھا جیسے قرآن میں ہے کہ آسمان زمین پیدا ہونے سے پہلے پروردگار کا تخت پانی پر تھا پانی سے جو بخار اُٹھا اس سے ہوا پیدا ہوئی جو جم کر غلیظ ہو گیا اُس سے مٹی بنی، ہواؤں کی رگڑ سے آگ پیدا ہوئی، غرض تمام مخلوقات کی اصل پانی ہے ایک جماعتِ فلاسفہ کا بھی یہی مذہب ہے مگر جدید تحقیقات سے معلوم ہوا کہ پانی دو گیسوں سے مرکب ہے تو پہلے یہ دونوں گیس پیدا ہوئی ہوں گی۔ یعنی آکسیجن اور ہائیڈروجن۔ واللہ اعلم)

كَبْوَةٌ۔ گر پڑنا۔

اِنَّ الْجَوَادَ قَدْ يَكْبُوْ وَاِنَّ الزِّنَادَ قَدْ يَخْبُوْ۔ کبھی عمدہ ذات والا گھوڑا ٹھوکر کھا کر گر پڑتا ہے اور کبھی چقماق آگ نہیں دیتی۔

بَابُ الْكَافِ مَعَ التَّاءِ

كَتْبٌ یا كِتَابٌ یا كِتْبَةٌ یا كِتَابَةٌ۔ لکھنا، ٹانکنا، ناک میں چھلّا ڈالنا۔

تَكْتِيْبٌ۔ لکھنا، لکھائی سکھانا، فوجیں تیار کرنا۔

مُكَاتَبَةٌ۔ باہم خط و کتابت کرنا، کسی کے ساتھ لکھنا، غلام یا لونڈی کی کچھ رقم اپنے ذمہ لینا کہ جب وہ اس کو ادا کر دے تو آزاد ہو جائے۔

اِكْتَابٌ۔ کتابت سکھانا، لکھوا دینا، ڈاٹ لگانا۔

تَكَتُّبٌ۔ جمع ہونا۔

تَكَاتُبٌ۔ باہم خط و کتابت کرنا

اِكْتِتَابٌ۔ دفتر میں نام لکھوانا، رُک جانا۔

اِسْتِكْتَابٌ۔ لکھنے کی درخواست کرنا یا لکھوا دینے کی۔

مَكْتَبَة۔ کتب خانہ (كُتَّابٌ اور كَتَبَةٌ جمع ہے كَاتِبٌ کی)۔

اِنِّيْ كَاتِبٌ حَاسِبٌ۔ میں منشی ہوں حساب داں۔

مُكَتِّبٌ۔ کتابت سکھانے والا۔

لَاَقْضِيَنَّ بَيْنَكُمَا بِكِتَابِ اللّٰهِ۔ میں تمہارا فیصلہ اللہ کے احکام کے موافق کروں گا جو اُس نے اپنی کتاب میں اُتارے ہیں (یہاں کتاب اللہ سے قرآن مُراد نہیں ہے کیونکہ نفی اور رجم کا حُکم قرآن میں نہیں ہے اصل میں کِتَابٌ مصدر ہے یعنی لکھنا۔ پھر مَكْتُوب کو بھی کہنے لگے۔ نووی نے کہا کتاب اللہ سے اس حدیث میں قرآن بھی مُراد ہو سکتا ہے کیونکہ رجم کی آیت قرآن میں اُتری تھی گو اس کی تلاوت موقوف ہو گئی۔ یعنی اَلشَّيْخُ وَالشَّيْخَةُ اِذَا زَنَيَا فَارْجُمُوْهُمَا نَكَالًا مِنَ اللّٰهِ)۔

كِتَابُ اللّٰهِ الْقِصَاصُ۔ اے انس اللہ کی کتاب قصاص کا حکم دیتی ہے (یعنی اَلسِّنُّ بِالسِّنِّ وَالْجُرُوْحُ قِصَاصٌ یا وَاِنْ عَاقَبْتُمْ فَعَاقِبُوْا بِمِثْلِ مَا عُوْقِبْتُمْ بِهٖ)۔

مَنِ اشْتَرَطَ شَرْطًا لَيْسَ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ۔ جو شخص ایسی شرط لگائے جو کتاب اللہ کے موافق نہ ہو (بلکہ اللہ اور رسول کے حکم اور قانون کے خلاف ہو) وہ لغو ہے اگرچہ سو بار ایسی شرط لگائے (یہ آں حضرت نے اس وقت فرمایا جب بریرہ رض کے مالک اس کی ولاء مانگتے تھے حالانکہ ولاء کا ذکر اللہ کی کتاب میں نہیں ہے، مگر اللہ کی کتاب میں یہ حکم ہے کہ پیغمبر کی اطاعت کرو تو تمام

احادیثِ احکام گویا قرآن کے احکام ٹھہرے اور حدیث میں صاف مذکور ہے کہ غلام لونڈی کی ولاء اس کے آزاد کرنے والے کو ملے گی)۔

مَنْ نَظَرَ فِيْ كِتَابِ اَخِيْهِ بِغَيْرِ اِذْنِهٖ فَكَاَنَّمَا يَنْظُرُ فِي النَّارِ۔ جو شخص دوسرے مسلمان بھائی کا خط بغیر اس کی اجازت کے دیکھے گویا وہ دوزخ کی آگ کو دیکھ رہا ہے (جیسے آگ سے پرہیز کرنا لازم ہے ویسے ہی دوسرے کا خط دیکھنے سے۔ غیر کے نام کا لفافہ بھی چاک کرنا جان بوجھ کر منع ہے اور قابلِ سزا ہے۔ بعضوں نے کہا آگ کو دیکھنے کا یہ مطلب ہے کہ دوزخ کی آگ سے اُس کی آنکھ کو سزا دی جائے گی جیسے کان کو اس حالت میں سزا ملے گی جب ایسے لوگوں کی بات سُنے جو اُس کو نہ سُنانا چاہتے ہوں) یہ حدیث عام ہے ہر قسم کی خط وکتابت کو شامل ہے۔ بعضوں نے کہا وہ خط مراد ہے جس میں کچھ راز کی باتیں ہوں، جن کا افشاء کرنا مکتوب الیہ پسند نہ کرتا ہو)۔

لَا تَكْتُبُوْا عَنِّيْ غَيْرَ الْقُرْاٰنِ۔ قرآن کے سوا اور کچھ میرا کلام مت لکھو (یہ حدیث منسوخ ہے اوائلِ اسلام میں آپ نے یہ حکم دیا تھا پھر اس کے بعد لکھنے کی اجازت دی اور خود حدیث لکھوائی اور تمام اُمّت کا اُس کے جواز پر اجماع ہو گیا۔ امام بخاریؒ نے ایک باب قائم کیا ہے "باب کتابۃ العلم" اور صحیح حدیث سے کتابتِ حدیث کا جواز ثابت کیا ہے)۔ بعضوں نے کہا اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ قرآن اور حدیث کو ملا کر ایک جگہ مت لکھو ایسا نہ ہو حدیث قرآن کے ساتھ مُلتبس ہو جائے۔ بعضوں نے کہا یہ ممانعت اس شخص کے لئے ہے جس کا حافظہ قوی ہو بھول جانے کا ڈر نہ ہو اور لکھنے میں یہ ڈر ہو کہ کتابت پر اعتماد کر کے یاد رکھنا چھوڑ دے گا۔ یا مُراد یہ ہے کہ قرآن اُترتے وقت حدیث مت لکھو تاکہ لوگوں کو شبہ نہ ہو۔

اِنَّ امْرَاَتِيْ خَرَجَتْ حَاجَّةً وَاِنِّيْ اُكْتُتِبْتُ فِيْ غَزْوَةِ كَذَا وَكَذَا۔ میری عورت حج کے لئے جا رہی ہے اور میرا نام فلاں لڑائی کے مجاہدین میں لکھا گیا ہے۔

مَنِ اكْتُتِبَ ضَمِنًا بَعَثَهُ اللّٰهُ ضَمِنًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔ جو شخص جہاد سے جان چُرا کر بہانہ کر کے معذوروں اپاہجوں میں اپنا نام لکھوائے تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کو معذور اور اپاہج ہی کر کے اُٹھائے گا۔

قَدْ بَعَثْتُ اِلَيْكُمْ كَاتِبًا مِّنْ اَصْحَابِيْ۔ میں نے اپنے اصحاب میں سے ایک لکھا پڑھا (ذی علم) شخص تمہارے پاس بھیجا ہے۔

اِنَّهَا جَاءَتْ تَسْتَعِيْنُ بِعَائِشَةَ فِيْ كِتَابَتِهَا بریرہؓ عائشہؓ کے پاس آئی اپنے بدلے کتابت کی ادائی میں اُن سے مدد چاہتی تھی (کتابت کے معنی اوپر گزر چکے ہیں یعنی غلام کچھ مال باقساط قبول کرے اور مالک سے یہ ٹھہرا لے کہ جب یہ مال میں سب ادا کر دوں گا اُس وقت آزاد ہو جاؤں گا)

عَجَزْتُ عَنْ كِتَابَتِيْ۔ میں اپنا کتابت کا روپیہ ادا کرنے سے عاجز ہو گیا ہوں۔

نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰهِ وَكَتِيْبَةُ الْاِسْلَامِ۔ ہم اللہ کے مددگار ہیں اور اسلام کا لشکر ہیں۔

كَتَائِبَ لَا تُوَلِّيْ۔ (معاویہؓ نے کہا۔ جب امام حسنؓ فوجِ عظیم لے کر ان کے مقابلے کو آئے) میں دیکھتا ہوں یہ فوجیں تو مُنہ موڑنے والی نہیں (یہاں تک کہ دشمن کی فوج پیٹھ نہ موڑے یا اس کی جگہ پر قابض نہ ہو جائے)۔

وَقَدْ تَكَتَّبَ يُزَنُّ فِيْ قَوْمِهٖ۔ اُس نے کمر پیٹہ باندھا یا اپنے کپڑے پہنے اپنی قوم میں جوبن والا ہوا (یہ كَتَبْتُ السِّقَاءَ سے ماخوذ ہے یعنی میں نے مشک کو ٹانکا)

اَلْكَتِيْبَةُ اَكْثَرُهَا عَنْوَةً وَفِيْهَا صُلْحٌ۔ کتیبہ (جو ایک موضع کا نام ہے خیبر میں) اس کا اکثر حصّہ بزور فتح ہوا اور کچھ صلح سے بھی۔

ثَلٰثَةٌ لَهُمْ اَجْرَانِ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ الْكِتَابِ

تین آدمیوں کو دُہرا ثواب ملے گا۔ ایک تو اُس شخص کو جو اہلِ کتاب میں سے ہو (یعنی یہودی یا نصرانی۔ بعضوں نے کہا صرف نصرانی مُراد ہے کیونکہ شریعت عیسوی نے شریعتِ موسوی کو منسوخ کر دیا تھا۔ میں کہتا ہوں یہ قول صحیح نہیں ہے کیونکہ حضرت عیسیٰؑ کا عمل اُسی شریعتِ موسوی پر تھا اور انجیل مقدس میں ہے کہ میں موسیٰؑ کی شریعت منسوخ کرنے کو نہیں آیا ہوں)۔

هَلْ عِنْدَكُمْ كِتَابٌ اِلَّا كِتَابَ اللّٰهِ۔ (کسی نے حضرت علی رضؓ سے پوچھا) کیا آپ کے پاس اللہ کی کتاب (قرآن) کے علاوہ اور بھی کوئی کتاب ہے (جو آنحضرتؐ نے خاص طور سے آپ کو دی ہو۔ جیسے بعض شیعہ حضرات گمان کرتے ہیں کہ آں حضرتؐ نے دو کتابیں اور حضرت علی رضؓ کو دی تھیں ایک کتابُ الجفر دوسری کتاب الجامع اور یہ کتابیں پشت در پشت ائمہ اہلِ بیت کے پاس رہیں)۔

مَا مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحَدٌ اَكْثَرُ حَدِيْثًا مِنِّيْ اِلَّا مَا كَانَ مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو فَاِنَّهٗ كَانَ يَكْتُبُ وَلَا اَكْتُبُ۔ (ابوہریرہ رضؓ کہتے ہیں) آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے کسی صحابی نے مجھ سے زیادہ حدیثیں روایت نہیں کیں، مگر شاید عبداللہ بن عمرو بن عاص رضؓ نے کی ہوں تو کی ہوں وجہ یہ ہے کہ وہ حدیث لکھ لیتے تھے اور میں نہیں لکھتا تھا۔

مترجم کہتا ہے باوجود اِس کے کہ ابوہریرہ رضؓ لکھتے نہ تھے اور عبداللہ بن عمرو رضؓ لکھتے تھے اِس پر بھی ابوہریرہ رضؓ کی حدیثیں عبداللہ بن عمرو رضؓ سے بہت زیادہ ہیں کیونکہ عبداللہ بن عمرو رضؓ کی مرویات سات سو سے زیادہ نہیں ہیں۔ اور ابوہریرہ رضؓ نے پانچ ہزار تین سو حدیثیں روایت کی ہیں، اور اِسی کثرتِ روایت کی وجہ سے بعضے صحابہ رضؓ کو ابوہریرہ رضؓ کی روایات میں شُبہ پیدا ہوتا۔

اِيْتُوْنِيْ بِكِتَابٍ اَكْتُبُ لَكُمْ كِتَابًا لَا تَضِلُّوْا بَعْدَهٗ۔ (آں حضرتؐ نے مرضِ موت میں وفات سے تین روز پیشتر فرمایا) میرے پاس لکھنے کا سامان (دوات قلم کاغذ) لے کر آؤ! میں تم کو ایک کتاب لکھوا دوں، اس کے بعد تم گمراہ نہ ہو (یعنی اس کے موافق میری وفات کے بعد عمل کرو گے تو تم میں اختلاف پیدا نہ ہوگا اور راہِ راست سے نہ بھٹکو گے۔ یہ حدیث القرطاس کہلاتی ہے)۔

لَا بَاْسَ بِالْقِرَاءَةِ فِي الْحَمَّامِ وَيَكْتُبُ الرِّسَالَةَ حمام میں قرآن شریف پڑھنا یا حدیث لکھنا منع نہیں ہے۔

اٰمَنْتُ بِكِتَابِكَ۔ میں تیری کتاب یعنی قرآن یا تمام آسمانی کتابوں پر ایمان لایا۔

ثُمَّ يُصَلِّيْ مَا كُتِبَ لَهٗ۔ پھر جو اس کی تقدیر میں لکھی ہے وہ نماز پڑھے (جمعہ کی فرض اور سنت)۔

كَاتِبْ وَكَانَ حُرًّا وَظَلَمُوْهُ۔ (آنحضرتؐ نے سلمان فارسی رضؓ سے فرمایا) تم اپنے مالک سے کتابت کر لو (یعنی کچھ روپیہ باقساط اُس سے ٹھہرا لو جب اُتنا روپیہ ادا کر دو تو تم آزاد ہو جاؤ گے۔ حالانکہ حضرت سلمان رضؓ آزاد تھے مگر ظلم سے غلام بنائے گئے تھے)۔

لَيْسَ يُحْسِنُ يَكْتُبُ فَكَتَبَ۔ حالانکہ آں حضرتؐ اچھی طرح لکھنا نہیں جانتے تھے مگر آپ نے لکھ دیا، یہ آپ کا ایک معجزہ تھا کیونکہ آپ اُمّی تھے یعنی پڑھے لکھے نہ تھے اور حضرت علی رضؓ نے اَدب اور تعظیم اور عشقِ پیغمبرؐ کی وجہ سے اپنے ہاتھ سے رسول کا لفظ مٹانا گوارا نہ کیا حالانکہ آنحضرتؐ نے ان کو حکم دیا تھا کہ وہ رسول اللہ کا لفظ مٹا کر ابنِ عبداللہ لکھ دیں)۔

دَعَا الْاَنْصَارَ لِيَكْتُبَ لَهُمْ بِالْبَحْرَيْنِ۔ آپؐ نے انصاری لوگوں کو بُلایا کہ بحرین کے ملک میں ان کو مقطعے دے کر سندیں لکھوا دیں۔

فَيُكْتَبُ عَمَلُهٗ۔ پھر اس بچہ کا عمل لکھا جاتا ہے (کہ دُنیا میں آکر کیسے کیسے کام کرے گا اچھے یا بُرے حالانکہ

تقدیرِ الٰہی میں روزِ ازل سے اُس کے اعمال مقرر ہو چکے تھے مگر اُس وقت فرشتہ کو وہ معلوم کرائے جاتے ہیں اور اُس کو لکھنے کا حکم دیا جاتا ہے)۔

كَتَبَ فِي الذِّكْرِ كُلَّ شَيْءٍ۔ اللہ تعالیٰ نے ہر چیز لوحِ محفوظ میں لکھدی ہے (اسی کے مطابق دنیا میں ظہور ہوتا ہے)

كَتَبَ كِتَابًا فَهُوَ عِنْدَهُ فَوْقَ الْعَرْشِ۔ اللہ تعالیٰ نے ایک کتاب لکھی وہ اُسی کے پاس ہے اس کے تخت پر۔ اس میں یہ ہے کہ میرا رحم و کرم میرے غضب پر غالب ہے (اس حدیث میں متاخرین متکلمین اور جہمیہ اور معتزلہ نے بے ضرورت تاویل کی ہے اور اہلِ حدیث اس کو اپنے ظاہر پر رکھتے ہیں)۔

كَاتَبْتُ أُمَيَّةَ بْنَ خَلَفٍ۔ حضرت بلال رض کہتے ہیں، میں نے اُمیّہ بن خلف سے کتابت کی تھی (حضرت بلال اس کے غلام تھے۔ وہ مردود آپ کو سخت تکلیفیں دیا کرتا صرف اس وجہ سے کہ آپ مسلمان ہو گئے تھے آخر جنگِ بدر میں خود بلال رض کی شرکت سے واصلِ جہنم ہوا)

فَكَتَبَ مَا قَتَلْنَا۔ یہود کے اس گروہ نے لکھا ہم نے اس کو قتل نہیں کیا۔

إِنَّمَا أَنْتَ أَخِي فِي دِينِ اللّٰهِ وَكِتَابِهِ۔ (آں حضرت ؐ نے ابوبکر صدیق رض سے فرمایا جب انھوں نے کہا کہ عائشہ تو آپ کی بھتیجی ہے، آپ اس سے کیونکر نکاح کر سکتے ہیں؟) تم تو میرے دینی بھائی ہو اللہ کی کتاب کے موافق (إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ إِخْوَةٌ) نسبی بھائی نہیں ہو، تو تمھاری بیٹی میرے لیے درست ہے)۔

كَتَبَ الْحَسَنَاتِ ثُمَّ بَيَّنَهَا۔ اللہ تعالیٰ نے نیک باتوں کو لکھا پھر ان کو بیان فرمایا (یعنی آں حضرت ؐ کی زبان پر معلوم ہوا کہ حُسن اور قبح شرعی ہیں نہ کہ عقلی)۔

يُعَلِّمُ هٰذِهِ الْكَلِمَاتِ كَمَا يُعَلِّمُ الْكِتَابَ۔ آنحضرت ؐ ان کلموں کو اس طرح سکھاتے تھے (اہتمام اور احتیاط کے ساتھ) جس طرح قرآن سکھاتے تھے۔

لَمَّا اسْتُخْلِفَ الصِّدِّيقُ كَتَبَ لَهُ كِتَابَ الزَّكٰوةِ۔ جب حضرت ابوبکر صدیق رض خلیفہ ہوئے تو انھوں نے انس رض کے لیے زکوٰۃ کی کتاب لکھدی (جس میں زکوٰۃ کے مسائل اور نصابات اور مقادیر مذکور تھے)۔

مَكْتُوبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ ك ف ر۔ دجال کی دونوں آنکھوں کے درمیان یہ حرف لکھے ہوں گے (بہ قلمِ قدرت) ک، ف، ر (یعنی یہ کافر ہے مومن پر یہ حرف ظاہر ہو جائیں گے اور کافر اور شقی پر پوشیدہ رہیں گے۔ بعضوں نے کہا ان حروف کے لکھے ہونے سے یہ مُراد ہے کہ مومن اس کا چہرہ دیکھتے ہی پہچان لے گا کہ یہ وُہی کافر مردود دجّال ہے جس کی نشانیاں آنحضرت ؐ نے بیان فرمادی ہیں۔ اوّل تو وہ کانا ہوگا جو ایک بڑا عیب ہے۔ دوسرے کھاتا، پیتا، مُوتتا، ہگتا ہوگا ایسا شخص خدا نہیں ہوسکتا، وہ خدائی کا دعویٰ کرے گا)۔

فَيُكْتَبَانِ۔ پھر دونوں باتیں لکھی جاتی ہیں یعنی یہ کہ وہ شقی ہے یا سعید۔

لَيَكْذِبُ حَتّٰى يُكْتَبَ عِنْدَ اللّٰهِ كَذَّابًا۔ آدمی جھوٹ بولتا رہتا ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کے پاس اُس کا نام جھوٹوں میں لکھ لیا جاتا ہے (تمام دنیا میں وہ جھوٹا مشہور ہو جاتا ہے)

حَتّٰى يُكْتَبَ عِنْدَ اللّٰهِ صِدِّيقًا۔ کوئی آدمی ہمیشہ سچ کہنا لازم کر لیتا ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کے پاس اس کا نام سچوں میں لکھ لیا جاتا ہے (تمام دنیا میں سچا مشہور ہو جاتا ہے۔ مصنّف لوگ کتابوں میں اس کو سچا لکھتے ہیں یا فرشتوں اور عالمِ بالا میں اس کا نام سچوں میں لکھا جاتا ہے یا مخلوق کے دلوں پر اس کی سچائی نقش ہو جاتی ہے، سب لوگ اُس کو راست باز سمجھتے ہیں)۔

كَتَبَ اللّٰهُ مَقَادِيرَ الْخَلْقِ قَبْلَ أَنْ يَّخْلُقَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ بِخَمْسِيْنَ۔ اللہ تعالیٰ نے آسمان زمین بنانے سے پچاس ہزار (برس) پہلے مخلوقات کی تقدیر لکھ دی (جو کچھ ہونے والا تھا وہ لوحِ محفوظ میں لکھدیا یا پچاس ہزار

برس سے ایک مدّتِ دراز مُراد ہے ورنہ آسمان زمین کے پیدا ہونے سے پہلے برس کا وجود کیونکر ہو سکتا ہے)۔

إِنَّ اللّٰهَ كَتَبَ كِتَابًا قَبْلَ أَنْ يَّخْلُقَ السَّمٰوٰتِ بِأَلْفَيْ عَامٍ أُنْزِلَتْ مِنْهُ آيَتَانِ۔ اللہ تعالےٰ نے ایک کتاب یعنی لوحِ محفوظ زمین آسمان پیدا ہونے سے دو ہزار برس پہلے لکھی، اس میں سے دو آیتیں اُتری ہیں (یہ حدیث اگلی حدیث کے خلاف نہیں ہے کیونکہ لوح محفوظ سب ایک بار نہیں لکھی گئی، ممکن ہے کہ پچاس ہزار برس پہلے ان کا لکھنا شروع کیا ہو اور دو ہزار برس پہلے بھی اس کا کوئی حصہ لکھا ہو، دوسرے یہ کہ پچاس ہزار یا دو ہزار برس سے اعداد اور شمار مُراد نہیں ہیں بلکہ ایک مدّتِ دراز مُراد ہے جیسے اوپر گزر چکا)۔

خَرَجَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي يَدِهِ كِتَابَانِ۔ آں حضرتؐ ایک بار برآمد ہوئے آپ کے دونوں ہاتھوں میں ایک ایک کتاب تھی (ایک میں بہشتی لوگوں کے نام، ان کے باپ دادا اور قبیلوں کے نام مذکور تھے دوسری میں دوزخ والوں کے نام، ان کے باپ دادا قبیلوں کے ساتھ درج تھے (یہ کتابیں گویا آپ بطور کشف دیکھ رہے تھے اور ہاتھوں میں لئے ہوئے تھے۔ مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ نے پہلے ہی سے لکھ دیا ہے کہ کون بہشتی ہے کون دوزخی)۔

فِيهَا يُكْتَبُ كُلُّ مَوْلُودٍ وَتُرْفَعُ أَعْمَالُهُمْ۔ اُس شب میں سال بھر تک جو لوگ پیدا ہونے والے ہیں، وہ لکھے جاتے ہیں (اسی طرح اس سال جو لوگ مرنے والے ہیں) ان کے اعمال بھی جو اس سال اُٹھنے والے ہوتے ہیں، وہ بھی لکھے جاتے ہیں۔

كُتِبَ لَهُ بِمِثْلِ۔ (جو شخص کوئی وظیفہ پڑھتا ہے یا دوسرا کوئی نیک کام کرتا ہے لیکن بیماری کی وجہ سے نہ کر سکے تو) اُس کے لئے اتنا ہی ثواب لکھا جائے گا (جتنا اس کے کرنے میں لکھا جاتا تھا۔ اِس لئے کہ وہ معذور ہے بیماری کی وجہ سے مجبور ہے اگر تندرست ہوتا تو ضرور اپنا معیّن وظیفہ پڑھتا یا وہ نیک کام کرتا)۔

كُتِبَ عَلَى ابْنِ آدَمَ حَظُّهُ مِنَ الزِّنَا۔ ہر آدمی پر اُس کے زنا کا حصّہ لکھا گیا ہے (آنکھ ملی ہے، دل ملا ہے، شرمگاہ ملی ہے پورا زنا یہ ہے کہ آدمی اجنبی عورت سے جماع کرے اور اس کا ایک حصہ یہ ہے کہ آنکھ سے بہ شہوت اجنبی عورت کو دیکھے یا دل میں اس کی طرف میلان پیدا ہو)۔

إِذَا تَطَهَّرْتُ إِلَّا صَلَّيْتُ مَا كَتَبَ اللّٰهُ۔ جب میں وضو کرتا ہوں تو اللہ تعالےٰ نے جتنی نماز میری قسمت میں لکھی ہے اس کو ادا کرتا ہوں۔

الآنَ تُحْجُوْنَ الْكُتَّابَ۔ تم لکھنے والے فرشتوں کو آرام نہیں دیتے (برابر باتیں کئے جاتے ہو۔ یا اعتدال سے زیادہ عمل کرتے ہو تو لکھنے والے فرشتوں کو فرصت ہی نہیں ملتی، اِس حدیث کا یہ مقصود ہے کہ کام میں اعتدال اور میانہ روی عمدہ بات ہے)

لَوْلَا مَا مَضَى مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ لَكَانَ لِيْ وَلَهَا شَأْنٌ۔ اگر اللہ کی کتاب کا حکم نافذ ہوا ہوتا (یعنی لعان کی آیت) تو میں اُس عورت کو کچھ کر کے بتلاتا (کیونکہ بظاہر حال بچہ کی صورت اور شکل دیکھ کر یہ صاف یقین ہوتا ہے کہ اس نے زنا کرایا اور وہ سنگسار کرنے کے لائق ہے مگر اس صورت میں جب گواہ نہ ہوں، اللہ تعالےٰ نے لعان کا حکم اُتارا ہے اور لعان کر لینے سے زنا کی حد ساقط ہو جاتی ہے)۔

مُعَاوِيَةَ وَصِهْرِهٖ وَكَاتِبِهٖ۔ معاویہؓ کے باب میں جو آں حضرتؐ سے سسرالی رشتہ رکھتے تھے (اُمّ المومنین امّ حبیبہ کے بھائی تھے) اور آپ کے منشی تھے۔

يَكْتُبُ اللّٰهُ رِضْوَانَهٗ إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ۔ اللہ تعالےٰ اپنی رضامندی قیامت تک اس کے لئے لکھ دیتا ہے (اس کو دُنیا کے فتنوں اور قبر اور آخرت کے ہول اور عذاب سے بچاتا ہے)۔

مَکْتُوْبٌ صِفَۃُ مُحَمَّدٍ وَّعِیْسٰی یُدْفَنُ مَعَہٗ۔ آنحضرتؐ کی صفت لکھی ہوئی ہے اور عیسیٰ علیہ السلام آپ کے ساتھ دفن ہوں گے (قیامت کے قریب جب حضرت عیسیٰؑ آسمان سے اُتریں گے تو دجّال کو مار کر چالیس برس تک زندہ رہیں گے، شادی کریں گے، آپ کی اولاد ہوگی، پھر انتقال فرمائیں گے تو اسی حجرہ میں جس میں آنحضرتؐ مدفون ہیں اور اس میں ایک قبر کی جگہ باقی ہے آپ دفن ہوں گے)۔

مَا اجْتَمَعَ قَوْمٌ فِیْ بَیْتٍ مِّنْ بُیُوْتِ اللّٰہِ یَتْلُوْنَ کِتَابَ اللّٰہِ۔ جب کچھ لوگ اللہ کے کسی گھر میں (کسی مسجد میں) جمع ہو کر قرآن پڑھیں (یا پڑھائیں اس کا ترجمہ اور تفسیر لوگوں کو سمجھائیں، اُس کے دقائق اور نکات بیان کریں)

اُکْتُبَا فِیْ صَحِیْفَتِنَا اَنِّیْ اَشْہَدُ۔ ہمارے صحیفہ میں یہ لکھ دو، میں یہ گواہی دیتا ہوں۔

اِنَّکَ تَاْتِیْ اَہْلَ کِتَابٍ۔ تم اہلِ کتاب کے لوگوں (نصاریٰ سے)۔

لَمَا قَضَیْتَ بَیْنَنَا بِکِتَابِ اللّٰہِ۔ مگر آپ اللہ کی کتاب کے موافق ہمارا فیصلہ کر دیجیے۔

نَہٰی اَنْ یُّجَصَّصَ الْقُبُوْرُ وَاَنْ یُّکْتَبَ عَلَیْہَا۔ آں حضرتؐ نے اس سے منع فرمایا کہ قبر کو گچ سے پختہ بنائیں یا اس پر کتبہ لگائیں (جس پر لکھا ہوتا ہے کہ یہ فلاں شخص کی قبر ہے اور اس کے اوصاف اور حالات اور تاریخ وفات بھی اس میں ہوتی ہے۔ بعضوں نے کہا قرآن کی آیتیں یا دُعا لکھنا مراد ہے جو جاہلوں کا فعل ہے)۔

کُتِبَتْ اٰثَارُکُمْ یا تُکْتَبُ اٰثَارُکُمْ۔ تمہارے قدم لکھے جاتے ہیں۔

کُتِبَ مِنَ الذَّاکِرِیْنَ اللّٰہَ۔ اللہ کی یاد کرنے والوں میں اس کا نام لکھا جائے گا۔

اُکْتُبُوْا لِاَبِیْ شَاہٍ۔ ابو شاہ کے لیے یہ مضمون لکھ دو۔

اَلْکِتَابَۃُ ہِیَ مِمَّا اَنْعَمَ اللّٰہُ بِہٖ عَلَی الْاِنْسَانِ کتابت اللہ کی ایک نعمت ہے جو آدمی کو ملی (اسی کی وجہ سے اگلے لوگوں کے حالات اور وقائع معلوم ہوتے ہیں، علوم کی بقا ہوتی ہے دُور دراز شخص کو آدمی اپنا مطلب بتا سکتا ہے غرض ہزاروں فائدے اس کے ہیں)۔

اَوَّلُ مَنْ کَتَبَ بِالْقَلَمِ اٰدَمُ وَقِیْلَ اِدْرِیْسُ سب سے پہلے جس نے قلم سے لکھا وہ حضرت آدمؑ ہیں یا حضرت ادریسؑ۔

کَتٌّ۔ چپکے سے کہنا۔

کَتِیْتٌ۔ ہلکی چال یا چھوٹے چھوٹے قدم رکھ کر جلد چلنا۔

کَتٌّ۔ شمار کرنا، گننا، نرم آواز کرنا، جوش مارنا، پھد پھد کرنا جیسے تازہ گھڑے یا صراحی میں پانی ڈالنے سے ہوتا ہے، قلقل قلقل کرنا، بُرائی کرنا، ذلیل کرنا۔

اِکْتَاتٌ اور اِکْتِتَاتٌ۔ بمعنی کَتٌّ ہے اور سُننا۔

کَتٌّ۔ کم گوشت مرد یا عورت۔

کَتَّۃٌ۔ ایک بار زمین کی سبزی۔

کُتَّۃٌ۔ خراب مال۔

کَتِیْتٌ۔ ہانڈی کے جوش کی آواز اور سینہ میں سے جو آواز پیدا ہو۔

فَتَکَاتَّ النَّاسُ عَلَی الْمِیْضَاۃِ۔ لوگ وضو کے برتن پر جمع ہو گئے (اصل میں تکاتٌّ لوگوں کا ہجوم ایک آواز کے ساتھ۔ یہ ماخوذ ہے کَتِیْتٌ سے۔ یعنی جو آواز سینے سے نکلے جیسے ہَدِیْرٌ اور غَطِیْطٌ ہے۔ نہایہ میں ہے کہ زمخشری نے اسی طرح روایت کیا ہے لیکن محفوظ فتکابّ النّاس ہے بائے موحدہ سے جیسے اوپر گزر چکا)

وَہُوَ مُکِبٌّ لَہٗ کَتِیْتٌ۔ حضرت حمزہؓ لوگوں کو داب رہے تھے (ان کو قتل کر رہے تھے) ان کے سینہ میں سے آواز نکل رہی تھی (یہ شجاعت اور حمیت کا جوش تھا)

قَدْ جَاءَ جَیْشٌ لَا یُکَتُّ وَلَا یُنْکَفُ۔ ایسا لشکر آپہنچا جس کا شمار نہیں ہو سکتا نہ وہ رُک سکتا ہے۔

كُنَاتَة - ایک مقام کا نام ہے مدینہ کے اطراف میں جو جعفر بن ابی طالب کی اولاد کا تھا۔

كَتَدٌ - ایک ستارہ ہے، اور آدمی یا گھوڑے کے جسم کا وہ مقام جہاں دونوں مونڈھے ملتے ہیں یا دونوں مونڈھوں کے درمیانی حصے سے پیٹھ تک یا وہ مقام جہاں گردن گڑی ہے (اس کی جمع اَكْتَادٌ اور كُتُوْدٌ ہے)۔

جَلِيْلُ الْمُشَاشِ وَالْكَتَدِ - آنحضرتؐ کے جوڑوں کی ہڈیاں اُٹھی ہوئی اور مونڈھوں کا درمیانی حصہ بھی بڑا اور مضبوط تھا۔

مُشْرِفُ الْكَتَدِ - مونڈھوں کا درمیانی حصہ اُٹھا ہوا

كُنَّا يَوْمَ الْخَنْدَقِ نَنْقُلُ التُّرَابَ عَلٰى اَكْتَادِنَا - ہم خندق کی جنگ میں مٹی اپنے کاندھوں کے درمیان پیٹھ پر ڈھو رہے تھے۔

كَتْعٌ - لیجانا، مستعد ہونا، منقبض ہونا، مل جانا، بھاگ جانا، حلف کرنا، دوڑنا، دور چلے جانا۔

كَتَعٌ - مستعد ہونا، منقبض ہونا، مل جانا۔

تَكْتِيْعٌ - کاٹ کر ٹکڑے ٹکڑے کرنا

مُكَاتَعَةٌ - قتال کرنا۔

تَكَاتُعٌ - پے درپے جانا۔

اِكْتِتَاعٌ - ذلیل ہونا، منقبض ہونا۔

كُتَعٌ - بخیل، ذلیل، کمینہ، بھیڑ یا لومڑی کا خراب بچہ (كُتَعُ تابع آتا ہے جُمَعُ کا جیسے كَتْعَاءُ جَمْعَاءُ کا — عرب لوگ کہتے ہیں رَاَيْتُ اَخَوَاتِكَ جُمَعَ كُتَعَ میں نے تیری سب بہنوں کو دیکھا اور اِشْتَرَيْتُ هٰذِهِ الدَّارَ جَمْعَاءَ كَتْعَاءَ میں نے یہ گھر سب کا سب خرید لیا۔ اور اَكْتَعُ اَجْمَعُ کا تابع آتا ہے جیسے اَكْتَعِيْنَ اَجْمَعِيْنَ کا لَتَدْخُلُنَّ الْجَنَّةَ اَجْمَعُوْنَ اَكْتَعُوْنَ اِلَّا مَنْ شَرَدَ عَلَى اللّٰهِ تم سب کے سب بہشت میں جاؤ گے (یعنی آخری ٹھکانا ہر مسلمان کا بہشت ہوگا گو چند روز تکلیف اُٹھانے کے بعد) مگر جو شخص اللہ تعالیٰ کے مقابل شرارت اور سرکشی کرے (ایسا شخص کافر یا مشرک ہی ہوگا گو نام کا مسلمان ہو۔ بڑی شرارت اور سرکشی یہ ہے کہ مالک حقیقی کے برابر دوسروں کو کردے، اُن کو مصیبت کے وقت پکارے اُن کی پوجا کرے اللہ کے احکام اور اس کی شریعتوں کا ٹھٹھا کرے)۔

جَبَلٌ كَتِيْعٌ - پورا پہاڑ۔

كَتْفٌ - دھیمی چال چلنا یا مونڈھوں کو ملا کر نرمی کرنا، دونوں ہاتھ مونڈھوں پر باندھنا (جیسے كِتَافٌ ہے) مونڈھے پر مارنا، مونڈھا زخمی کرنا، برا جاننا۔

كَتَفَانٌ - جلد چلنا۔

تَكْتِيْفٌ - دونوں ہاتھ مونڈھوں پر باندھنا، چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کاٹ کر کرنا۔

تَكَتُّفٌ - دونوں ہاتھ سینے سے ملا لینا۔

كِتَافٌ - وہ رسی جس سے مشکیں کسی جائیں۔

كَتِفٌ - وہ چوڑی ہڈی جو مونڈھے کے پیچھے ہوتی ہے (عرب لوگ بجائے کاغذ کے اس پر لکھا کرتے تھے)۔

اَلَّذِيْ يُصَلِّيْ وَقَدْ عَقَصَ شَعْرَهٗ كَالَّذِيْ يُصَلِّيْ وَهُوَ مَكْتُوْفٌ - جو شخص بالوں کا جوڑا سر پر باندھ کر نماز پڑھے اس کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی مشکیں بندھا ہوا نماز پڑھے (اس کے دونوں ہاتھ زمین پر نہیں لگ سکتے اسی طرح جوڑے والے کے بال زمین پر نہیں گرتے)۔

اِئْتُوْنِيْ بِكَتِفٍ وَّدَوَاةٍ اَكْتُبْ لَكُمْ كِتَابًا - میرے پاس مونڈھے کی چوڑی ہڈی اور دوات لے کر آؤ میں تم کو ایک کتاب لکھوا دوں، تم اس کے بعد گمراہ نہ ہوگے (اگر اس کتاب پر چلتے رہوگے)۔

وَاللّٰهِ لَاَرْمِيَنَّ بِهَا بَيْنَ اَكْتَافِكُمْ - قسم خدا کی میں تو اس حدیث کو تمہارے مونڈھوں کے بیچ میں ڈال دوں گا (تم اس کو اُٹھائے اُٹھائے پھروگے بھول نہ سکوگے

ایک روایت میں بَیْنَ اَکْنَافِکُمْ ہے یونس سے یعنی تمہارے مکانوں کے صحن اور اطراف میں ڈال دوں گا ہمیشہ تمہاری نظر اُس پر پڑے گی (مطلب یہ ہے کہ خوب مشہور کردوں گا بار بار سناؤں گا تاکہ تم تنگ ہو)۔

فَوَضَعَهَا فِیْ ظَهْرِیْ بَیْنَ کَتِفَیَّ۔ اُس کو میری پیٹھ پر دونوں مونڈھوں کے درمیان رکھ دیا۔

اَکَلَ عِنْدَهَا کَتِفًا۔ ان کے پاس آں حضرت نے بکری کے مونڈھے کا گوشت کھایا۔

اَکَلَ کَتِفَ شَاةٍ وَلَمْ یَتَوَضَّأْ۔ بکری کے مونڈھے کا گوشت کھایا پھر وضو نہیں کیا۔

کَتْکَتَةٌ۔ قہقہہ سے کم ہنسنا، آہستہ چلنا یا چھوٹے چھوٹے قدم رکھ کر جلدی سے (جیسے تَکَتْکُتٌ ہے)۔

کَتْلٌ۔ روک رکھنا، قید کرنا۔

کَتَلٌ۔ چپک جانا، لعاب دار ہونا۔

تَکْتِیْلٌ۔ گول پھرانا، جمع کرنا۔

مُکَاتَلَةٌ بمعنی مُقَاتَلَةٌ ہے۔

اِنْکِتَالٌ۔ گزر جانا۔

اُتِیَ بِمِکْتَلٍ مِّنْ تَمْرٍ۔ ایک تھیلہ کھجور کا آپ کے پاس لایا گیا۔

مِکْتَلٌ۔ وہ بورہ جس میں پندرہ صاع کھجور آتی ہے (اس کی جمع مَکَاتِلُ ہے)۔

فَخَرَجُوْا بِمَسَاحِیْهِمْ وَمَکَاتِلِهِمْ۔ یہودی لوگ اپنی پھاوڑے اور تھیلے لے کر نکلے۔

وَاَسْئَمُ عَلٰی اَکْفَائِهِمْ۔ ان کی گدیوں پر آفت بھیج (یہ اَکْتَلٌ سے ماخوذ ہے بمعنی مصیبت اور زمانہ کی سختی اور کَتَالٌ۔ بری گزران، خراب زندگی، بوجھ۔ ایک روایت میں بِمُنْکِلٍ ہے یعنی عذاب یہ نَکَال سے نکلا ہے)۔

کَانَ سُلَیْمَانُ یَصْنَعُ فِی الْمَکَاتِلِ۔ حضرت سلیمانؑ زنبیلیں بنایا کرتے تھے (باوجود یکہ ایسے بڑے بادشاہ تھے)

کَتْمٌ یا کِتْمَانٌ۔ چھپانا

کُتُوْمٌ۔ اونٹنی کا مِکْتَامٌ یا کَتُوْمٌ ہونا۔ یعنی وہ اونٹنی جو جفتی کے وقت اپنی دُم نہ اُٹھائے نہ آواز کرے نہ اُس کا حمل معلوم ہو۔

تَکْتِیْمٌ۔ چھپانا، خوب چھپانا۔

مُکَاتَمَةٌ۔ چھپانا۔

تَکَاتُمٌ۔ ایک دوسرے کے ساتھ مل کر چھپانا۔

اِکْتِتَامٌ۔ چھپانا۔

اِسْتِکْتَامٌ۔ چھپانے کی درخواست کرنا۔

سِرٌّ کَاتِمٌ۔ پوشیدہ راز۔

کَتَمٌ اور کُتْمَانٌ۔ نیمہ (وسمہ)[1]۔

کُنَّا نَمْتَشِطُ مَعَ اَسْمَاءَ قَبْلَ الْاِحْرَامِ وَنَدَّهِنُ بِالْمَکْتُوْمَةِ۔ ہم لوگ اسماء بنت ابی بکرؓ کے ساتھ احرام سے پہلے کنگھی کرتے تھے اور تیل لگاتے۔

مَکْتُوْمَةٌ۔ وہ ایک سرخ تیل ہے جس میں عرب لوگ زعفران ملاتے ہیں، بعضوں نے کہا کَتَمٌ ملاتے ہیں یعنی وسمہ جس سے بالوں کو سیاہ کرتے ہیں)۔

اِنَّ اَبَا بَکْرٍ کَانَ یَصْبَغُ بِالْحِنَّاءِ وَالْکَتَمِ۔ ابوبکر صدیقؓ مہندی اور وسمہ کا خضاب کرتے (یعنی صرف مہندی کا یا صرف وسمہ کا ورنہ دونوں کے ملانے سے سیاہ خضاب ہو جاتا ہے اور صحیح روایت میں اس کی ممانعت مذکور ہے اور دلیل اس کی یہ ہے کہ ایک روایت میں بِالْحِنَّاءِ اَوِ الْکَتَمِ ہے۔ نہایہ میں ہے کہ تمام روایتوں میں باوجود اختلاف کے بِالْحِنَّاءِ وَالْکَتَمِ ہے واو جمع کے ساتھ)۔

اِحْفِرْ تُکْتَمَ بَیْنَ الْفَرْثِ وَالدَّمِ۔ عبدالمطلب کو (خواب میں) کہا گیا کہ تُکْتَمَ یعنی زمزم کو اُس مقام پر کھودو جہاں گوبر، لید، خون وغیرہ پڑا ہوا ہے (ہوا یہ تھا کہ زمزم کا کنواں قبیلہ جرہم کے بعد پٹ پٹا کر بالکل چھپ

[1] اس کو مہندی کے ساتھ ملا کر خضاب کرتے ہیں۔

گیا تھا جب عبد المطلب کو خواب میں یہ بشارت ہوئی تو انھوں نے وہاں کھودنا شروع کیا اور زمزم کا کنواں از سرِ نو تیار ہوا)۔

کَتُوم۔ آں حضرتؐ کی کمان کا نام ہے کیونکہ تیر چلانے کے وقت وہ ہلکی آواز دیتی تھی۔

مَنْ سُئِلَ عَنْ عِلْمٍ فَكَتَمَهُ أُلْجِمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِلِجَامٍ مِنْ نَارٍ۔ جو شخص علمِ دین کی کوئی بات (جو جانتا ہو) اس سے پوچھی جائے اور وہ اُس کو چھپائے تو قیامت کے دن آگ کی لگام اس کو پہنائی جائے گی (جب کوئی دین کا مسئلہ پوچھے اور وہ جانتا ہو تو اس کا چھپانا سخت گناہ ہے)

لَوْلَا أَنْ أَكْتُمَ عِلْمًا مَا كَتَبْتُ إِلَيْهِ۔ (ابن عباسؓ نے کہا) اگر مجھ کو یہ خیال نہ ہوتا کہ علمِ دین چھپانے والا میں ہو جاؤں گا (اور مواخذہ میں گرفتار ہوں گا) تو میں نجدہ حروری کے سوال کا جواب نہ لکھتا (اس سے خط و کتابت نہ کرتا کیونکہ وہ خارجی اور پکا بدعتی تھا)۔

کُتْمَۃ۔ امام رضاء کی والدہ کا بھی نام تھا۔ امام موسیٰ کاظمؑ نے ان کا نام طاہرہ رکھا، جب امام رضا ان کے پیٹ سے پیدا ہوئے۔

مَکْتُوم۔ آنحضرتؐ کے ایک گھوڑے کا بھی نام تھا۔

ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ۔ مشہور صحابی ہیں جو اذان دیا کرتے تھے آنکھوں سے معذور ہو گئے تھے، ان کا نام عمرو یا عبداللہ تھا۔

کَتَنٌ۔ چپک جانا، میلا کچیلا ہو جانا۔

تَکَتُّنٌ اور اِکْتِتَانٌ۔ چپکانا۔

إِنَّكِ لَكَتُونٌ۔ تو تو چمٹ جانے والی ہے (جو تجھے ہاتھ لگاتا ہے تو اس کے گلے پڑ جاتی ہے۔ یہ کَتَنَ الْوَسَخُ سے نکلا ہے یعنی میل چپک گیا۔ نہایہ میں ہے کہ کَتَنٌ کہتے ہیں دیوار میں دھواں لگ جانے کو)۔

کُتَانَۃ۔ ایک مقام کا نام ہے مدینہ کے اطراف میں۔

بابُ الکاف مع الثاء

کَثَاءٌ۔ پانی کے اوپر آ جانا، جھین اٹھنا، جھین لے لینا، ملائی جو دودھ پر جمے کھا لینا، سبزی کا بلند ہونا، لنبا ہونا۔

کَثَاءَۃُ اللَّبَنِ۔ دودھ کی بالائی یا چکنائی جو اوپر آ جاتی ہے۔

کَثْبٌ۔ جمع کرنا، داخل ہونا، حملہ کرنا، کم ہونا، قریب ہونا، موقع دینا۔

تَکْثِیْبٌ۔ کم ہونا۔

مُکَاثَبَۃٌ۔ نزدیک ہونا۔

اِکْثَابٌ۔ کثبہ پلانا، نزدیک ہونا۔

اِنْکِثَابٌ۔ جمع ہونا۔

کُثَابٌ۔ بہت۔

کَثْبَاءُ۔ مٹی۔

کَثِیْبٌ۔ ریتی کا ٹیلہ (ٹبہ)۔

إِنْ أَكْثَبَكُمُ الْقَوْمُ فَانْبُلُوهُمْ يا إِذَا أَكْثَبُوكُمْ فَارْمُوهُمْ بِالنَّبْلِ۔ یعنی جب کافر زد پر آ جائیں تمہارے نزدیک ہو جائیں، اُس وقت ان پر تیر چلاؤ (تاکہ تیر اور نشانہ ضائع نہ جائے)۔

وَظَنَّ رِجَالٌ أَنْ قَدْ أَكْثَبَتْ أَطْمَاعُهُمْ۔ کچھ لوگوں نے گمان کیا کہ ان کی طمع نزدیک آن پہنچی۔

يَعْمِدُ أَحَدُكُمْ إِلَى الْمُغِيبَةِ فَيَخْدَعُهَا بِالْكُثْبَةِ۔ کوئی تم میں سے اس عورت کے پاس جاتا ہے جس کا خاوند غائب ہوتا ہے پھر ایک تھوڑا سا دودھ یا کھانا دے کر اس کو متھار لیتا ہے (کُثْبہ قلیل دودھ یا کھانا)

فَحَلَبْتُ لَهُ كُثْبَةً۔ میں نے تھوڑا سا دودھ آپ کے لئے دوہا (کرمانی نے کہا کُثبہ ایک بار جو دودھ دوہا جائے یا ایک پیالہ دودھ کا یا قلیل دودھ)۔

يَمْنَحُ أَحَدُكُمُ الْكُثْبَةَ۔ کوئی تم میں سے تھوڑا دودھ

کسی کو عطا کرتا ہے (دودھ پینے کا جانور مستعار دیتا ہے)۔

كُنْتُ فِی الصُّفَّةِ فَبَعَثَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِتَمْرِ عَجْوَةٍ فَكُثِبَ بَیْنَنَا وَقِیْلَ كُلُوْهُ وَلَا تُوَزِّعُوْهُ۔
میں مسجد کے سائبان میں رہا کرتا (جہاں مہاجرین کے فقیر اور محتاج لوگ رہا کرتے تھے) ایک بار آں حضرتؐ نے عجوہ کھجور ہم لوگوں کے لئے بھیجی (عجوہ ایک عمدہ قسم کی کھجور ہے) وہ ہمارے سامنے ڈال دی گئی اور ہم سے یہ کہا گیا کہ اس کو کھاؤ لیکن بانٹو نہیں (تقسیم نہ کرو بلکہ سب مل کر کھاؤ اس میں برکت ہوتی ہے)۔

جِئْتُ عَلِیًّا وَبَیْنَ یَدَیْهِ قَرَنْفُلٌ مَكْثُوْبٌ
میں حضرت علیؓ کے پاس آیا لونگوں کا ایک ڈھیر ان کے پاس پڑا ہوا تھا۔

ثَلٰثَةٌ عَلٰى كُثُبِ الْمِسْكِ یا عَلٰى كُثْبَانِ الْمِسْكِ
تین آدمی (قیامت کے دن) مشک کے ٹیلوں پر بیٹھے ہوں گے۔

عِنْدَ الْكَثِیْبِ الْاَحْمَرِ۔ (آں حضرت صلعم فرماتے ہیں اگر میں بیت المقدس میں ہوتا تو تم کو حضرت موسیٰؑ کی قبر بتلا دیتا وہ) لال ریتی کے ٹیلہ کے پاس ہے۔

خَلَقَ جُؤْجُؤَ اٰدَمَ مِنْ كَثِیْبِ ضَرِیَّةٍ۔ آدمؑ کے سینے کی ہڈیاں اللہ تعالیٰ نے ضریہ[1] کی ریتی کے ٹیلہ سے بنائیں۔

وَاِنْ لَّمْ یَجِدْ اِلَّا كَثِیْبًا مِّنْ رَّمْلٍ۔ اگر ریتی کے ٹیلہ کے سوا اور کوئی آڑ نہ پائے تو اسی کی آڑ میں حاجت پوری کرے۔ بہرحال پردہ پوشی جہاں تک ہو سکے ضروری ہے)۔

یَضَعُوْنَ ثِیَابَهُمْ عَلٰى كَوَاثِبِ خَیْلِهِمْ۔ اپنے کپڑے گھوڑوں کے کواثب پر رکھ لیتے ہیں (یہ کاثبہ کی جمع ہے یعنی گھوڑے کا وہ مقام جو زین کے سامنے ہوتا ہے)[2]

جہاں دونوں مونڈھے ملتے ہیں)۔

فَظَنَّتْ رِجَالٌ اَنْ قَدِ اكْتَثَبَتْ نُحُوْرُهَا۔ بعضے لوگوں نے گمان کیا کہ ان کو مہلتیں مل گئیں (ان کی فرصتیں اکٹھا

كَثٌّ۔ گھنی ڈاڑھی والا۔[3]

كَثَاثَةٌ اور كُثُوْثَةٌ۔ گھنا پن، کثافت۔

كَثَثٌ۔ غلیظ ہونا، دلدار ہونا، نکال پھینکنا۔

اِكْتِثَاثٌ۔ ڈاڑھی گھنی ہونا

كَثْكَاثٌ۔ جس زمین میں خاک بہت ہو ریتی ہی

كَثُّ اللِّحْیَةِ۔ آنحضرتؐ کی صفت ہے یعنی گھنی ڈاڑھی والے (نہایہ میں ہے کہ ڈاڑھی کی کثاثت یہ ہے کہ باریک اور لمبی نہ ہو بلکہ اس میں کثافت اور دلدار بنا ہو)۔

قَوْمٌ كُثٌّ۔ گھنی ڈاڑھی والے لوگ۔

اِنَّهٗ مَرَّ بِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اُبَیٍّ فَقَالَ یَذْهَبُ مُحَمَّدٌ اِلٰى مَنْ اَخْرَجَهٗ مِنْ بَلَدِهٖ فَاَمَّا مَنْ لَّمْ یُخْرِجْهُ وَكَانَ قُدُوْمُهٗ كَثَّ مَنْخِرِهٖ فَلَا یَغْشَاهُ۔ آں حضرتؐ عبداللہ بن ابی پر سے گزرے (جو پکا منافق تھا) تو کیا کہنے لگا محمدؐ تو ان لوگوں کے پاس جاتے ہیں جنھوں نے ان کو نکالا (یعنی مکہ والوں کے پاس) اور جس نے ان کو نہیں نکالا بلکہ ان کے آنے سے اس کی ناک خاک آلودہ ہوئی (اس نے اپنے تئیں مراد لیا کیونکہ آں حضرتؐ کی تشریف آوری کی وجہ سے اس کو سرداری نہ مل سکی) اس کے پاس نہیں آتے (کیوں آتے جب کہ آپ کو معلوم ہو گیا تھا کہ عبداللہ منافق ہے۔ یہ کثکث سے نکلا ہے بمعنی خاک)۔

كَثْرٌ۔ غالب ہونا کثرت میں۔

كَثْرَةٌ۔ بہت ہونا۔

[1] "ضریہ" ایک مقام کا نام ہے مدینہ سے چھ میل پر۔ اصل میں وہ ایک عورت کا نام تھا جو اس موضع میں رہتی تھی ۱۲ منہ

[2] ایک روایت میں یضعون رماحهم ہے یعنی اپنے نیزے۔ ۱۲ منہ

[3] مجمع البحرین میں ہے یعنی چھوٹی ڈاڑھی اور گھنی ہوئی۔ ۱۲ منہ

تکثیر۔ بہت کرنا۔

مکاثرۃ۔ کثرت میں غالب ہونا، کثرتِ مال اور اولاد کی وجہ سے اترانا، فخر کرنا۔

اکثار۔ بہت کرنا بہت لانا، خوشہ نکالنا، بہت ہونا

تکثّر۔ کثرت ظاہر کرنا، بہ تکلف دوسرے کے مال کو بہت جانکر اوروں سے بے پرواہ ہونا۔

تکاثر۔ ایک دوسرے پر کثرت جتانا، فخر کرنا۔

استکثار۔ بہت جاننا۔

کاثر۔ بہت۔

کِثار اور کُثار۔ جماعت اور کثیر۔

کَثَر اور کَثْر۔ کھجور کا گابھا۔

کُثر اور کِثر۔ بہت ہونا (ضد ہے قُلّ اور قِلّ کی)۔

کُثریٰ۔ ایک بت تھا۔

لَا قَطْعَ فِیْ ثَمَرٍ وَّلَا کَثَرٍ۔ میوے کے چرانے میں یا کھجور کا گابھہ چرانے میں ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا۔

کَثَر۔ کھجور کا گابھہ جو سفید سفید نکلتا ہے، اس کو کھاتے ہیں (بعضوں نے کہا خوشہ جو پہلے پہل نکلتا ہے)۔

نِعْمَ الْمَالُ اَرْبَعُوْنَ وَ الْکُثْرُ سِتُّوْنَ۔ چالیس کے شمار میں مال اچھا ہے اور ساٹھ کا شمار ہو تو بہت ہے۔

اِنَّکُمْ لَمَعَ خَلِیْقَتَیْنِ مَا کَانَتَا مَعَ شَیْءٍ اِلَّا کَثَّرَتَاہُ تم دو خصلتوں کے ساتھ ہو یہ دونوں جس کے ساتھ ہوں گی اس پر غالب آئیں گی کثرت میں (عرب لوگ کہتے ہیں: کَاثَرْتُہٗ فَکَثَرْتُہٗ۔ میرا اس کا کثرت میں مقابلہ ہوا۔ آخر میں زیادہ نکلا (کثرت میں غالب آیا)۔

مَا رَاَیْنَا مَکْثُوْرًا اَجْرَءَ مَقْدَمًا مِّنْہُ۔ جناب امام حسینؓ کی طرح ہم نے کسی کو نہیں دیکھا، جو باوجود اس کے کہ دشمن کا عدد بہت زیادہ ہو اور وہ اتنی جرأت کرے (آپ کے ساتھی بہت ہی تھوڑے سو دو سو سے زیادہ نہ تھے اور دشمن ہزاروں کی تعداد میں، پر آپ نے ان سب سے مقابلہ کیا)۔

وَلَهَا ضَرَائِرُ اِلَّا کَثَّرْنَ فِیْهَا۔ ایسی عورت کی سوکنیں ہوتی ہیں تو وہ اس کے حق میں بہت باتیں بناتی ہیں طرح طرح کے عیب لگاتی ہیں (تاکہ خاوند کا دل اُس کی طرف سے پھر جائے)۔

وَکَانَ حَسَّانُ مِمَّنْ کَثَّرَ عَلَیْهَا۔ حسان بن ثابتؓ نے حضرت عائشہ رضؓ کی نسبت بہت باتیں بنائیں (وہ بھی تہمت لگانے میں شریک تھے)۔

اَتَیْتُ اَبَا سَعِیْدٍ وَّهُوَ مَکْثُوْرٌ عَلَیْهِ۔ میں ابو سعید کے پاس آیا اُن پر لوگ کثرت سے جمع تھے (جو اپنے اپنے حقوق اور قرضوں کا اُن سے مطالبہ کرتے تھے)۔

اَکْثَرَ عَلَیْنَا اَبُوْ هُرَیْرَةَ۔ ابوہریرہؓ نے ہم سے بہت حدیثیں بیان کیں (اس وجہ سے خیال ہے کہ کہیں اُن کو اشتباہ نہ ہوگیا ہو، اِس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جھوٹے تھے۔ تو عبد اللہ بن عمرؓ نے اپنا شبہ رفع کرنے کے لئے اس حدیث کی تصدیق حضرت عائشہ رضؓ سے کرائی، اُن کو یہ شبہ ہوا کہ شاید کثرتِ روایات کی وجہ سے سہواً ابوہریرہؓ نے اِس حدیث کو مرفوع کر دیا ہو۔ جب حضرت عائشہ رضؓ نے بھی تصدیق کی کہ آنحضرتؐ نے ایسا فرمایا تھا تو عبد اللہ بن عمر رضؓ کا شبہ دور ہوگیا)۔

لَاٰتِیَنَّهٗ اَکْثَرَ مِنْ عَدَدِ نُجُوْمِ السَّمَاءِ۔ میں اُن کے پاس آسمان کے تاروں کے شمار سے زیادہ آتا (یہ صرف کثرت سے عبارت ہے۔ جیسے کہتے ہیں میں نے ان سے ہزار بار کہا۔ یعنی بہت بار کہا)۔

اَللّٰهُمَّ اَکْثِرْ مَالَهٗ۔ یا اللہ اس کے مال کو زیادہ کر (اس حدیث سے اس نے دلیل لی ہے جو کہتا ہے کہ مالداری، مفلسی اور محتاجی سے بہتر ہے، دوسرے لوگوں نے اس کا جواب یہ دیا ہے کہ وہ مالداری افضل ہے جس میں تقویٰ

اور پرہیزگاری ہو)۔

اَفْضَلُ الْعِتْقِ اَکْثَرُھَا ثَمَنًا۔ زیادہ فضیلت اس بُردے کو آزاد کرنے میں ہے جس کی قیمت زیادہ ہو (بشرطیکہ اُس قیمت میں دو بُردوں کا آزاد کرانا ممکن نہ ہو سکے ورنہ دو گردنوں کا چھڑانا ایک گردن چھڑانے سے افضل ہوگا اور قربانی کا حکم اس کے برخلاف ہے، قربانی میں ایک موٹی تازی بکری دُبلی دو بکریوں سے افضل ہے)۔

رَاَیْتُکُنَّ اَکْثَرَ اَھْلِ النَّارِ۔ میں نے تم عورتوں کو مردوں سے زیادہ دوزخ میں دیکھا۔

لَا رِبَا مِنْ اَسْفَلَ اَکْثَرَ۔ (بعض روایتوں اکثر ثائے مثلثہ سے ہے اور بعض میں بائے موحدہ سے)

کَثِیْرٌ شَحْمُ بُطُوْنِھِمْ۔ ان کے پیٹوں میں بہت چربی ہوگی۔

کَثْرَۃُ دُخُوْلِھِمْ۔ ابن مسعودؓ اور اُن کی والدہ کے آنحضرتؐ کے پاس بہت آنے سے۔

وَکَثْرَۃُ الْخُطَا اِلَی الْمَسَاجِدِ۔ مسجدوں تک قدم زیادہ ہونا (جتنی مسجد گھر سے دُور ہوگی اُتنے ہی قدم زیادہ ہوں گے یا بار بار مسجد میں آنا مُراد ہے)۔

دَعْوٰی کَاذِبَۃٍ لِیَتَکَثَّرَ بِھَا۔ جھوٹا دعویٰ کرکے اپنا مال بڑھانا (پرایا روپیہ فریب اور دغا سے مار لینا)۔

لَا یَعْلَمُہٗ کَثِیْرٌ۔ اس کو بہت لوگ نہیں جانتے (کیونکہ اُس کی ممانعت کی دلیل صاف طور سے قرآن اور حدیث میں مذکور نہیں ہے اس لئے عوام اُس سے ناواقف ہیں۔ البتہ عالم لوگ جانتے ہیں، غرض یہ ہے کہ اس کی دلیل میں شبہ ہے تو ایسے مشتبہ کاموں سے بھی باز رہنا تقویٰ اور پرہیزگاری ہے)۔

کَثْرَۃُ السُّؤَالِ۔ بہت مانگنا۔

یَسْتَکْثِرْنَہٗ۔ آنحضرتؐ کی بیویاں آپ کے پاس جمع ہو کر کچھ زیادہ مانگتی تھیں (جتنا موجود تھا اس سے زیادہ سامان چاہتی تھیں یا زیادہ خرچہ طلب کرتی تھیں)۔

ظَلَمْتُ نَفْسِیْ ظُلْمًا کَثِیْرًا۔ میں نے اپنے نفس پر بہت ظلم کیا ہے (خوب گناہ کئے ہیں۔ ایک روایت میں ظُلْمًا کَبِیْرًا ہے یعنی بڑا ظلم کیا ہے)۔

فَاجْتَمَعَ فِی الثَّانِیَۃِ اَکْثَرُ (جب لوگوں کو یہ خبر ہوئی کہ آنحضرتؐ نے تہجد کی نماز مسجد میں جماعت کے ساتھ ادا کی) تو دوسری رات کو بہت لوگ جمع ہوئے۔

اَلْاَکْثَرُوْنَ ھُمُ الْاَقَلُّوْنَ۔ جو لوگ دنیا میں زیادہ مالدار ہیں آخرت میں وہ نادار ہوں گے (اُن کو بہ نسبت غریبوں کے اجر اور ثواب کم ملے گا)۔

یَکْثُرُ فِیْکُمُ الْھَرْجُ حَتّٰی یَتَکَثَّرَ فِیْکُمُ الْمَالُ۔ قیامت کے قریب جنگ بہت ہوگی (اکثر مرد مارے جائیں گے عورتیں رہ جائیں گی) مال و دولت کی کثرت ہوگی (چونکہ جب آبادی کم ہو جائے گی تو مال و دولت کی طرف لوگ زیادہ خیال نہ کریں گے ہر ایک کے پاس روپیہ کی افراط ہوگی)۔

اِنَّ رَافِعًا اَکْثَرَ عَلٰی نَفْسِہٖ۔ رافع بن خدیجؓ نے تو بہت کر لیا (یعنی مزارعت کے عدم جواز میں ایسا مبالغہ کیا کہ جو مزارعت ناجائز تھی اس میں اور جائز مزارعت میں کوئی فرق نہ رکھا بلکہ مزارعت کی ہر ایک قسم کو خواہ بٹائی ہو خواہ نقدی ناجائز رکھا)۔

نَحْنُ اَکْثَرُ عَمَلًا۔ یہود یہ کہنے لگے کہ ہم نے زیادہ کام کیا (اسی طرح نصاریٰ اور ہم کو مزدوری کم ملی)۔

لَیْسَ بِمُسْتَکْثِرٍ مِنْھَا۔ وہ اپنی بیوی سے زیادہ صحبت رکھنا نہ چاہتا ہو بلکہ اُس کو چھوڑ دینا منظور ہو۔

لَا یَسْتَکْثِرُ مِنْھَا۔ زیادہ صحبت نہ رکھتا ہو (یعنی اپنی بیوی سے اس کو رغبت نہ ہو، اس کے پاس زیادہ بیٹھنا بھی پسند نہ کرے)۔

وَالتَّمْرُ اَکْثَرُ۔ اس وقت کھانے کی سب چیزوں میں کھجور زیادہ تھی (اسی کا استعمال بہت کرتے)۔

وَالثُّلُثُ کَثِیْرٌ۔ تہائی مال بہت ہے (اُس سے زیادہ

مال کی وصیت کرنا درست نہیں کیونکہ وارثوں کی حق تلفی ہوگی ایک روایت میں کَبِیْرٌ ہے بائے موحدہ سے)

اَکْثَرْتُ عَلَیْکُمْ۔ میں نے تم کو مسواک کے باب میں بہت کہا (مسواک کرنے کی بار بار تاکید کی)۔

نَحْنُ اَکْثَرُ مَا کُنَّا قَطُّ وَاٰمَنُہٗ بِمِنَا رَکْعَتَیْنِ (ایک روایت میں آمَنَۃٌ ہے جو جمع ہے اٰمِنٌ کی یعنی) ہمارا شمار ہر ایک زمانے سے اس وقت زیادہ تھا اور اسی طرح تمام زمانوں کی نسبت اس وقت ہم زیادہ بے خوف تھے مگر اس پر بھی منا میں دو رکعتیں پڑھیں (نماز کا قصر کیا۔ بس معلوم ہوا کہ قصر کے جواز کے لئے کافروں کا خوف اور ڈر شرط نہیں ہے بلکہ امن کی حالت میں بھی سفر میں قصر کر سکتے ہیں)۔

اَکْثَرُ مَا کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَحْلِفُ۔ آنحضرتؐ اکثر اس طرح قسم کھایا کرتے تھے (لَا وَ مُقَلِّبِ الْقُلُوْبِ)۔

وَاللّٰہُ اَکْثَرُ جَوَابًا مِّنْ دُعَائِکُمْ۔ اللہ تعالیٰ تمہاری دعا سے زیادہ قبول کرتا ہے (یعنی اس کی اجابت تمہاری دعا سے بڑھ کر ہے)۔

فَیَکْثُرُوْنَ۔ خلیفہ بہت ہو جائیں گے (ہر ایک ملک میں ایک ایک شخص خلافت کا دعوٰی کرے گا)۔

عَادَ کُثْرُہٗ کَالْعُدْمِ۔ اس کی کثرت ناداری ہوگئی۔ (مالداری کے بعد محتاج ہوگیا)۔

کَوْثَرٌ۔ ایک نہر ہے بہشت میں (اور یہی صحیح ہے جو مرفوع حدیث سے ثابت ہے اور بعضوں نے کہا کہ کوثر سے خیرِ کثیر مراد ہے)۔

فَاَکْثَرَ النَّاسُ فِی الْبُکَاءِ۔ لوگ (قیامت کی ہولناک باتیں سنکر) بہت رونے لگے۔

تَوَضَّأَ وُضُوْءً حَسَنًا بَیْنَ الْوُضُوْئَیْنِ وَلَمْ یُکْثِرْ۔ دو وضو کے درمیان ایک اچھا وضو کیا اور پانی بہت نہ بہایا۔

وَاِنْ قَاتَلْتَ مُرَائِیًا مُّکَاثِرًا۔ اگر تو نمائش کی نیت سے اپنا زور جتلانے کو لڑے یا اپنا مال بڑھانے کو لوٹ کا مال کما کر۔

غَیْرَ اَنَّ الشَّرَائِعَ قَدْ کَثُرَتْ فَاَخْبِرْنِیْ بِشَیْءٍ اَتَشَبَّثُ بِہٖ قَالَ لَا یَزَالُ لِسَانُکَ رَطْبًا مِّنْ ذِکْرِ اللّٰہِ۔ شریعت کی باتیں (اور مسائل) تو بہت سے ہیں مجھ کو ایک ایسی بات بتلا دیجئے جس کو مضبوطی سے تھامے رہوں (اس پر عمل کرتا ہوں) آں حضرتؐ نے فرمایا۔ ایسا کر تیری زبان اللہ کی یاد میں ہمیشہ تر رہے (یعنی ذکرِ الٰہی کی مداومت کر جو تمام عبادتوں سے افضل ہے اگر ذکر زبان اور دل دونوں سے ہو تو سبحان اللہ اگر صرف دل سے ہو تو وہ بھی نہایت عمدہ ہے اگر صرف زبان سے ہو تو سب سے کم درجہ کا ہے)۔

وَحَدِیْثُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَکْثَرُ آنحضرتؐ کی حدیث عام ہے (بنی اسرائیل کی عورتوں اور دوسری سب عورتوں کو شامل ہے اور عقل اور مشاہدہ بھی اسی کو مقتضی ہے کہ حیض بنی اسرائیل کی عورتوں سے خاص نہ ہوگا)۔

فِیْمَا یَقَعُ فِی الْبِئْرِ فَیَمُوْتُ فَاَکْثَرُہُ الْاِنْسَانُ یُنْزَحُ مِنْہَا سَبْعُوْنَ دَلْوًا وَاَقَلُّہُ الْعُصْفُوْرُ یُنْزَحُ مِنْہَا دَلْوٌ وَّاحِدَۃٌ وَمَا سِوٰی ذٰلِکَ۔ امام ابو عبد اللہ نے فرمایا اگر کنوئیں میں کوئی جانور گر کر مر جائے، (سب میں بڑا آدمی ہے) تو ستّر ڈول اس میں سے نکالے جائیں اور سب میں چھوٹی چڑیا ہے (گنجشک خانگی) وہ اگر گر کر مر جائے تو ایک ڈول پانی نکالا جائے (ایک روایت میں فَاَکْبَرُہُ الْاِنْسَانُ ہے)۔

کُثَیِّرُ عَزَّۃَ۔ ایک مشہور شاعر ہے (عَزَّہ اس کی محبوبہ کا نام تھا۔ امام جعفر صادق رضؓ نے حجر بن زائدہ اور عامر بن خزاعہ کے باب میں فرمایا کہ کثیر عزّہ اپنی دوستی میں ان دونوں سے زیادہ پکا تھا)۔

کَثْعٌ۔ چکنائی اوپر آجانا۔

كُتُوعٌ - پیٹ لگ جانا، سُرخ ہو جانا، خون بہت ہونا

تَكْتِيعٌ بمعنی كُتُوعٌ ہے اور ایک بارگی نکل آنا۔

كُتْعَة - کیچڑ۔

كَثْفٌ - جماعت۔

كَثَافَةٌ - موٹا ہونا، گاڑھا ہونا، دلدار ہونا، غلیظ ہونا۔

تَكْثِيفٌ - غلیظ کرنا، گاڑھا کرنا۔

تَكَاثُفٌ - جم جانا، گاڑھا ہو جانا (جیسے اِسْتِكْثَاف ہے)۔

لِسُرَادِقِ النَّارِ اَرْبَعُ جُدُرٍ كُثُفٍ - دوزخ کی قناتیں چار دیواریں ہیں موٹی موٹی (جن کے اندر دوزخ ہے)

شَقَقْنَ اَكْثَفَ مُرُوطِهِنَّ فَاخْتَمَرْنَ بِهٖ - اُنھوں نے اپنی چادروں میں سے جو خوب گاڑھی تھی اس کو پھاڑا اور اوڑھنیاں بنائیں (سینہ اور بال چھپانے کو جب یہ آیت اُتری ولیضربن بخمرھن علی جیوبھن)

اِنَّهٗ اِنْتَهٰى اِلٰى عَلِيٍّ يَوْمَ صِفِّيْنَ وَهُوَ فِيْ كَثْفٍ - عبداللہ بن عباسؓ جنگِ صفین کے دن حضرت علیؓ کے پاس پہنچے آپ لوگوں کی ایک جماعت میں تھے)۔

فَاسْتَكْثَفَ اَمْرُهٗ - اس کا کام بلند ہو گیا (عالی شان ہو گیا)۔

كِثْكِثٌ یا كَثْكَثٌ - ریتی، مٹی، کنکریاں۔

قَالَ اَبُوْ سُفْيَانَ عِنْدَ الْجَوْلَةِ الَّتِيْ كَانَتْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ غَلَبَتْ وَاللّٰهِ هَوَازِنُ فَقَالَ لَهٗ صَفْوَانُ بْنُ اُمَيَّةَ بِفِيْكَ الْكِثْكِثُ - جب جنگِ ہوازن مسلمانوں کو ذرا گردش ہوئی (وہ تیروں کی بارش سے جو ہوازن والوں نے کی گھبرا گئے اور بھاگ نکلے) تو ابو سفیان کہنے لگا (حالانکہ اسلام قبول کر چکا تھا) قسم خدا کی ہوازن والوں کو اب غلبہ ہو گیا (ایک روایت میں یہ ہے کہ اب مسلمان ساحلِ سمندر تک تھمنے والے نہیں) یہ سن کر صفوان بن امیہ نے کہا (حالانکہ وہ بھی نو مسلم تھے) ارے تیرے منہ میں مٹی کنکر پتھر۔

باب الکاف مع الجیم

كَجٌّ - کجّے سے کھیلنا۔

كُجَّةٌ یا كَجَّةٌ - ایک کھلونا جس سے بچے کھیلتے ہیں، ایک چیتھڑا لے کر اس کو گول پھراتے ہیں گیند کی طرح۔

فِيْ كُلِّ شَيْءٍ قِمَارٌ حَتّٰى فِيْ لَعِبِ الصِّبْيَانِ بِالْكُجَّةِ - ہر چیز میں جُوا ہو سکتا ہے یہاں تک کہ کجّہ میں جس سے بچے کھیلتے ہیں (جب ہار جیت کی شرط ہو تو ہر کھیل اس شرط کے ساتھ جوا ہے اور حرام ہے)۔

كُجْكُجَةٌ - ایک کھلونا ہے۔

باب الکاف مع الحاء

كَحْبٌ - دُبر پر مارنا۔

تَكْحِيْبٌ - دانہ نکل آنا، یا بہت دانے نکلنا۔

كَاحِبَة - بہت اور وہ آگ جس کا شعلہ بلند ہو۔

كُحْبَةٌ - دُبر۔

ثُمَّ يَأْتِي الْخِصْبَ فَيُعَقِّدُ الْكَرْمَ ثُمَّ يُكَحِّبُ - پھر دجال ایک سرسبز اور شاداب مقام میں آ کر انگور کی بیل چڑھائے گا اور اسی وقت اس میں سے خوشے نکالے گا (انگور کے دانے نمودار ہو جائیں گے (یہ اس کا ایک شعبدہ ہو گا لوگوں کو بہکانے کے لئے)۔

كَحْلٌ - سرمہ لگانا قحط سالی ہونا۔

اِكْحَالٌ - خشک سالی ہونا، سبزی کی ابتدا۔

اِكْتِحَالٌ - سرمہ لگانا، قحط سالی ہونا۔

كَحَلٌ - آنکھیں سیاہ ہونا۔

تَكَحُّلٌ - سرمہ لگا کر آنکھیں کالی کرنا۔

فِيْ عَيْنَيْهِ كَحَلٌ - آں حضرتؐ کی آنکھیں پیدائش سے سرگیں تھیں۔

لَيْسَ التَّكَحُّلُ كَالْكَحَلِ۔ سُرمہ لگا کر آنکھوں کو کالا کرنا اس کالک کے برابر نہیں ہے جو پیدائش سے آنکھوں میں یا پلکوں میں ہوتی ہے۔

اِنْ جَاءَتْ بِهٖ اَدْعَجَ اَكْحَلَ الْعَيْنَيْنِ۔ اگر اس عورت کا بچہ کالی سُرمگیں آنکھوں والا پیدا ہوا۔

اَهْلُ الْجَنَّةِ جُرْدٌ مُرْدٌ كُحْلٌ۔ بہشتی لوگ ان کے بدن پر بال نہ ہوں گے نہ ڈاڑھی مونچھ ہوگی، آنکھیں سُرمگیں ہونگی۔

اِشْتَكَتْ عَيْنُهَا اَفَنَكْحُلُهَا۔ اس کی آنکھیں دُکھیں ان میں سُرمہ لگائے۔

لَا اَكْتَحِلُ بِنَوْمٍ۔ مجھ کو نیند ہی نہیں آتی (آنکھ نہیں لگتی)۔

اِنَّ سَعْدًا رُمِيَ فِيْ اَكْحَلِهٖ۔ سعد بن ابی وقاص کو اکحل میں تیر لگا (اکحل وہ رگ جس کو ہفت اندام کہتے ہیں یہ ہاتھ میں اکحل کہلاتی ہے اور ران میں نسا۔ اگر یہ رگ کٹ جائے تو خون بند نہیں ہوتا)۔

مِنْ خَيْرِ اَكْحَالِكُمُ الْاِثْمِدُ۔ تمہارا بہترین سُرمہ اثمد ہے (جو سُرمہ کا پتھر ہے عرب کے ملک میں ہوتا ہے)۔

مَنِ اكْتَحَلَ يَوْمَ عَاشُوْرَاءَ لَمْ يَرْمَدْ عَيْنَاهُ اَبَدًا۔ جو شخص عاشورا کے دن سُرمہ لگائے اس کی آنکھوں میں کبھی آشوب نہ ہوگا (یہ حدیث صحیح نہیں ہے بلکہ بعضوں نے اس کو موضوع کہا ہے)۔

باب الکاف مع الخاء

كَخْ يا كِخْ يا كَخٍّ يا كِخٍّ۔ اُس وقت کہا جاتا ہے جب بچہ کو کسی چیز سے روکا جاتا ہے یا پلیدی اور نفرت دلانے کے لئے کہا جاتا ہے۔

اَكَلَ الْحَسَنُ تَمْرَةً مِّنْ تَمْرِ الصَّدَقَةِ فَقَالَ النَّبِيُّ صلعم كَخْ كَخْ۔ جناب امام حسنؓ نے زکوٰۃ کی کھجوروں میں سے ایک کھجور اٹھا کر کھالی (اس وقت آپ بچے تھے آپ کو معلوم نہ تھا کہ زکوٰۃ کا مال سادات پر حرام ہے) آنحضرتؐ نے فرمایا چھی چھی (یعنی ناپاک ہے مُنہ سے نکال کر پھینک دے۔ دوسری روایت ہے کہ آں حضرتؐ نے آپ کے مُنہ سے نکال کر پھینک دی)۔

تَكَخِّيْخٌ۔ خراٹے لگانا۔

باب الکاف مع الدال

كَدَاءٌ يا كُدُوْءٌ۔ سردی ارنا، چھوٹا ہونا، خراب ہونا۔

اَرْضٌ كَادِئَةٌ۔ جس زمین میں روئیدگی دیر میں ہو۔

تَكْدِئَةٌ۔ زمین میں کوٹا دینا۔

اِكْدَاءٌ۔ پھیر دینا۔

كَدْبٌ يا كَدِبٌ يا كَدَبٌ يا كُدُبٌ۔ جھوٹ بولنا۔ (ابن عباسؓ اور حسن بصریؒ نے سورۂ یوسف میں یوں پڑھا ہے بِدَمٍ كَدِبٍ یعنی بدلا ہوا سفیدی مائل)۔

مَكْدُوْبَةٌ۔ صاف سفید عورت۔

كَدْحٌ۔ کوشش کرنا، محنت کرنا، بُرے یا بھلے کام کے لئے چھیل دینا، بگاڑنا، خراب کرنا، کمانا۔

تَكْدِيْحٌ۔ چھیلنا۔ کھرونچنا۔

تَكَدُّحٌ۔ چھلنا، خراش ہونا۔

اَلْمَسَائِلُ كُدُوْحٌ يَكْدَحُ بِهَا الرَّجُلُ وَجْهَهٗ۔ سوال گویا خراش ہیں جن کی وجہ سے آدمی اپنا مُنہ چھیلتا ہے (عزت اور آبرو میں بٹہ لگتا ہے ذلیل ہوتا ہے)۔

اِلَّا اَنْ يَّسْاَلَ ذَا سُلْطَانٍ۔ مگر بادشاہ سے سوال کرنا (وہ خراش نہیں ہے اس میں ذلت نہیں ہوتی کیونکہ بادشاہ سے تو تمام رعایا کی حاجتیں متعلق ہوتی ہیں بغیر سوال کے چارہ نہیں دوسرے بادشاہ کے قبضہ میں بیت المال ہوتا ہے جس میں تمام مسلمانوں کا حق ہے تو بادشاہ سے سوال کرنا گویا اپنا حق مانگنا ہے یہاں تک کہ اگر کوئی بادشاہ بیت المال میں سے مستحق لوگوں کے حقوق نہ دیتا ہو تو تقدار

کو بقدر اپنے حق کے ہر ایک تدبیر سے اس میں سے لے لینا درست ہے۔ مجمع البحار میں ہے کہ خُمُوشٌ اور خُدُوشٌ اور كُدُوحٌ سب کے معنی قریب قریب ہیں یعنی خراش اور کھرونچ)

يَكْدَحُونَ۔ محنت اور مشقت کرتے ہیں (دنیا یا آخرت کے لئے تکلیف اٹھاتے ہیں)۔

مَكَادِحَتُهُ أَحْلَى مِنَ الشَّهْدِ۔ مومن کو روٹی کے لئے محنت مشقت کرنا شہد سے زیادہ شیریں معلوم ہوتا ہے۔

كَدٌّ۔ سخت کوشش کرنا، اصرار اور الحاح کرنا، کنگھی کرنا، محنت میں ڈالنا، تھکانا، ہاتھ سے چھین لینا۔

تَكْدِيدٌ۔ زور سے ہانک دینا۔

اِكْدَادٌ اور اِكْتِدَادٌ۔ امساک کرنا، بخیلی کرنا۔

اِكْتِدَادٌ۔ کوشش کی درخواست کرنا۔

تَكَدُّدٌ۔ کوشش کرنے والا بننا، تکلیف پہنچنا۔

اِسْتِكْدَادٌ۔ کوشش کی درخواست کرنا۔

كُدُودٌ۔ بخیل اور وہ کنواں جس کا پانی مشکل سے نکلے۔

كَدِيدٌ۔ نمک۔

يَوْمُ الْكَدِيدِ۔ عربوں کی لڑائی کا ایک دن گزرا ہے۔

اَلْمَسَائِلُ كَدٌّ يَكُدُّ بِهَا الرَّجُلُ وَجْهَهُ سوال کیا ہیں گویا اپنی آبرو بہانا ہے (اور رنج اور تکلیف میں اپنے تئیں ڈالنا ہے)۔

وَلَا تَجْعَلْ عَيْشَهُمَا كَدًّا۔ اُن کی زندگی رنج اور تکلیف کی نہ کر۔

لَيْسَ مِنْ كَدِّكَ وَلَا كَدِّ أَبِيكَ۔ یہ تیری محنت کا کمایا ہوا نہیں ہے نہ تیرے باپ کی محنت کا (بلکہ مسلمانوں کا مال ہے۔ یہ حضرت عمرؓ نے اپنے گورنر عتبہ کو لکھا تھا یعنی بیت المال کا روپیہ نہ تیری ملک ہے نہ تیرے باپ دادا کی بلکہ عام مسلمانوں کا حق ہے تو بلا مانگے ان کا حق ادا کر)

فَحَصَ الْكُدَّةَ بِيَدِهِ فَانْبَجَسَ الْمَاءُ۔ سخت زمین کو اپنے ہاتھ سے ہٹایا تو پانی پھوٹ نکلا۔

كُنْتُ أَكُدُّهُ مِنْ ثَوْبِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ میں آنحضرتؐ کے کپڑے سے منی چھیل (کھرچ) کر پھینک دیتی۔

فَأَخْرَجَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي صَفَّيْنِ لَهُ كَدِيدٌ كَكَدِيدِ الطَّحِينِ۔ آنحضرت صلعم نے ہماری دو صفیں کرکے ہم کو نکالا ان کے چلنے سے آٹے کی طرح باریک خاک اڑ رہی تھی۔

فَصَامَ حَتّٰى بَلَغَ الْكَدِيدَ۔ آپ سفر میں روزہ رکھتے رہے یہاں تک کہ کدید میں پہنچے (جو ایک مقام کا نام ہے مدینہ سے سات منزل پر مکہ کی طرف)

كَدَدْتُ۔ میں نے تکلیف اٹھائی۔

كَدَدْتُهُ۔ میں نے اُس کو تکلیف میں ڈالا (لازم اور متعدی دونوں معنوں میں آیا ہے)۔

اَلْكَادُّ عَلٰى عِيَالِهِ۔ اپنے بال بچوں کے لئے محنت کرنے والا۔

كَدَرٌ یا كَدَارَةٌ یا كُدُورَةٌ یا كُدْرَةٌ۔ تیرہ ہونا تاریک ہونا (ضد ہے صَفَا کی)۔

أَكْدَرُ اور كَدِيرٌ اور كَدِرٌ۔ تیرہ، میلا، گرد آلود۔

تَكْدِيرٌ۔ رنجیدہ کرنا، بہانا۔

تَكَدُّرٌ۔ تیرہ ہونا، خراب ہونا، رنجیدہ ہونا۔

اِنْكِدَارٌ۔ جلدی کرنا، ٹوٹ جانا، گر پڑنا، پھیل جانا

اِكْدِرَارٌ (بمعنی كَدَرٌ ہے)۔

كُنْدُرٌ۔ ایک مشہور دوا ہے۔

أَكْدَرِيَّه۔ ایک مشہور مسئلہ ہے فرائض کا جس میں اکدر کو تردد ہوا تھا۔ یعنی ایک عورت مر جائے اور خاوند اور ماں اور دادا اور حقیقی بہن چھوڑ جائے۔

مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ۔ مشہور راوی ہیں حدیث کے اندر۔

اِنْكَدَرَ۔ جلدی سے گزر گیا۔

کُدُوْسٌ یا کُدَاسٌ چھینکنا۔
تَکْدِیْسٌ۔ ایک کے اوپر ایک رکھنا۔
تَکَدُّسٌ۔ مونڈھے ہلا کر جلد جلد چلنا۔
کَادِسٌ۔ (اس کی جمع کَوَادِسُ ہے) بدشگون جیسے چھینک وغیرہ یا ہرن جو پیچھے سے آئے، جس کو عرب لوگ منحوس سمجھتے تھے۔
کُدَاسٌ یا کَدِیْسٌ۔ وہ غلہ جو کاٹ کر جمع کیا جائے
کُدَاسَۃٌ۔ چارپایوں کی چھینک۔
وَمِنْهُمْ مَكْدُوْسٌ فِي النَّارِ۔ ان میں کوئی دوزخ میں ڈھکیل دیا جائے گا (عرب لوگ کہتے ہیں تَكَدَّسَ الْإِنْسَانُ جب کوئی پیچھے سے ڈھکیلا جائے اور گر پڑے۔ ایک روایت میں مَكْدُوْشٌ ہے شین معجمہ سے اس کا مصدر کَدْشٌ ہے زور سے ہانکنا اور زخمی کرنا، ڈھکیلنا۔ کرمانی نے کہا پل صراط پر تین قسم کے آدمی ہوں گے کچھ تو بغیر ایذا اور تکلیف کے پار نکل جائیں گے اور کچھ چھل چھلا کر زخمی ہو کر پار ہوں گے اور کچھ کٹ کر دوزخ میں گر پڑیں گے۔)
مترجم کہتا ہے پل صراط کا ذکر مجوس کی کتاب میں بھی ہے اس کو چنیوو پل لکھا ہے، قیامت کے دن اس پر سے سب کو گزرنا ہوگا۔
كَانَ لَا يُؤْتٰى بِأَحَدٍ إِلَّا كَدَسَ بِهِ الْأَرْضَ جب کوئی اس کے سامنے لایا جاتا تو اس کو زمین پر گرا ڈالتا۔ (پچھاڑ دیتا)۔
كَانَ أَصْحَابُ الْأَيْكَةِ أَصْحَابَ شَجَرٍ مُتَكَادِسٍ اصحاب ایکہ (جن کا ذکر قرآن میں ہے) وہ جھنڈ جھاڑی میں رہا کرتے تھے (یہ تَكَدَّسَتِ الْخَيْلُ سے نکلا ہے یعنی گھوڑوں کا ہجوم ہوا ایک پر ایک چڑھ گئے)
كُدْسُ الطَّعَامِ۔ کھانے کا ڈھیر۔
إِذَا بَصَقَ أَحَدُكُمْ فِي الصَّلٰوةِ فَلْيَبْصُقْ عَنْ يَسَارِهٖ أَوْ تَحْتَ رِجْلِهٖ فَإِنْ غَلَبَتْهُ كَدْسَةٌ أَوْ سُعْلَةٌ فَفِيْ ثَوْبِهٖ۔ جب تم میں سے کوئی نماز میں تھوکے تو بائیں طرف تھوکے یا اپنے پاؤں تلے (اور منہ کے سامنے یا داہنی طرف نہ تھوکے یہ جب ہے کہ اکیلے نماز پڑھ رہا ہو لیکن جماعت میں نہ بائیں طرف تھوکے نہ دائیں طرف بلکہ پاؤں کے تلے تھوکے) اگر چھینک یا کھانسی غلبہ کرے تو اپنے کپڑے میں لے)
کَدْمٌ۔ کاٹنا، ہنکا دینا۔
کُدَامٌ۔ کالی ٹڈی سبز سر کی۔
کُدُمَّۃٌ۔ سخت غلیظ آدمی۔
فَلَقَدْ رَأَيْتُهُمْ يَكْدِمُوْنَ الْأَرْضَ بِأَفْوَاهِهِمْ میں نے عرینہ قبیلہ کے لوگوں کو دیکھا (جنھوں نے ڈاکہ مارا تھا خون کیا تھا۔ آنحضرت نے ان کے ہاتھ پاؤں کٹوا کر دھوپ میں ڈلوا دیا) وہ پیاس کی شدت سے اپنے مونہوں سے زمین چاٹتے تھے (زمین کو کاٹتے تھے)۔
وَهُوَ يَكْدِمُ كَعْبًا شَامِيًّا وہ کعب شامی کو کاٹ رہے تھے
وَطِّنُوْا أَنْفُسَكُمْ عَلَى الْمَكَادِمَةِ۔ منہ سے کاٹنے کی عادت رکھو (تاکہ جہاد میں کام آئے)۔
فِيْ وَجْهِهٖ كَدْمٌ۔ منہ میں نشان تھا کاٹنے کا)
مِسْعَرُ بْنُ كِدَامٍ۔ مشہور تابعی ہیں حدیث کے راوی
کَدْنٌ۔ کمر پر باندھ لینا، دو بیل ملا کر کھیت میں چلانا
کِدْنَۃٌ۔ کولن، چربی، گوشت۔
إِنَّهٗ دَخَلَ عَلٰى هِشَامٍ فَقَالَ لَهٗ إِنَّكَ لَحَسَنُ الْكِدْنَةِ فَلَمَّا خَرَجَ أَخَذَتْهُ قَفْقَفَةٌ فَقَالَ لِصَاحِبِهٖ أَتَرَى الْأَحْوَلَ لَقَعَنِيْ بِعَيْنِهٖ۔ سالم ہشام کے پاس گئے ان سے کہنے لگے تم خوب موٹے تازے ہو جب سالم باہر نکلے تو ہشام کو کپکپی (سردی) آگئی۔ وہ اپنے ساتھی سے کہنے لگا، اس بھینگے (یعنی سالم) نے مجھ کو نظر لگا دی۔
کَدْیٌ۔ روک رکھنا، مشغول کرنا، نوچنا، کھرونچا مارنا کم دینا۔

کُدْیَةٌ۔ سوال کرنا۔
اَلْکَدَاءُ۔ بخیلی کرنا، کم دینا، قلیل الخیر ہونا۔
تَکَدِّیْ۔ سائل بننا۔
تَعَرَّضَتْ فِیْهِ کُدْیَةٌ فَاَخَذَ الْمِسْحَاةَ ثُمَّ سَمّٰی وَضَرَبَ الْکُدْیَةَ۔ جنگ خندق میں (صحابہ خندق کھود رہے تھے، کھودتے کھودتے ایک سخت ٹکڑا نکلا۔ جس میں پھاؤڑا نہیں چلتی تھی) آنحضرتؐ نے پھاس (کدال) اپنے ہاتھ میں لی اور بسم اللہ کہہ کر اُس سخت ٹکڑے پر ماری۔
اَکْدَی الْحَافِرُ۔ کھودنے والا سخت زمین پر پہنچ گیا مٹی ہو یا پتھر۔
سَبَقَ اِذْ وَنَیْتُمْ وَنَجَحَ اِذْ اَکْدَیْتُمْ۔ تم نے جب سستی کی تو وہ آگے بڑھ گئے اور تم جب ناکامیاب ہوئے تو وہ کامیاب ہو گئے (یہ حضرت عائشہؓ نے اپنے والد ماجد کی توصیف میں کہا)۔
اَکْدَیْتُمْ ماخوذ ہے اَکْدَی الْحَافِرُ سے یعنی کنواں کھودنے والا سخت زمین پر پہنچ کر نا امید ہو گیا اور آئندہ کھودنا چھوڑ دیا۔
لَعَلَّکِ بَلَغْتِ مَعَهُمُ الْکُدٰی۔ (آنحضرتؐ نے حضرت فاطمہ زہراؓ سے فرمایا) تو شاید ان کے ساتھ قبرستان تک گئی (کُدٰی جمع ہے کُدْیَةٌ کی مراد قبریں ہیں چونکہ عرب لوگ سخت مقاموں میں قبریں کھودا کرتے تھے۔ دوسری روایت میں ہے کہ اگر تو ان کے ساتھ قبروں تک جاتی تو بہشت دیکھنا بھی تجھ کو نصیب نہ ہوتا۔ اس حدیث سے بعضوں نے نکالا ہے کہ عورتوں کو قبرستان میں جانا اور قبروں کی زیارت کرنا درست نہیں، کیونکہ وہ بے صبری ہوتی ہیں روئیں گی پیٹیں گی۔ بعضوں نے کہا یہ حکم ابتدائے اسلام میں تھا۔ پھر عورتوں و مردوں سب کو زیارتِ قبور کی اجازت مل گئی۔ اور اس کی دلیل وہ روایت ہے کہ حضرت فاطمہ رضؓ شہدائے اُحد کی زیارتِ قبور کو جایا کرتیں)۔

اِنَّهٗ دَخَلَ مَکَّةَ عَامَ الْفَتْحِ مِنْ کَدَاءٍ وَدَخَلَ فِی الْعُمْرَةِ مِنْ کُدًی۔ آں حضرتؐ جس سال مکہ فتح ہوا اس سال مکہ میں کداء کی طرف سے داخل ہوئے (جو ایک بلند ٹیلہ ہے جنۃ المعلٰی کے پاس) اور عمرہ کرنے کو کُدٰی کی طرف سے گئے (جو ایک نیچا مقام ہے باب عمرہ کے پاس)
کُدًی۔ ایک مقام کا نام ہے مکہ کے نشیبی جانب۔
مِنْ کَتِیْفَیْ کَدَاءٍ۔ کدا کے دونوں جانب سے۔
دَخَلَ مَکَّةَ مِنْ کَدَاءٍ وَخَرَجَ مِنْ کُدًی۔ آنحضرت مکہ میں کداء کی طرف سے داخل ہوتے اور کُدی کی طرف سے نکلے (مطلب یہ ہے کہ بلند جانب سے مکہ میں داخل ہوتے اور نشیبی جانب سے باہر نکلے)۔
لَمَّا حَفَرَ مَرَّ بِکُدْیَةٍ۔ جب کھودنے لگا تو ایک سخت ٹبہ (ٹیلہ) نکلا (جس کا کھودنا دشوار ہو گیا اور پھاس (کدال) اور بیلچہ اس میں چل نہ سکا)۔
وَاَکْدَی الطَّلَبُ۔ اور تلاش اور جستجو ختم ہو گئی یا ڈھونڈنے والے تھک کر بیٹھ گئے (کہیں پتہ نہ لگا)۔
اِنْ قِیْلَ اَثْرٰی قِیْلَ اَکْدٰی۔ اگر کوئی کہتا ہے بڑا روپے والا ہے (تعریف کرتا ہے) تو دوسرا کہتا ہے بالکل کم دیا کرتا ہے (کسی سے سلوک نہیں کرتا یعنی بخیل ہے مطلب یہ کہ دنیا کو کسی طرح چین نہیں ہے خوشی کے ساتھ غم لگا ہوا ہے)۔

باب الکاف مع الذال

کِذْبٌ یا کَذِبٌ یا کِذْبَةٌ یا کَذْبَةٌ یا کِذَابٌ یا کِذَّابٌ۔ جھوٹ بولنا، غلطی کرنا، واجب ہونا، برانگیختہ کرنا
تَکْذِیْبٌ۔ جھٹلانا، دودھ بند ہو جانا، انکار کرنا پھیر دینا، دیر کرنا۔
مُکَاذَبَةٌ اور کِذَّابٌ۔ جھوٹا کہنا۔

اِکْذَابٌ۔ جھوٹا پانا۔
تَکَذُّبٌ۔ جھوٹا بننا۔
تَکَاذُبٌ۔ ایک دوسرے پر جھوٹ لگانا۔
کَاذِبٌ کَذَّابٌ تِکِذَّابٌ کَذُوْبٌ کَذْبَانٌ کَیْذُبَانٌ کُذْبُذُبٌ کُذُبْذُبٌ کَذَبَۃٌ مَکْذَبَانٌ مَکْذُبَانَۃٌ کُذُبْذُبَانٌ کَذُوْبَۃٌ۔ جھوٹا یعنی جو جان بوجھ کر واقع کے خلاف کہے (بعضوں نے کہا بے جانے بھی خلافِ واقع کہے تو وہ جھوٹ ہے)۔

اَلْحِجَامَۃُ عَلَی الرِّیْقِ فِیْہَا شِفَاءٌ وَّبَرَکَۃٌ فَمَنِ احْتَجَمَ فَیَوْمُ الْاَحَدِ وَالْخَمِیْسِ کَذَبَاکَ اَوْیَوْمُ الْاِثْنَیْنِ وَالثُّلَثَاءِ۔ نہار منہ پچھنے لگانا اس میں شفا اور برکت ہے، اتوار اور جمعرات کے دن جو کوئی پچھنے لگائے تو یہ دونوں دن اپنے اوپر لازم کرے (ان دنوں میں پچھنے لگا) یا یہ دونوں دن پچھنے لگانے کے لئے اچھے ہیں اُس کی ترغیب دیتے ہیں اسی طرح پیر اور منگل کے دن (لیکن چہار شنبہ کو پچھنے لگانا اچھا نہیں۔ نہایہ میں ہے کہ کذب سے یہاں ترغیب اور برانگیختہ کرنا مُراد ہے۔ جیسے عرب لوگ کہتے ہیں: کَذَبَتْہُ نَفْسُہٗ اس کے دل نے کیا کیا آرزوئیں اس کو دلائیں کیا کیا خیالات اور خواہشیں پیدا کیں جو پوری ہونے والی نہیں اسی لئے نفس کو کَذُوْب بھی کہتے ہیں اور اس کے خلاف میں صَدَقَتْہُ نَفْسُہٗ کہتے ہیں جب نفس ایسے خیالات کرے جو صحیح اور پُورے ہونے والے ہیں۔ جوہری نے کہا کَذَبَ یہاں بمعنی وَجَبَ ہے یعنی اتوار اور جمعرات کو حجامت کرنا تجھ پر لازم اور ضرور ہے)۔

کَذَبَ عَلَیْکُمُ الْحَجُّ کَذَبَ عَلَیْکُمُ الْجِہَادُ کَذَبَ عَلَیْکُمُ الْعُمْرَۃُ ثَلَاثَۃُ اَسْفَارٍ کَذَبْنَ عَلَیْکُمْ۔ تم پر حج کرنا لازم ہے، تم پر جہاد کرنا لازم ہے تم پر عمرہ کرنا لازم ہے، یہ تینوں سفر تم پر ضرور ہیں (بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے۔ اگر کوئی کہے کہ حج تم پر واجب نہیں ہے تو وہ جھوٹا ہے، اخیر تک)۔

کَذَبَتْکَ الظَّہَائِرُ۔ (عمرو بن معدی کرب نے حضرت عمرؓ سے شکایت کی کہ مجھ کو نقرس کی بیماری ستا رہی ہے (نقرس پاؤں کے انگوٹھے کا درد) آپؓ نے فرمایا تو دن کو دوپہر کی گرمی میں چلا کر یا بلند زمینوں پر چڑھا کر (یہ دونوں باتیں نقرس کے لئے مفید ہیں)۔

اِنَّ عَمْرَوبْنَ مَعْدِیْ کَرَبَ شَکَا اِلَیْہِ الْمَعَصَ فَقَالَ کَذَبَ عَلَیْکَ الْعَسَلُ۔ عمرو بن معدی کرب نے حضرت عمرؓ سے شکوہ کیا کہ میرے پاؤں کے پٹھے میں موچ آگئی ہے آپ نے فرمایا، تو تیزی کے ساتھ بھیڑیے کی چال چلتا رہ۔

کَذَبَتْکَ الْحَارِقَۃُ۔ تو ایسی عورت کر جس کی شرمگاہ تنگ ہو یا پُرشہوت ہو۔

صَدَقَ اللّٰہُ وَکَذَبَ بَطْنُ اَخِیْکَ۔ اللہ تعالیٰ سچا ہے (جو فرماتا ہے کہ شہد میں لوگوں کی شفا ہے) اور تیرے بھائی کا پیٹ جھوٹا ہے (جو شہد کھانے سے اس کو فائدہ نہ ہوا)۔ آپ نے اس وقت فرمایا جب ایک شخص نے آنحضرتؐ سے شکوہ کیا کہ اس کے بھائی کو دست آرہے ہیں آپ نے فرمایا اس کو شہد پلا دے (شہد خود دست آور ہے اور یہ علاج بالمثل ہے جو بڑے حاذق حکیموں کا طریق ہے وہ کہتے ہیں کہ ہر ایک دوا میں اس کے استعمال کے بعد ایک مخالف اثر پیدا ہوتا ہے جس سے بیمار کو شفا ہوتی ہے ہیمیوپیتھی طب کا یہی اصول ہے جو ہمارے زمانہ میں تمام مہذب ممالک میں جاری ہے۔ مثلاً ارنڈی کا تیل اوّل ملیّن ہے پھر تلیین کے بعد قبض کر دیتا ہے۔ شہد کا بھی یہی حال ہے اس شخص کے پیٹ میں مادّہ فاسد بھرا ہوگا۔ آپؐ نے شہد پلوا کر اُس کا اخراج کرانا چاہا، اس کے بعد خودبخود دست بند ہو جائیں گے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا اور یہ شخص تندرست ہو گیا اور جس نے ناواقفی اور جہالت سے اس علاج کو قانون کے

غلاف سمجھا وہ خود اصولِ طب سے ناواقف ہے)۔

کَذَبَ اَبُوْ مُحَمَّدٍ۔ ابو محمد نے (جو صحابی تھے) غلط کہا (کہ وتر واجب ہیں انھوں نے اجتہاد میں غلطی کی۔ تو کذب سے یہاں جھوٹ بولنا مراد نہیں ہے بلکہ خطا اور چوک ہے)

کَذَبَ عَدُوُّ اللّٰہِ۔ نوف بکالی اللہ کے دشمن نے غلط کہا (جو کہتا ہے کہ حضرت خضرؑ کے ساتھی بنی اسرائیل کے موسیٰ نہ تھے)۔

مَارَاَیْتُ اَکْذَبَ مِنْ ھٰذَا الدَّوْسِیِّ۔ میں نے دوس کے اس شخص یعنی ابوہریرہؓ سے زیادہ غلطی کرنے والا نہیں دیکھا (جو کثرتِ روایت کی وجہ سے اکثر خطا اور غلطی کرتے ہیں۔ اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ ابوہریرہؓ جھوٹے تھے کیونکہ جھوٹ یہ ہے کہ بولنے والا اپنی بات کو نفس الامر اور واقع کے خلاف سمجھتا ہو گو وہ نفس الامر میں صحیح ہی ہو۔ جیسے اللہ تعالیٰ نے فرمایا وَاللّٰہُ یَشْھَدُ اِنَّ الْمُنٰفِقِیْنَ لَکٰذِبُوْنَ۔ یعنی منافق جو اس بات کی شہادت دیتے ہیں کہ تم اللہ کے رسول ہو وہ جھوٹے ہیں کیونکہ ان کے اعتقاد میں یہ تھا کہ آپ اللہ کے رسول نہیں ہیں اور صرف بناوٹ سے اپنی جان بچانے کو رسالت کی تصدیق کرتے تھے گو واقع میں آپ اللہ کے رسول تھے)۔

قِیْلَ لَہٗ اِنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ یَقُوْلُ اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَبِثَ بِمَکَّۃَ بِضْعَ عَشْرَ سَنَۃٍ فَقَالَ کَذَبَ۔ عروہ سے کسی نے کہا ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ آں حضرتؐ (نبوت کے بعد) مکہ میں کچھ اوپر دس برس تک رہے۔ انھوں نے کہا ابنِ عباسؓ نے غلط کہا ان سے خطا ہوئی نہ یہ کہ وہ جھوٹے تھے)۔

کَذَبَتْ وَلٰکِنَّہٗ یُصَلِّیْھِنَّ مَعًا (سمرہ بن جندب نے یہ فتویٰ دیا کہ جو شخص بیہوش ہو جائے (اس کی کئی نمازیں قضا ہو جائیں) تو وہ ہر ایک وقتی نماز کے ساتھ ایک ایک وہی نماز اور پڑھا کرے یہاں تک کہ بیہوشی کی سب نمازیں پوری ہو جائیں۔ یہ سُن کر حضرت عمرؓ نے سمرہ سے کہا) تم نے غلطی کی، اس کو چاہئے کہ جتنی نمازیں فوت ہوئی ہیں ان سب کو ایک ساتھ پڑھ لے (جیسے آنحضرتؐ نے جنگِ خندق میں کیا تھا)۔

اِنْ شَدَدْتُ عَلَیْھِمْ فَلَا تُکَذِّبُوْا۔ (حضرت زبیرؓ نے لوگوں سے کہا) اگر میں ان کافروں پر حملہ کروں تو تم میرے ساتھ رہنا) ایسا نہ ہو کہ بزدلی کرو اور پیچھے ہٹ جاؤ (عرب لوگ کہتے ہیں کَذَّبَ عَنْ قِرْنِہٖ اپنے حریف سے منہ پھیر لیا اور بھاگا۔ حَمَلَ فَمَا کَذَّبَ۔ حملہ کیا پھر لڑائی سے منہ نہ موڑا۔ صَدَقَ الْقِتَالَ۔ لڑائی میں سچا نکلا یعنی منہ نہ موڑا اور بھاگا نہیں۔ کَذَّبَ عَنِ الْقِتَالِ لڑائی میں جھوٹا نکلا بھاگ آیا)۔

لَا یَصْلُحُ الْکِذْبُ اِلَّا فِیْ ثَلٰثٍ۔ تین مقاموں کے سوا اور کہیں جھوٹ بولنا روا نہیں (یہ جھوٹ بھی بطور تعریض ہونا چاہئے یعنی سُننے والے کے فہم کی نظر سے جھوٹ ہو۔ لیکن کہنے والے کے فہم میں سچ ہو۔ مثلاً سفرِ ہجرت میں ابوبکر صدیقؓ نے آں حضرتؐ کی نسبت فرمایا رجل یھدنی السبیل یعنی یہ ایک رستہ بتانے والے آدمی ہیں سننے والا یہ سمجھا کہ سفر کا راستہ بتانے والا ہے اور اس نظر سے جھوٹ تھا۔ لیکن حضرت صدیقؓ کا یہ مطلب تھا کہ دین کا راستہ بتاتے ہیں جو بالکل سچ تھا)۔

رَاَیْتُ فِیْ بَیْتِ الْقَاسِمِ کَذَّابَتَیْنِ فِی السَّقْفِ۔ میں نے قاسم کے گھر میں دو جھوٹی تصویریں چھت میں دیکھیں (جھوٹی تصویر وہ ہے کہ کپڑے پر بنا کر اس کو چھت سے چپکا دیں، دیکھنے والا یہ گمان کرتا ہے کہ یہ تصویر چھت پر بنی ہوئی ہے حالانکہ وہ کپڑے پر ہوتی ہے)۔

وَیَزِیْدُ فِیْھَا مِأَۃَ کَذْبَۃٍ اِکْذَبَۃٍ۔ پھر وہ شیطان اس میں سو جھوٹ بڑھاتا ہے۔

اِنَّ فِیْ ثَقِیْفٍ کَذَّابًا وَّمُبِیْرًا۔ ثقیف قبیلے میں

ایک جھوٹا پیدا ہوگا اور ایک ہلاکو (یہ پیشین گوئی آں حضرتؐ کی پوری ہوئی۔ حجاج بن یوسف ہلاکو ثقیف قبیلہ کا تھا جس نے ہزاروں مسلمانوں کو ناحق قتل کیا اور مختار بن ابی عبید بھی اسی قبیلہ کا تھا اول اول تو اس نے اچھے کام کیے قاتلانِ جناب امام حسینؑ سے خوب انتقام لیا۔ لیکن آخر میں بگڑ گیا کہنے لگا جبرئیلؑ میرے پاس آتے ہیں گویا نبوت کا جھوٹا دعویٰ کرنے لگا)۔

فَاَمَّا الْکَذَّابُ فَرَاَیْنَاہُ وَ اَمَّا الْمُبِیْرُ فَلَا اَخَالُہٗ اِلَّا اِیَّاکَ (اسماء بنت ابی بکرؓ عبد اللہ بن زبیرؓ کی والدہ نے حجاج سے کہا) جھوٹے کو تو ہم دیکھ چکے (یعنی مختار بن ابی عبید کو جس نے شروع شروع میں لوگوں کا دل مائل کرنے کے لئے یہ دعویٰ کیا کہ میں قاتلینِ امام حسینؓ سے بدلہ لینا چاہتا ہوں جب بہت لوگ اس کے شریک ہوگئے اور زور اور قوت حاصل کرلی تو لگا جھوٹے دعوے کرنے کہ مجھ پر وحی آتی ہے)

کَذَبْتَ قَدْ سُئِلْتَ اَیْسَرَ مِنْہُ۔ (جب کافر کو قیامت کے دن دوزخ کا عذاب دکھلایا جائے گا تو اس سے کہا جائے گا اگر تو پھر دنیا میں بھیج دیا جائے تو ساری دنیا کا سامان تو فدیہ دے کر اپنے آپ کو اس عذاب سے چھڑانا چاہے گا۔ وہ کہے گا بے شک میں ساری دنیا کا مال اس عذاب سے رہائی پانے کے لئے دے دوں گا، تب اس سے کہا جائے گا) تو جھوٹا ہے۔ تجھ سے تو ایک آسان بات چاہی گئی تھی (یہ کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کر اس میں نہ پیسہ خرچ ہوتا تھا نہ کوڑی) پر تو نے نہ مانا (اور شرک اور کفر پر جما رہا)

بَیْدَاؤُکُمْ ھٰذِہِ الَّتِیْ تَکْذِبُوْنَ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔ یہ تمہارا وہ میدان ہے جس کی نسبت تم آنحضرت صلعم پر جھوٹ بولتے ہو (کہ آپ نے یہاں سے احرام باندھا۔ حالانکہ آپ نے ذو الحلیفہ سے احرام باندھا تھا)۔

دَعْوٰی کَاذِبَۃٌ۔ جھوٹا دعویٰ (کسی قسم کا ہو مال کا یا زمین کا یا ولایت اور تقرب الٰہی کا یا حسب و نسب کا سب اس میں آگئے)۔

اِقْضِ بَیْنِیْ وَبَیْنَ ھٰذَا الْکَاذِبِ الْفَاجِرِ۔ (حضرت عباسؓ نے حضرت عمرؓ سے کہا) میرا اور اس جھوٹے بدکار کا (یعنی حضرت علیؓ کا) فیصلہ کر دیجئے (حاشا للہ کہ حضرت علیؓ جھوٹے یا بدکار رہوں بلکہ آپ تمام نیکوکاروں اور سچوں کے سردار تھے۔ اور حضرت عباسؓ کا یہ فرمانا اس طریق پر تھا جس طرح بزرگ لوگ خفگی میں اپنے خوردوں سے خطاب کرتے ہیں اور حقیقی معنی مراد نہیں لیتے بعضوں نے کہا کاذب سے یہاں غلطی کرنے والا مراد ہے اور فاجر سے اپنے بزرگوں کی بات نہ سننے والا جیسے مالکی مذہب والا حنفی کو کہے کہ حنفی ناقص الدین ہے جو نبیذ پیتا ہے حالانکہ حنفی اس کا پینا جائز جانتا ہے۔ اسی طرح حضرت علیؓ اور حضرت عباسؓ کی آراء میں اختلاف تھا اور ہر ایک دوسرے کو خطاکار خیال کرتا تھا اور ایسی ہی تاویل حضرت عمرؓ کے قول کی بھی ضروری ہے)

فَرَاَیْتُمَا اَبَا بَکْرٍ غَادِرًا کَاذِبًا اٰثِمًا خَائِنًا۔ یعنی تم دونوں نے ابوبکرؓ کو دغاباز جھوٹا گنہگار چور سمجھا۔

فَاِنْ کَذَبَنِیْ فَکَذِّبُوْہُ۔ ہرقل بادشاہ روم نے قریش کے لوگوں سے کہا (تم خاموش سنتے رہو) اگر ابوسفیان مجھ سے جھوٹ بولے (اس پیغمبر کی نسبت کوئی جھوٹی بات کہے) تو اس کو جھٹلا دینا۔ (مجمع البحار میں ہے کہ صَدَقَ اور کَذَبَ کے دو مفعول آتے ہیں۔ اور صَدَّقَ اور کَذَّبَ کا ایک مفعول آتا ہے۔ یہ ایک نادر بات ہے)

مَا عَرَضْتُ عَمَلِیْ عَلٰی قَوْلِیْ اِلَّا خَشِیْتُ اَنْ اَکُوْنَ مُکَذِّبًا۔ میں نے اپنے اعمال کو اپنے اقوال کے ساتھ جانچا تو مجھ کو ڈر ہوا کہیں میں جھوٹا نہ ہوں یا لوگ مجھ کو جھوٹا نہ سمجھیں (دیگراں را نصیحت و خود را فضیحت کا مصداق نہ ہوں)۔

أَتُحِبُّوْنَ أَنْ يُّكَذَّبَ اللهُ وَرَسُوْلُهٗ. کیا تم (لوگوں کو ایسی باتیں سُنا کر جو اُن کی سمجھ سے باہر ہوں) یہ چاہتے ہو کہ اللہ اور اس کے پیغمبر کو لوگ جُھٹلائیں (عوام کے سامنے دین کے باریک مسائل نہ بیان کرنا چاہئے، ایسا نہ ہو کہ وہ ان کو جُھٹلائیں اور کافر بن جائیں بلکہ ہر ایک سے اس کی عقل اور فہم کے مطابق گفتگو کرنی چاہئے)۔

كَذَبَكَ وَسَيَعُوْدُ. شیطان نے تجھ سے جھوٹ بولا اور وہ پھر آئے گا (کھجور چرانے کو)۔

لَا تَجِدُوْنِيْ بَخِيْلًا وَّلَا جَبَانًا وَّلَا كَذُوْبًا. تم مجھ کو نہ بخیل پاؤ گے نہ بزدل نہ جھوٹا (میں جو کہہ رہا ہوں کہ میں بخیل نہیں ہوں اس میں سچا ہوں، تم مجھ کو جھوٹا نہ پاؤ گے پھر یہ میرا کہنا اس وجہ سے نہیں کہ میں تم سے ڈرتا ہوں بزدل ہوں میں بزدل نہیں ہوں)۔

أَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبَ. میں اللہ کا پیغمبر ہوں جھوٹ نہیں کہتا (تو اللہ تعالیٰ ضرور میری مدد کرے گا اور ان کافروں کے مقابل مجھ کو فتح دے گا)۔

كَذَبَ ثَلٰثَ كَذَبَاتٍ. حضرت ابراہیمؑ (عمر بھر میں) تین جھوٹ بولے (وہ بھی بیکار جھوٹ نہ تھے بلکہ بدروغ مصلحت آمیز تھے (ایک یہ کہ میں بیمار ہوں۔ دوسرے یہ کہ ان بتوں کو بڑے بُت نے توڑا ہے تیسرے یہ کہ سارہ میری بہن ہے اور یہ تینوں باتیں بھی درحقیقت جھوٹ نہ تھیں کیونکہ اِنِّیْ سَقِیْمٌ سے یہ مراد ہے کہ مجھ کو بیمار ہو جانے کا ڈر ہے جو ہر ایک آدمی کو ہوتا ہے اور بڑے بُت سے حضرت ابراہیمؑ نے اپنے تئیں مراد لیا۔ مطلب یہ کہ جن کو تم نے معبود بنا رکھا ہے بڑا سمجھا ہے اُن سے تو میں بڑا ہوں کہ ان سب کو توڑ پھوڑ سکتا ہوں اور سارہ گو آپ کی بیوی تھیں مگر دینی بہن بھی تھیں بموجب اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ)۔

لَمَّا كَذَّبَتْنِيْ قُرَيْشٌ. جب قریش کے کافروں نے (معراج کے باب میں) مجھ کو جھٹلایا۔

لَمْ يُكَذِّبْ بِجَوَارِ ابْنِ الدَّغِنَةِ. ابن دغنہ کی پناہ دہی کو انھوں نے نامنظور نہیں کیا (یہاں تکذیب سے رد کرنا مراد ہے)۔

يُرٰى اَنَّهٗ كَذِبٌ فَهُوَ اَحَدُ الْكَاذِبِيْنَ. وہ اس کو جھوٹ سمجھتا ہے (باوجود اس کے وہ خبر نقل کرتا ہے) تو وہ بھی جھوٹوں میں کا ایک جھوٹا ہے (معلوم ہوا کہ اگر وہ اس کو جھوٹ نہ سمجھے بلکہ سچ سمجھ کر بیان کرے تب وہ جھوٹا نہ ہوگا گو واقع میں وہ خبر جھوٹ ہو۔ ایک روایت میں یُرٰی ہے)۔

كَفٰى بِالْمَرْءِ كَذِبًا اَنْ يُّحَدِّثَ بِكُلِّ مَا سَمِعَ. آدمی کے جھوٹا ہونے کے لئے یہ کافی ہے کہ جو بات سُنے وہ بیان کرے (تحقیق نہ کرے کہ یہ بات سچ ہے یا قرین قیاس بلکہ جو کچھ سُنے وہ کہنے لگے، خواہ اس کا راوی معتبر ہو یا غیر معتبر۔ عموماً ہر بات کے لئے راوی کا جانچنا مناسب ہے کہ وہ سچا ہے یا جھوٹا خصوصاً حدیث کی روایت میں بڑی احتیاط اور تنقید کرنی چاہئے۔ بعضوں نے کہا یہ حکم خاص حدیث شریف کی روایت سے متعلق ہے)۔

مِمَّا يَقُوْلُ النَّاسُ كَذَبٌ يَا كَذِبٌ. جو لوگ کوئی بات جھوٹ کہیں۔

اِنَّ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ كَذَّابِيْنَ. قیامت کے سامنے (یعنی جب قیامت قریب ہوگی) بہت جھوٹے لوگ پیدا ہوں گے (کوئی پیغمبری کا دعوٰی کرے گا۔ کوئی مہدویت کا کوئی عیسویت کا، یہ سب کانے دجال کے پیش خیمہ ہوں گے یا جھوٹی جھوٹی موضوع حدیثیں بیان کریں گے)۔

اَيَكُوْنُ الْمُؤْمِنُ كَذَّابًا[1]. (مومن بزدل ہوسکتا ہے اور بخیل بھی ہوسکتا ہے) لیکن جھوٹا نہیں ہوتا (معلوم ہوا کہ جھوٹ بولنا ایمان کے سخت منافی ہے)۔

اَتَشْرَبُ الْخَمْرَ وَتُكَذِّبُ بِالْكِتَابِ. (عبداللہ

[1] قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے اِنَّهٗ كَانَ صِدِّيْقًا نَّبِيًّا ٥ (بے شک ابراہیمؑ سچے نبی تھے) یعنی کیا مومن جھوٹا ہوسکتا ہے۔

بن مسعودؓ نے ایک شخص سے کہا جس نے ان کا قرآن سن کر ان
پر اعتراض کیا تھا اور عبداللہ نے یہ جواب دیا کہ میں نے آنحضرتؐ
کو پڑھ کر سنایا۔ تو آپ نے فرمایا تم نے اچھا پڑھا۔ پھر عبداللہ
اس سے یہی بات کر رہے تھے کہ اس کے منہ سے شراب کی بو آئی
تب انہوں نے کہا) تو شراب پیتا ہے اور طرہ یہ کہ قرآن
کو جھٹلاتا ہے (یعنی صحیح کو غلط بتاتا ہے ورنہ قرآن کو جھٹلانا تو
کفر ہے۔ اسی لئے عبداللہ نے اس کو شراب کی حد لگائی اور
قتل کرنے کا حکم نہیں جو ارتداد کی سزا ہے، یعنی اسلام سے
پھر جانے کی)۔

إِنَّ كَذِبًا عَلَيَّ لَيْسَ كَكَذِبٍ عَلَى أَحَدِكُمْ۔ مجھ پر
جھوٹ باندھنا ویسا نہیں جیسا اور کسی پر جھوٹ باندھنا۔
(کیونکہ آنحضرتؐ کی جھوٹی حدیث بنانے سے صدہا آدمیوں
کے گمراہ ہو جانے کا ڈر ہے اور یہ بڑا سخت گناہ ہے بعضوں
نے اس کو کفر کہا ہے۔ امام جوینی کا یہی قول ہے)۔

فَيُنَادَى أَنْ كَذَبَ فَافْرِشُوهُ مِنَ النَّارِ۔ پھر
منادی کی جائے گی یہ شخص جھوٹا ہے اس کا بچھونا دوزخ میں کرو۔

وَاللّٰهِ إِنَّهُ لَصَادِقٌ وَمَا كَذَبَ قَطُّ وَلٰكِنْ إِذَا
ذَهَبَ بَنُو قُصَيٍّ بِاللِّوَاءِ وَالسِّقَايَةِ وَالْحِجَابَةِ وَ
النُّبُوَّةِ فَمَاذَا يَكُونُ لِسَائِرِ قُرَيْشٍ۔ (اخنس نے
ابوجہل سے پوچھا بتلاؤ تو محمدؐ سچے ہیں یا جھوٹے؟ یعنی دعویٰ
نبوت میں۔ ابوجہل نے کہا) خدا کی قسم وہ سچے ہیں انہوں
نے کبھی جھوٹ نہیں بولا ہے مگر بات یہ ہے کہ قصی بن کلاب
کی اولاد جب علم برداری اور آب رسانی اور خانہ کعبہ کی
دربانی اور پھر پیغمبری بھی حاصل کر لیں گے تو دوسرے
قریش کے خاندانوں کے لئے کیا باقی رہے گا؟۔

إِنَّا لَا نُكَذِّبُكَ وَلٰكِنْ نُكَذِّبُ بِمَا جِئْتَ بِهِ۔
آپ کو ہم نہیں جھٹلاتے لیکن آپ جو لے کر آئے ہیں (یعنی
قرآن اور کہتے ہیں یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اترا ہے) اس
کو ہم جھٹلاتے ہیں۔

سَقَطَ فِي نَفْسِي مِنَ التَّكْذِيبِ۔ میرے دل میں یہ
وسوسہ آیا کہ شاید پیغمبر صاحب جھوٹے ہیں۔

اَلْكَلَامُ ثَلَاثَةٌ صِدْقٌ وَكَذِبٌ وَإِصْلَاحٌ۔
کلام تین طرح کا ہے۔ ایک تو سچ، دوسرے جھوٹ تیسرے
جو صلح کرائے اور ملانے کے لئے کہا جائے۔

ثَلَاثٌ يَحْسُنُ فِيهِنَّ الْكَذِبُ الْمَكِيدَةُ فِي الْحَرْبِ
وَعِدَتُكَ زَوْجَكَ وَالْإِصْلَاحُ بَيْنَ النَّاسِ۔ تین
موقع پر جھوٹ کہنا اچھا ہے (یعنی برا نہیں) ایک تو
جنگ میں داؤں کرنے کو (دشمن کو دھوکا دینے کے لئے)
دوسرے اپنی بیوی سے وعدہ کرنے میں (اس کا دل
خوش کرنے کو، میں تجھ کو یہ دوں گا وہ دوں گا، یہ بنا
دوں گا وہ بنا دوں گا) تیسرے لوگوں کے درمیان صلح
کرانے میں (جب دو آدمیوں میں باہمی رنجش ہو تو ان
کا دل ملانے کو ایسی بات کہہ دینا جس سے رنج دفع ہو جائے
کچھ برا نہیں ہے)۔

کَذَّنٌ۔ سخت ہونا۔

اِکْذَاذٌ۔ کذان کی زمین میں جانا۔

کَذَّانٌ۔ نرم سفید پتھر۔

فَوَجَدُوا هٰذَا الْكَذَّانَ۔ پھر انہوں نے اس
سفید نرم پتھر کو پایا۔

كَذَا۔ ایک مرکب لفظ ہے، کاف تشبیہ اور ذا سے
جو اسم اشارہ ہے، کبھی اس پر ہائے تنبیہ آتی ہے۔
هٰكَذَا کہتے ہیں، اسی طرح یا ایسا ہی۔

نَجِيءُ أَنَا وَأُمَّتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى كَذَا
وَكَذَا۔ میں اور میری امت کے لوگ قیامت کے دن
ایسے ایسے مقام پر آئیں گے (ایک روایت میں علی کوم
ہے یعنی ایک ٹیلہ پر)۔

يَا نَبِيَّ اللّٰهِ كَذَاكَ۔ (حضرت ابوبکر صدیقؓ نے
جنگ بدر میں آنحضرتؐ سے عرض کیا) یا رسول اللہؐ

بس بس یہ دعا کافی ہے (کیونکہ اللہ تعالٰی آپ سے فتح ونصرت کا وعدہ فرما چکا ہے اور آپ کی دعا بس یہ کافی ہے اور زیادہ الحاح کی ضرورت نہیں)۔

کَذَاكَ مُنَاشَدَتُكَ۔ بس آپ کا یہ سوال کافی ہے (ایک روایت میں کَفَاكَ ہے)۔

کَذَاكَ لَا تَذْعَرُوْا عَلَیْنَا اِبِلَنَا۔ بس کرو ہمارے اونٹوں کو مت ڈراؤ۔

رَجُلٌ کَذَاكَ۔ ایک خسیس آدمی۔

اِشْتَرِ لِیْ غُلَامًا وَلَا تَشْتَرِہٖ کَذَاكَ۔ مجھ کو ایک غلام خرید دو لیکن خسیس اور کمینہ مت لینا۔

بابُ الکاف مع الراء

کَرْبٌ۔ شاق ہونا، سخت ہونا، بٹنا، تنگ کرنا۔

کَرْبٌ اور کِرَابٌ۔ ناگر (ہل) چلانا، قلبہ رانی۔

کُرُوْبٌ۔ نزدیک ہونا۔

تَکْرِیْبٌ۔ کرابہ کھانا (یعنی بچی ہوئی کھجور جو کاٹنے کے بعد پتوں میں رہ جاتی ہے)۔

اِکْرَابٌ۔ جلد چلنا، بھر دینا، ڈول پر آڑی لکڑی لگانا۔

تَکَرُّبٌ۔ چننا۔

اِکْتِرَابٌ یا اِکْرِیْبَابٌ۔ شاق ہونا، سخت رنجیدہ ہونا۔

کُرَابَةٌ۔ آفت۔

کُرْبَةٌ۔ سختی۔

مَا بِالدَّارِ کَرَّابٌ۔ گھر میں کوئی نہیں ہے۔

مَکْرُوْبٌ۔ رنجیدہ، گرفتار، مصیبت۔

فَاِذَا اسْتَغْنٰی اَوْ کَرَبَ اِسْتَعَفَّ۔ جب مالدار ہو گیا یا مالدار ہونے کے قریب ہوا تو باز آ گیا۔ (عرب لوگ کہتے ہیں کَرَبَ یَفْعَلُ یعنی کرنے کے قریب ہو گیا جیسے کَادَ یَفْعَلُ ہے کرنے کو تھا)۔

اَیُفْعَلُ الْغُلَامُ اَوْ کَرَبَ۔ لڑکا جوان ہو جائے، یا جوانی کے قریب ہو۔

کَرُوْبِیُّوْنَ۔ فرشتوں کے سردار اور مقرب بارگاہ الٰہی (نہایہ میں ہے کہ ہر جانور کو جس کے جوڑ مضبوط ہوں، یوں کہتے ہیں اِنَّهٗ لَمُکْرَبُ الْخَلْقِ یعنی خوب قوی اور زوردار ہے تو کَرُوْبِیُّوْنَ سے زوردار قوی فرشتے مراد ہوں گے)۔

کَانَ اِذَا اَتَاهُ الْوَحْیُ کُرِبَ لَهٗ۔ آں حضرتؐ پر جب وحی اترتی تو آپ پر سختی ہوتی (پیشانی پر پسینہ آ جاتا)۔

کُرِبَ لِذٰلِكَ وَتَرَبَّدَ۔ اس سے سختی ہوئی اور چہرہ متغیر ہو گیا۔

فَکُرِبْتُ کُرْبَةً مَا کُرِبْتُ مِثْلَهٗ۔ مجھ کو ایسا صدمہ اور رنج ہوا کہ ویسا صدمہ اور رنج کبھی نہیں ہوا۔

فَکَرَبْتُ کَرْبًا۔ میں رنج سے گھٹ گیا۔

مَنْ فَرَّجَ کُرْبَةً۔ جو شخص کسی کی مصیبت اور سختی دفع کرے (اس کا غم غلط کرے اس کی مدد اور اعانت کرے)

وَاکَرْبَ اَبَاهُ۔ (حضرت فاطمہ آنحضرتؐ کے مرض موت میں آپ کی تکلیف اور سختی دیکھ کر فرمانے لگیں) ہائے میرے باپ پر کیا سختی ہو رہی ہے۔

لَا کَرْبَ عَلٰی اَبِیْكِ بَعْدَ الْیَوْمِ۔ آج کے دن کے بعد پھر تیرے باپ پر کوئی سختی نہ ہوگی (کیونکہ اس دنیائے فانی سے جدا ہونے کے بعد پھر کسی بیماری کی تکلیف نہیں رہتی)۔

یَدْعُوْ عِنْدَ الْکَرْبِ۔ سختی اور تکلیف کے وقت دعا کرے۔

یَا مُفَرِّجَ الْمَکْرُوْبِیْنَ۔ اے تکلیف زدوں کی تکلیف دفع کرنے والے غم زدوں کا غم رفع کرنے والے۔

کَرَبُهَا ذَهَبٌ۔ بہشت کے کھجور کی ڈالیوں کی جڑیں سونے کی ہوں گی۔

اَبُنَیَّ اِنَّ اَبَاكَ کَارِبُ یَوْمِهٖ فَاِذَا دُعِیْتَ اِلَی الْمَکَارِمِ فَاعْجَلْ۔ بیٹا تیرا باپ ایک دن کا مہمان ہے

موت کی سختی اس کو آج آ لگے گی تو جب تو اچھی اور عمدہ باتوں کی طرف بلایا جائے تو جلدی کر۔ ع

"در کارِ خیر ہیچ حاجت استخارہ نیست"

سادعوا الی الخیرات۔

وَکُرُبَاتٌ یا کُرُبَاتٌ۔ سختیاں مصیبتیں

لِمَنْ نَزَلَ بِہٖ کَرْبٌ اَوْ شِدَّۃٌ۔ جس شخص کو کوئی رنج یا سختی یا تکلیف پیش آئے۔

اَعْطٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صلعم فَاطِمَۃَ کَرَبَۃً وَقَالَ تَعَلَّمِیْ مَا فِیْھَا وَکَانَ فِیْھَا کِتَابَۃٌ۔ آں حضرت نے حضرت فاطمہ کو کھجور کی ڈالی کی جڑ دی اور فرمایا اس میں جو لکھا ہے اس کو سیکھ لے (یاد کرلے)۔

کُرَبٌ۔ سختیاں۔

کَرْبَسَۃٌ۔ اس طرح چلنا جیسے پاؤں میں بیڑیاں پڑا ہوا شخص چلتا ہے۔

کِرْبَاسٌ۔ سفید روئی کا کپڑا یا کھر کھرا کپڑا (یہ معرب ہے کِرْبَاس کا جو فارسی لفظ ہے، اس کی جمع کَرَابِیْس یا کَرَابِیْس ہے)۔

مُکَرْبَسُ الرَّأْسِ۔ جس کا سر مجتمع ہو۔

وَعَلَیْہِ قَمِیْصٌ مِّنْ کَرَابِیْسَ۔ حضرت عمرؓ ایک کُرتہ روئی کا پہنے ہوئے تھے (یعنی سوتی کُرتہ)

فَاَصْبَحَ وَقَدِ اعْتَمَّ بِعِمَامَۃٍ کَرَابِیْسَ سَوْدَاءَ صبح کو ایک سوتی کپڑے کا کالا عمامہ باندھے ہوئے تھے۔

بَعَثَ عَمِّیْ اِلَیَّ کِرْبَاسَۃً۔ میرے چچا نے مجھ کو ایک سوتی کپڑا بھیجا۔

کَرْثٌ۔ سخت ہونا، تکلیف اٹھانا۔

اِنْکِرَاثٌ۔ کٹ جانا۔

اِکْتِرَاثٌ۔ خبر لینا، متاثر ہونا۔

کُرَّاثٌ۔ گندنا جو پیاز کی طرح بدبودار ہوتا ہے۔

لَمْ یُخْلِنَا سُدًی مِّنْ بَعْدِ عِیْسٰی وَاکْتَرَثَ بِنَا۔ حضرت عیسیٰؑ کے بعد اللہ تعالیٰ نے ہم کو خالی نہیں چھوڑا بلکہ ہماری خبر لی (اور ہم کو دین کا صحیح راستہ بتانے کے لئے حضرت محمد صلعم کو بھیجا۔ نہایہ میں ہے کہ اِکْتَرَثَ ہمیشہ نفی میں مستعمل ہوتا ہے۔ عرب لوگ کہتے ہیں مَا اَکْتَرَثَ بِہٖ یعنی اس کی کچھ پرواہ نہیں کی نہ اس کی وجہ سے اس پر کوئی اثر ہوا اور اس حدیث میں جو اثبات میں مستعمل ہوا یہ شاذ ہے)۔

فِیْ سَکْرَۃٍ مُّلْھِثَۃٍ وَّغَمْرَۃٍ کَارِثَۃٍ۔ ایسی سختی میں جو زبان باہر نکالنے والی ہو اور ایسی آفت میں جو شاق ہو۔ (عرب لوگ کہتے ہیں کَرَثَہُ الْغَمُّ وَاَکْرَثَہٗ یعنی غم والم نے اس کو سخت تکلیف اور مشقت میں ڈالا)۔

لَا یَکْتَرِثُ لِھٰذَا الْاَمْرِ۔ اس کو اس کام کی کچھ پرواہ نہیں۔

کَیْفَ یَکُوْنُ صَاغِرًا وَّلَا یَکْتَرِثُ۔ کیونکہ وہ ذلیل ہوگا اور وہ بے پرواہ نہ کرے گا۔

اِنَّ اَفْضَلَ النَّاسِ مَنْ کَانَ الْعَمَلُ بِالْحَقِّ اَحَبَّ اِلَیْہِ وَاِنْ نَقَصَہٗ وَکَرَثَہٗ مِنَ الْبَاطِلِ۔ لوگوں میں وہ شخص بڑی فضیلت والا ہے جس کو ناحق کے بدلے حق بات پر عمل کرنا بہت پسند ہو گو اس کو نقصان اور تکلیف پہنچے۔

کَرْدٌ۔ ہانکنا، کاٹنا، نکال باہر کرنا۔

مُکَارَدَۃٌ۔ دفع کرنا۔

کَرْدٌ۔ گردن۔

کُرْدٌ۔ ایک قوم ہے ایشیا میں جو بہادری اور جرأت میں مشہور ہے اکثر اس میں مسلمان ہیں۔

لَمَّا اَرَادُوا الدُّخُوْلَ عَلَیْہِ لِقَتْلِہٖ جَعَلَ الْمُغِیْرَۃُ بْنُ الْاَخْنَسِ یَحْمِلُ عَلَیْھِمْ وَیَکْرُدُھُمْ بِسَیْفِہٖ۔ جب باغیوں نے حضرت عثمان رضؓ کو قتل کرنے کے لئے ان کے گھر میں گھسنا چاہا تو مغیرہ بن اخنس نے ان پر حملہ کرنا اور اپنی تلوار سے ان کو ہٹانا اور دفع کرنا شروع کیا

كَانَ هٰذَا الْمُتَكَلِّمَ كَرَدَ الْقَوْمَ۔ گویا اس بات کرنے والے نے لوگوں کی رائے پھیر دی۔

وَاللّٰهِ لَا اَقْعُدُ حَتّٰى تَضْرِبُوْا كَرْدَهٗ۔ (معاذ بن جبلؓ یمن میں ابو موسیٰ اشعری کے پاس گئے، وہاں ایک شخص کو دیکھا جو پہلے یہودی تھا پھر مسلمان ہو گیا پھر یہودی ہو گیا۔ اسلام سے پھر گیا۔ تو معاذؓ نے کہا) میں اُس وقت تک نہ بیٹھوں گا جب تک تم اُس کی گردن نہ مارو گے (اس کو قتل نہ کرو گے بموجب حدیث شریف مَنْ بَدَّلَ دِيْنَهٗ فَاقْتُلُوْهُ۔ یعنی مرتد کو مار ڈالو)۔

كَرَدَهٗ۔ اس کی گردن ماری۔

كَرْدَسَةٌ۔ جمع کرنا، الگ الگ ٹکڑیاں ٹکڑیاں کرنا، باندھنا مقید کرنا، چھوٹے چھوٹے قدم رکھ کر چلنا جیسے بیڑیاں پہنے ہوئے شخص چلتا ہے، زور سے ہانکنا۔

كُرْدِسَ الرَّجُلُ۔ اس کے ہاتھ اور پاؤں ملا کر باندھ دیئے گئے۔

تَكَرْدُسٌ۔ منقبض ہونا۔

كُرْدُوْسَانِ۔ قیس اور معاویہ کو کہتے ہیں۔ جو مالک بن حنظلہ کے فرزند تھے۔

كُرْدُوْسٌ۔ دو ہڈیوں کا جوڑ (اس کی جمع كَرَادِس اور كَرَادِيْس ہے)۔

ضَخْمُ الْكَرَادِيْسِ۔ آں حضرتؐ کی صفت ہے یعنی آپ کی ہڈیوں کے جوڑ ضخیم اور مضبوط تھے (بعضوں نے كَرَادِيْس کے معنی ہڈیوں کے سرے کہا ہے)۔

اَطْعَمْتُ النَّاسَ كَرَادِيْسَهَا۔ میں نے لوگوں کو اس کی ہڈیوں کے جوڑ کھلائے۔

وَمِنْهُمْ مُكَرْدَسٌ فِي النَّارِ۔ کوئی ان میں سے ہاتھ پاؤں باندھ کر دوزخ میں ڈال دیا جائے گا۔

كَرٌّ یا كُرُوْرٌ۔ لوٹ کر آنا، لوٹانا، بار بار آنا (جیسے تَكْرَارٌ ہے)۔

كَرَّارٌ۔ پھر جنگ کے لئے لوٹ کر آنے والا۔

كَرَّ صَدْرُهٗ۔ اس کے سینہ میں سے کر کر سنی جاتی ہے۔

كَرِيْرٌ۔ کہتے ہیں سینہ کی آواز کو جو گلا گھونٹے جانے پر نکلتی ہے یا ٹھسکہ کی آواز جو گرد و غبار سے پیدا ہوتی ہے۔

تَكْرِيْرٌ تَكِرَّةٌ۔ دوبارہ لوٹانا یا کئی بار لانا۔

كَرَارٌ۔ توشہ خانہ۔

كَرَارِجِيْ۔ توشہ خانہ کا داروغہ۔

كَرَّةٌ۔ ایک بار (جیسے مَرَّةٌ ہے)۔

كُرٌّ۔ ایک پیمانہ ہے عراق کا جو ساٹھ قفیز یا چالیس اردب کا ہوتا ہے، یا چھ گدھوں کے بوجھ۔

نَاقَةٌ مُكَرَّةٌ۔ جس اونٹنی کا دودھ ہر دن میں دو بار دوہا جائے۔

فَرَسٌ مِكَرٌّ۔ وہ گھوڑا جس پر سوار ہو کر حملہ کر سکیں۔

وَجَعَلْنَاهُمَا فِي كُرَّيْنِ غُوْطِيَّيْنِ (آنحضرتؐ نے سہیل بن عمرو سے زمزم کا پانی چاہا، اس کی عورت نے ایک اور عورت اثلہ نامی سے مدد لی اور چمڑے کے دو توشہ دانوں کو کاٹا) اور اُن کو موٹے دو کپڑوں میں جو غوطہ کے بنے ہوئے تھے رکھا (تاکہ پانی ٹپکے نہیں)۔

اِذَا كَانَ الْمَاءُ قَدْرَ كُرٍّ لَمْ يَحْمِلِ الْقَذَرَ یا اِذَا بَلَغَ الْمَاءُ كُرًّا لَمْ يَحْمِلْ نَجَسًا۔ جب پانی کُر کی مقدار میں ہو تو وہ پلیدی نہ اٹھائے گا (یعنی نجاست گرنے سے نجس نہ ہوگا بشرطیکہ اس کا کوئی وصف نجاست سے نہ بدلے۔ نہایہ میں ہے کہ بصرہ میں کُر گدھے کے چھ بوجھ ہوتے ہیں۔ ازہری نے کہا کہ کُر ساٹھ قفیز کا ہوتا ہے اور قفیز آٹھ مکوک کا اور مکوک ڈیڑھ صاع کا۔ تو اس حساب سے کُر[1] بارہ وسق کا ہوا۔ ایک وسق ساٹھ صاع کا ہوتا ہے

[1] کُر کی پیمائش میں کئی قول ہیں ایک یہ کہ تین بالشت طول اور اتنا ہی عرض اور عمق ہو۔ دوسرے یہ کہ دو ہاتھ طول اور عرض ہو اور عمق ایک ہاتھ اور ایک بالشت اور ہمارے نزدیک صحیح یہ ہے کہ ساڑھے تین بالشت طول اور اتنا ہی عرض و عمق ہو تو وہ کُر ہے۔ ۱۲ منہ

امامیہ کا عمل اسی قول پر ہے)

تَکِرُّ فِیْ ھٰذِہٖ مَرَّۃً۔ کبھی ادھر مڑتی ہے کبھی اُدھر۔

فَکَرَّ النَّاسُ۔ تب تو لوگ لوٹے۔

کَالْکَارِّ بَعْدَ الْفَارِّ۔ جیسے بھاگ جانے کے بعد پھر حملہ کرنے والا۔

اَوْ شَکُّھُمْ کَرَّۃً بَعْدَ فَرَّۃٍ۔ بھاگنے کے بعد سب لوگوں سے زیادہ جلد حملہ کرنے والے (یعنی گو شاذ و نادر وہ میدانِ جنگ سے بھاگ جاتے ہیں لیکن پھر اسی وقت لوٹ کر آتے ہیں اور دشمن پر حملہ کرتے ہیں)

سَاُعْطِی الرَّایَۃَ غَدًا رَجُلًا یُحِبُّ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ وَیُحِبُّہُ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ کَرَّارًا غَیْرَ فَرَّارٍ۔ میں کل جھنڈا ایسے شخص کو دوں گا جو اللہ اور اس کے رسول سے محبت رکھتا ہے اور اللہ اور رسول اس سے محبت رکھتے ہیں (بار بار) حملہ کرنے والا ہے بھاگنے والا نہیں (یہ حدیث آں حضرتؐ نے جنگِ خیبر میں فرمائی۔ شب کو یہ حدیث فرمائی اور صبح حضرت علیؓ کو بلا کر جھنڈا اُن کے ہاتھ میں دیا۔ انھوں نے قلعہ فتح کر لیا اور مرحب یہود کے بڑے پہلوان کو داصلِ جہنم کیا)۔

اِنِّیْ لَصَاحِبُ الْکَرَّاتِ وَدَوْلَۃُ الدُّوَلِ۔ میں بار بار حملہ کرنے والا ہوں اور دولتوں کی دولت ہوں۔

کَرْزٌ یا کُرُوْزٌ۔ داخل ہونا، پوشیدہ ہو جانا، التجا کرنا، مائل ہونا، انجیل کی بشارت دینا، بھاگنا۔

کُرَازٌ۔ شیشہ یا تنگ منہ کا کوزہ۔

کُرَّزٌ۔ کمینہ، خبیث، بخیل باز۔

کَرْزَنٌ یا کُرْزَنٌ یا کِرْزِیْنٌ۔ پکاس یا بڑا تبر یا کلہاڑا (اس کی جمع کَرَازِنُ اور کَرَازِیْنُ ہے)۔

کَرْزَنٌ۔ فارس کے تاجِ شاہی کو کہتے ہیں جو سونے اور جواہر سے مرصع ہوتا ہے۔

فَاَخَذَ الْکِرْزِیْنَ فَحَفَرَ۔ پھر آپ نے پکاس (تبر) لیا اور کھودا (یعنی جنگِ خندق میں جب ایک سخت چٹان نمودار ہوئی اور صحابہؓ سے کھد نہ سکی)۔

مَا صَدَّقْتُ بِمَوْتِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَتّٰی سَمِعْتُ وَقْعَ الْکَرَازِیْنِ۔ (بی بی امّ سلمہؓ فرماتی ہیں) مجھ کو آں حضرتؐ کی وفات کا اُس وقت تک یقین نہ آیا، یہاں تک کہ میں نے پکاسیں (کدالیں) مارنے کی آواز سُنی (یعنی قبر کھدنا شروع ہوئی اُس وقت یقین ہوا کہ آپ نے انتقال فرمایا)۔

کِرْسٌ۔ ملے جُلے گھر، اصل، پیشاب، گوبر جو ایک دوسرے پر تہہ بہ تہہ ہو۔

کُرَّاس۔ کتاب کا ایک جزو (اس کی جمع کَرَارِیْس ہے)۔

کُرْسِیٌّ اور کِرْسِیٌّ۔ لکڑی کا تخت اور علم اور تختِ شاہی اور مقامِ اقامت۔

وَمِنْھُمْ مَکْرُوْسٌ فِی النَّارِ۔ بعضے ان میں سے دوزخ میں ایک کے اوپر ایک ڈال دیئے جائیں گے (اکثر روایتوں میں مُکَرْدَسٌ ہے)۔

تَکْرِیْسٌ۔ ملانا (اور شاید یہ کِرْسُ الدِّمْنَۃِ سے ماخوذ ہے۔ یعنی نیچے کا وہ مکان جہاں جانور باندھے جاتے ہیں اُن کا گوہ گوبر پڑا رہتا ہے)۔

مَا اَدْرِیْ مَا اَصْنَعُ بِھٰذِہِ الْکَرَابِیْسِ وَقَدْ نَھٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ تَسْتَقْبِلَ الْقِبْلَۃَ بِغَائِطٍ اَوْ بَوْلٍ۔ (ابو ایوب انصاریؓ نے کہا) میں نہیں جانتا ان سنڈاسوں کو کیا کروں، حالانکہ آنحضرتؐ نے ہم کو منع کیا ہے کہ پیشاب یا پاخانہ میں ہم قبلہ کی طرف منہ کریں (یہ کرباس کی جمع ہے۔ زمخشری نے کِرْنَاسٌ نون سے نقل کیا ہے یعنی سنڈاس)۔

یَا فُضَیْلُ کُلُّ شَیْءٍ فِی الْکُرْسِیِّ۔ (امام جعفر صادقؓ نے فرمایا) اے فضیل اللہ تعالیٰ کی کرسی میں

ہر چیز آگئی (اس کی کرسی آسمان اور زمین سب چیزوں کو محیط ہے۔ جیسے قرآن میں ہے وَسِعَ کُرْسِیُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ)

اَلْکُرْسِیُّ وَسِعَ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضَ وَالْعَرْشُ وَسِعَ کُلَّ شَیْءٍ وَسِعَ الْکُرْسِیَّ۔ اللہ تعالیٰ کی کرسی آسمان اور زمین سب کو گھیرے ہوئے ہے اور عرش ہر چیز کو گھیرے ہوئے ہے یہاں تک کہ کرسی کو بھی (تو عرش کرسی سے بھی بہت بڑا ہے)۔

اٰیَةُ الْکُرْسِیِّ۔ اَللّٰہُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ آخر تک۔

کُرْسُعَةٌ یا کُرْسُوْعَةٌ۔ آدمیوں کا ایک گروہ۔

کُرْسُوْعٌ۔ پہنچے کا وہ اٹھا ہوا کنارہ جو خنصر کے قریب ہوتا ہے (اس کی جمع کَرَاسِیْعُ ہے)۔

فَقَبَضَ عَلٰی کُرْسُوْعِیْ۔ اس نے میرا کرسوع پکڑ لیا (یعنی پہنچے کا سرا جو خنصر انگلی کے مقابل ہے)

کَرْسَفَةٌ۔ کونچیں کاٹنا، تنگ باندھنا، کرسف رکھنا۔

تَکَرْسُفٌ (مطاوع ہے کَرْسَفَةٌ کا اور) ایک میں ایک گھس جانا۔

کَرْسَافَةٌ۔ آنکھ کی تاریکی اور ظلمت۔

کُرْسُفٌ۔ روئی کا ٹکڑا، پھویا۔

کُرْسُفَةُ الدَّوَاةِ۔ دوات کا صوف۔

کُرْسُفِیٌّ۔ ایک قسم کا سفید شہد۔

اِنَّهٗ کُفِّنَ فِیْ ثَلٰثَةِ اَثْوَابٍ یَمَانِیَةٍ کُرْسُفٍ آں حضرتؐ کو تین سوتی یمن کے کپڑوں کا کفن دیا گیا — (کرسف صفت ہے ثیاب کی حالانکہ وہ مشتق نہیں ہے، جیسے عرب لوگ کہتے ہیں مَرَرْتُ بِحَیَّةٍ ذِرَاعٍ میں ایک ہاتھ برابر سانپ پر گزرا یا مَرَرْتُ بِاِبِلٍ مِائَةٍ میں سو اونٹ پر گزرا)۔

اَنْعَتُ لَکِ الْکُرْسُفَ۔ میں تجھ کو یہ صلاح دیتا ہوں کہ تو روئی کا پھویا رکھ لے (تاکہ استحاضہ کا خون دوسرے کپڑوں کو خراب نہ کرے)۔

کُفِّنَ فِیْ ثَلٰثَةِ اَثْوَابٍ بِیْضٍ سَحُوْلِیَّةٍ مِّنْ کُرْسُفٍ لَیْسَ فِیْهِنَّ عِمَامَةٌ وَّلَا قَمِیْصٌ۔ آنحضرتؐ کو تین سفید کپڑوں میں سحول کے (جو ایک موضع یمن میں وہاں روئی کے سفید کپڑے بُنے جاتے تھے) کفن دیا گیا جو روئی کے تھے۔ یعنی سوتی تھے نہ ان میں عمامہ تھا نہ قمیص (تو عمامہ اور قمیص دونوں بدعت ہیں بلکہ تین چادریں کافی ہیں ایک ازار جو سب سے نیچی رہتی ہے، اس پر ایک چادر جو بجائے قمیص کے ہوتی ہے اس پر ایک بڑی چادر جس کو لفافہ کہتے ہیں، اب لفافہ پر ایک اور چادر ڈالنا جیسے آج کل رائج ہے یہ بھی بدعت ہے بعضوں نے کہا لَیْسَ فِیْهَا قَمِیْصٌ وَّلَا عِمَامَةٌ کا یہ مطلب ہے کہ ان تین کپڑوں کے سوا قمیص اور عمامہ علیحدہ تھے، تو کل پانچ کپڑوں میں کفن ہوا)

کُرْسُفٌ۔ بنی اسرائیل کا ایک عابد زاہد شخص تھا جو ایک عورت کے عشق میں کافر ہو گیا تھا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اس کو ہدایت کی اس نے توبہ کی اُس کا قصور معاف ہو گیا۔

مَنْ اَعْیَتْهُ الْحِیْلَةُ فَلْیُعَالِجِ الْکُرْسُفَ۔ جس شخص سے کوئی تدبیر بن نہ پڑے تو وہ کرسف کا استعمال کرے۔

کِرْشٌ یا کَرِشٌ۔ جانوروں کا کوٹھا یعنی معدہ (اس کی جمع کُرُوْشٌ ہے)

کَرَشٌ۔ سمٹ جانا۔

تَکْرِیْشٌ۔ ترش رو ہونا، پیٹ بڑا ہونا۔

تَکَرُّشٌ۔ سمٹ جانا، جمع ہونا۔

اِسْتِکْرَاشٌ۔ کرش بننا (بکری کا بچہ جب تک گھاس نہیں چرتا تو اس کے معدہ کو اِنْفَحَه کہتے ہیں،

جب گھاس کھانے لگتا ہے تو کَرِش کہتے ہیں۔ کَرِش چھوٹے بچوں کو بھی کہتے ہیں)۔

اَلْاَنْصَارُ کَرِشِیْ وَعَیْبَتِیْ۔ انصار میرے پیٹ اور گٹھری ہیں (جیسے پیٹ میں چارہ جاکر جمع ہوتا ہے اسی طرح گٹھری میں کپڑے۔ ویسے ہی میری راز کی باتیں اور امانتیں انصار کے پاس رہتی ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ وہ میرے محرم اسرار اور معتمد علیہ اور راز دار ہیں۔ بعضوں نے کہا کَرِش سے جماعت مراد ہے یعنی میری جماعت اور میرے اصحاب ہیں)

فِیْ کُلِّ ذَاتِ کَرِشٍ شَاۃٌ۔ ہر معدہ والے جانور کے مارنے میں جب محرم اس کو مارے تو ایک بکری فدیہ میں دینا ہوگی (مثلاً ہرن مار ڈالے یا خرگوش)۔

لَوْ وَجَدْتُ اِلٰی دَمِکَ فَاکَرِشٍ لَشَرِبْتُ الْبَطْحَاءَ مِنْکَ۔ اگر میں تیرے خون کے لئے معدہ کا منہ پاتا تو میدان تیرا خون پیتا (مطلب یہ ہے کہ اگر مجھ کو قدرت ہوتی تو تجھ کو قتل کرتا اور تیرے خون سے زمین کو سیراب کرتا یہ ایک مثل ہے اس وقت سے شروع ہوئی جب ایک شخص نے بکری کے پارچے اس کے اوجھ میں بھر کر پکائے۔ لوگوں نے کہا اس کی سری بھی اس میں بھر دے۔ لیکن اوجھ کا منہ تنگ تھا سری اس کے اندر نہیں جا سکتی تھی تب پکانے والے نے کہا اگر میں اوجھ کا منہ اس لائق پاتا تو ایسا کرتا (یعنی سری بھی اس میں گھسیڑ دیتا)۔

اَلْبَغْلُ کَرِشُہٗ سِقَاءُہٗ۔ خچر کا معدہ اس کا مشکیزہ ہے (اس میں پانی جمع کر لیتا ہے)۔

کَرِشُ الرَّجُلِ۔ اس کے چھوٹے کم سن بال بچے۔

کَرْعٌ یا کُرُوْعٌ۔ لمبی گردن کرکے منہ سے پانی پینا (یعنی چلو یا برتن میں نہ لینا بلکہ منہ لگا کر پینا) پنڈلی پر مارنا

کَرَعٌ۔ پایہ کھانا یا پنڈلی میں شکوہ ہونا، جماع کی خواہش کرنا، برسنا۔

اِکْرَاعٌ۔ جانوروں کو منہ سے پانی پلانا، موقع دینا

تَکَرُّعٌ۔ وضو کرنا۔

اِنَّہٗ دَخَلَ عَلٰی رَجُلٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ فِیْ حَائِطِہٖ فَقَالَ اِنْ کَانَ عِنْدَکَ مَاءٌ بَاتَ فِیْ شَنَّۃٍ وَاِلَّا کَرَعْنَا۔ آنحضرتؐ ایک انصاری کے باغ میں تشریف لے گئے اور فرمایا اگر تیرے پاس باسی پانی ہے پرانی مشک میں (جو ٹھنڈا ہوتا ہے) تو خیر، ورنہ ہم منہ سے پانی پی لیں گے (جیسے جانور پیتے ہیں وہ آکارِع یعنی ہاتھ پاؤں پانی میں ڈال دیتے ہیں)۔

کَرِہَ الْکَرْعَ فِی النَّھْرِ۔ پانی کی نہر میں منہ سے پانی پینا (جانور کی طرح) مکروہ رکھا۔

اِنَّ رَجُلًا سَمِعَ قَائِلًا یَقُوْلُ فِیْ سَحَابَۃٍ اَسْقِ کَرَعَ فُلَانٍ۔ ایک شخص نے ابر میں سے ایک کہنے والے (فرشتے) کی آواز سنی، وہ کہہ رہا تھا جا فلاں شخص کے کنٹے (تالاب۔ جوہڑ) میں پانی برسا۔

کَرَعٌ۔ وہ مقام جہاں پانی جمع ہوتا ہے پھر کھیت والا اس کو اپنے کھیت میں پہنچاتا ہے۔ عرب لوگ کہتے ہیں شَرِبَتِ الْاِبِلُ بِالْکَرَعِ۔ (اونٹوں نے تالاب میں سے پانی پیا۔ جوہری نے کہا کَرَعٌ آسمان کا پانی جس کو منہ لگا کر پئیں)۔

شَرِبْتُ عُنْفُوَانَ الْمَکْرَعِ۔ میں نے تالاب میں سے شروع میں پانی پیا (صاف اور ستھرا پانی میرے حصہ میں آیا اور دوسروں کو گدلا اور خراب پانی ملا۔ یہ معاویہ کا قول ہے یعنی مجھ کو دنیا کی بادشاہت اور عزت اچھی طرح ملی)۔

فَھَلْ یَنْطِقُ فِیْکُمُ الْکُرَعُ۔ کیا تم میں پائے اور کھر بھی باتیں کرتے یعنی دنی اور کمینے لوگ۔

لَوْ اَطَاعَنَا اَبُوْبَکْرٍ فِیْمَا اَشَرْنَا بِہٖ عَلَیْہِ مِنْ تَرْکِ قِتَالِ اَھْلِ الرِّدَّۃِ لَغَلَبَ عَلٰی ھٰذَا الْاَمْرِ اَلْکَرَعُ وَالْاَعْرَابُ۔ اگر حضرت ابوبکر صدیقؓ ہماری بات سن لیتے یعنی ہم نے جو صلاح دی تھی کہ ابھی اُن

لوگوں سے نہ لڑیں جو اسلام سے پھر گئے تھے تو کمینے اور گنوار لوگ حکومت حاصل کر لیتے (اپنے اپنے قبیلوں کے سردار بن جاتے اور خلیفہ رسول اللہ کا کوئی اقتدار نہ رہتا)۔

حَتّٰی بَلَغَ کُرَاعَ الْغَمِیْمِ۔ یہاں تک کہ آپ کراع الغمیم میں پہنچے (جو ایک مقام کا نام ہے مکہ سے دو منزل پر بیر عسفان کے پاس۔ اصل میں کُرَاع ایک لمبا پتھریلا میدان گویا اس کو پنڈلی سے تشبیہ دی۔ اور غمیم ایک وادی ہے ملک حجاز میں)

عِنْدَ کُرَاعِ ھَاشِیْ۔ کراع ہرشے کے پاس (ہرشے ایک مقام کا نام ہے مکہ اور مدینہ کے درمیان اس کا کراع لمبا پتھریلا میدان جو چلا جاتا ہے)

کَانُوْا لَا یَحْبِسُوْنَ اِلَّا الْکُرَاعَ وَالسِّلَاحَ۔ وہ کسی چیز کو روک کر نہ رکھتے تھے مگر گھوڑوں کو اور ہتھیاروں کو۔

جَعَلَهٗ فِی السِّلَاحِ وَالْکُرَاعِ۔ اس مال کو ہتھیار اور گھوڑوں کی خریداری میں خرچ کرتے (یعنی جہاد کے لئے)

هَلَكَ الْکُرَاعُ۔ جانور ہلاک ہو گئے۔

فَبَدَاَ اللّٰهُ بِکُرَاعٍ۔ اللہ تعالیٰ نے پہلے ایک ٹکڑا بہشت کے پانی کا بھیجا (اس کو کراع اس لئے کہا کہ وہ لمبا اور تھوڑا تھا جیسے جانور کا پاؤں ہوتا ہے)۔

لَا بَاْسَ بِالطَّلَبِ فِیْ اَکَارِعِ الْاَرْضِ۔ اگر زمین کے اطراف میں کوئی روزی ڈھونڈھتا پھرے تو اس میں کوئی قباحت نہیں۔

کَانُوْا یَکْرَهُوْنَ الطَّلَبَ فِیْ اَکَارِعِ الْاَرْضِ۔ زمین کے اطراف اور نواحی میں ڈھونڈھنا ناپسند کرتے تھے (یعنی روزی کی تلاش میں جابجا پھرنا سفر کرنا)۔

اِنْ دُعِیْتُمْ اِلٰی کُرَاعِ الشَّاةِ۔ اگر تم بکری کے ایک پایہ کی طرف بلائے جاؤ (یعنی کوئی اسی سے تمہاری ضیافت کرے)۔

لَوْ دُعِیْتُ اِلٰی کُرَاعٍ لَاَجَبْتُ۔ اگر میں بکری کے ایک پایہ کی طرف بلایا جاؤں (صرف اسی کی ضیافت ہو) تو میں قبول کر لوں گا۔

مَا یَنْتَجِعُوْنَ کُرَاعًا وَّلَا لَهُمْ ضَرْعٌ وَّلَا زَرْعٌ۔ ان کے پاس تو بکری کا ایک پایہ بھی پکانے کو نہیں، نہ دودھ والے جانور ہیں نہ کھیتی ہے۔

لَکَانَ النَّاسُ کَرَعَةً کَکَرَعَةِ طَالُوْتَ (حضرت علی رضؓ نے حضرت ابوبکر صدیق رضؓ کی تعریف کی فرمایا ابوبکرؓ اپنا اسلام کھولتے تھے اور میں چھپاتا تھا قریش کے لوگ مجھ کو حقیر جانتے لیکن ابوبکر رضؓ اپنی پوری عزت کراتے خدا کی قسم اگر حضرت ابوبکرؓ پہلے خلیفہ نہ بنائے جاتے تو اسلام کا دین دونوں جانب (مشرق و مغرب میں) نہ پھیلتا) اور لوگ اس طرح دین کے مخالف ہو جاتے جیسے طالوت کے ساتھیوں نے طالوت کی مخالفت کی اور منہ لگا کر پانی پینے لگے (ایکبارگی پانی پر گر پڑے اور خوب جھک کر پی لیا)۔

کَرْکَدَنُ۔ گینڈا جو مشہور جانور ہے۔

کَرْکَرَةٌ۔ کئی بار لوٹانا، قاہ قاہ کر کے ہنسنا، قہقہہ مارنا پھر جانا، شکست پانا، چیخنا، جمع کرنا، دفع کرنا، روک رکھنا گھمانا، گول پھرانا، پیسنا (نہایہ میں ہے کہ کَرْکَرَة وہ آواز ہے جو آدمی اپنے پیٹ میں لوٹاتا ہے)۔

تَکَرْکُرٌ۔ ہوا میں گر پڑنا، لوٹ آنا، متردد ہونا۔

کِرْکِرَةٌ۔ لوگوں کی ایک جماعت (اس کی جمع کَرَاکِرُ ہے)۔

اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَبَا بَکْرٍ وَّعُمَرَ تَضَیَّفُوْا اَبَا الْهَیْثَمِ فَقَالَ لِاِمْرَاَتِهٖ مَا عِنْدَكِ قَالَتْ شَعِیْرٌ قَالَ فَکَرْکِرِیْ۔ آں حضرتؐ اور ابوبکرؓ اور عمرؓ ابو الہیثمؓ انصاری کی ضیافت میں گئے۔ آنحضرتؐ نے ان کی بیوی سے پوچھا، تمہارے پاس کیا کھانا ہے؟ اس نے کہا جو ہیں۔ فرمایا تو پیس (یعنی جَو کو چکی میں پیس کر آٹا بنا)۔

وَتُكَرْكِرُوْ حَبَّاتٍ مِّنْ شَعِيْرٍ۔ اور جو کے کچھ دانے پیسے۔

لَمَّا قَدِمَ الشَّامَ وَكَانَ بِهَا الطَّاعُوْنُ فَكَرْكَرَ عَنْ ذٰلِكَ۔ حضرت عمرؓ جب شام کے ملک میں پہنچے تو سُنا کہ وہاں طاعون ہے۔ یہ سُن کر آپ لوٹ آئے (کیونکہ جہاں طاعون پلیگ ہو وہاں جانا منع ہے اور اگر وہاں رہتا ہو تو وہاں سے بھاگنا بھی منع ہے مگر ایک گھر سے دوسرے گھر میں یا وہیں جنگل اور صحرا میں جا کر رہ جانا منع نہیں ہے بلکہ قاعدہ طبی اور شرعی اسی کو مقتضی ہے)۔

تَكَرْكَرَ النَّاسُ عَنْهُ۔ لوگ اس کے پاس لوٹ گئے۔

مَنْ ضَحِكَ حَتّٰى يُكَرْكِرَ فِي الصَّلٰوةِ فَلْيُعِدِ الْوُضُوْءَ وَالصَّلٰوةَ۔ جو شخص نماز میں قاہ قاہ کر کے ہنسے (قہقہہ لگا کر) تو وہ وضو بھی دوبارہ کرلے اور نماز کو بھی دوبارہ پڑھے (یہ حدیث مرفوع نہیں ہے بلکہ جابرؓ کا قول ہے)۔

اَلَمْ تَرَوْا اِلَى الْبَعِيْرِ تَكُوْنُ بِكِرْكِرَتِهِ نُكْتَةٌ مِّنْ جَرَبٍ۔ کیا تم نے اونٹ کو نہیں دیکھا، اس کے کرکرے پٹے میں (جو بیٹھنے میں زمین سے لگتا ہے) ایک کھجلی کا نقطہ ہوتا ہے (نہایہ میں ہے کہ کِرْکِرَہ اونٹ کا زور جو بیٹھنے میں زمین سے لگتا ہے اور وہ کسی قدر اس کے جسم سے اُٹھا ہوتا ہے، روٹی کی طرح۔ اس کی جمع کَرَاكِرُ ہے)۔

مَا اَجْهَلُ عَنْ كَرَاكِرَ وَاَسْنِمَةٍ۔ میں کراکر اور کوہانوں کو نہیں چھوڑتا (کیونکہ اونٹ میں ان کا گوشت نہایت مزیدار ہوتا ہے)۔

عَطَاؤُكُمْ لِلضَّارِبِيْنَ رِقَابَكُمْ وَنُدْعٰى اِذَا مَا كَانَ حَزُّ الْكَرَاكِرِ۔ تم ان لوگوں کو دیتے ہو (اُن سے سلوک کرتے ہو) جو تمھاری گردنیں مارتے ہیں اور ہم اس وقت بلائے جاتے ہیں جب کراکر کاٹے جاتے ہیں (اونٹ کو جب ایسی بیماری ہوتی ہے کہ سیدھا بیٹھ نہیں سکتا تو اس کا کرکرہ کاٹ کر ایک رگ اُس کی نکال کر اُس کو داغ دیتے ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ آرام اور راحت کے وقت تو ہم کو پوچھتے تک نہیں دشمنوں سے سلوک کرتے ہو، اور جب سخت وقت آتا ہے تو ہم کو بلاتے ہو کیونکہ ہم جنگ کا فن جانتے ہیں، لڑائی بھڑائی میں کامل ہیں)۔

مَا يَمْنَعُكَ مِنْ هٰذَا الْكُرْكُوْرِ۔ تجھے اس گہری وادی سے کیا چیز روکتی ہے؟

کُرْکُمٌ۔ زعفران اور کسم۔ (ن)

بَيْنَا هُوَ وَجِبْرِيْلُ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ يَتَحَادَثَانِ تَغَيَّرَ وَجْهُ جِبْرِيْلَ حَتّٰى عَادَ كَاَنَّهُ كُرْكُمَةٌ۔ ایک بار ایسا ہوا کہ آں حضرتؐ اور حضرت جبرئیلؑ باتیں کر رہے تھے اتنے میں حضرت جبرئیلؑ کے چہرے کا رنگ بدل گیا گویا زعفران یا ورس کا ٹکڑا ہو گیا (ورس ایک زرد گھاس ہے خوشبودار۔ نہایہ میں ہے کُرْكُمَةٌ مفرد ہے کُرْکُمٌ کا بمعنی زعفران یا کسم۔ بعضوں نے کہا وہ ایک اور چیز ہے ورس کی طرح، بہرحال یہ فارسی لفظ ہے معرب۔ زمخشری نے کہا اس میں میم زائد ہے کیونکہ عرب لوگ سُرخ کو کُرک کہتے ہیں)۔

کَرُمٌ۔ کرم اور بزرگی میں غالب ہونا۔

کَرَامَةٌ اور کَرَمٌ اور کَرَمَةٌ۔ نفیس ہونا، عزت دار ہونا، سخی ہونا۔

تَكْرِيْمٌ اور تَكْرِمَةٌ۔ تعظیم کرنا، بزرگی دینا، پانی بہت ہونا۔

مُكَارَمَةٌ۔ ایک دوسرے سے کرم میں مقابلہ کرنا۔

اَكْرَمَ الرَّجُلُ۔ اس کی اولاد نیک ہوئی۔

اِكْرَامٌ۔ بمعنی تَكْرِيْمٌ ہے۔

تَكَرُّمٌ۔ کریم بننا۔

اِسْتِكْرَامٌ۔ کرم کی درخواست کرنا، کسی کو

کریم پانا، اچھی چیز پا جانا۔
کَرَامَۃٌ۔ خلافِ عادت وہ امر جو مومن نیکوکار کے ہاتھ پر ظاہر ہو (اگر فاسق بدکار کے ہاتھ پر ہو تو وہ استدراج ہے اور کرامت اور معجزہ میں یہ فرق ہے کہ معجزہ دعویٰ نبوت کے ساتھ ہوتا ہے اور کرامت میں نبوت کا دعویٰ نہیں ہوتا)
کَرَّامِیَّہ۔ ایک فرقہ ہے جو صفات اللہ کو مخلوق کی صفات سے تشبیہ دیتا ہے اس کا بانی ایک شخص تھا جس کا نام محمد بن کرّام تھا۔
کَرْمٌ۔ انگور کو بھی کہتے ہیں۔
بِنْتُ الْکَرْمِ۔ شراب۔
کَرِیْمٌ۔ اللہ تعالیٰ کا نام ہے۔ یعنی ایسے داتا جس کی دین ختم نہیں ہوتی (بعضوں نے کہا کریم وہ شخص جو بلا عوض لوگوں کو نفع پہنچائے اگر ضرر سے بچنے کے لئے یا کسی فائدے کے لئے مال خرچ کرے تو وہ کریم نہیں ہے۔ نہایہ میں ہے کہ اللہ کا نام جو کریم ہے اس کے معنی یہ ہیں کہ جامع انواع خیر اور شرف اور فضائل کا مجموعہ)۔
اِنَّ الْکَرِیْمَ بْنَ الْکَرِیْمِ یُوْسُفُ بْنُ یَعْقُوْبَ کریم اور کریم کے بیٹے حضرت یوسفؑ ہیں جو حضرت یعقوبؑ کے بیٹے تھے (وہ حضرت اسحاقؑ کے وہ حضرت ابراہیمؑ کے خود بھی پیغمبر، باپ دادا اور پردادا بھی پیغمبر یہ شرف اور کسی کو حاصل نہیں ہوا۔ اس کے سوا حسن و جمال اور عدل و انصاف علم اور ریاست اور حکومت تمام باتیں آپ کو حاصل تھیں)۔
لَا تُسَمُّوا الْعِنَبَ الْکَرْمَ فَاِنَّمَا الْکَرْمُ الرَّجُلُ الْمُسْلِمُ۔ انگور کو کرم مت کہو کرم تو مسلمان آدمی ہے (جس کو اللہ تعالیٰ نے بزرگی اور شرافت عطا فرمائی ہے عرب لوگ انگور کو کرم کہا کرتے تھے کیونکہ اس سے شراب بنتی ہے جس کے پینے سے آدمی میں سخاوت اور ہمت پیدا ہوتی ہے آں حضرتؐ نے یہ نام مکروہ سمجھا کیونکہ شراب ہماری شریعت میں حرام کی گئی ہے اس لئے اس کو ایسا عمدہ نام دینا آپ نے مناسب نہیں سمجھا اور یہ اشارہ فرمایا کہ پرہیزگار مومن ایسے ناموں کا زیادہ حقدار ہے)۔
اِنَّ رَجُلًا اَھْدٰی لَہٗ رَاوِیَۃَ خَمْرٍ فَقَالَ اِنَّ اللّٰہَ حَرَّمَھَا فَقَالَ الرَّجُلُ اَفَلَا اُکَارِمُ بِھَا یَھُوْدَ۔ ایک شخص نے آنحضرتؐ کو شراب کی مشک بھیجی تحفہ کے طور پر تو آپ نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کو حرام کر دیا ہے۔ وہ شخص کہنے لگا، میں یہودیوں کو یہ دیکر اُن پر احسان کروں تاکہ وہ بھی اس کا بدلہ کریں (آپ نے فرمایا، جس نے شراب حرام کی ہے اسی نے یہود کو بھی (احسان کے طور پر) اس کا تحفہ بھیجنا حرام کیا ہے۔ پھر آپ نے اس کے بہا دینے کا حکم دیا۔
مُکَارَمَہ یہ ہے کہ ایک شخص دوسرے شخص کو کچھ تحفہ بھیجے اس غرض سے کہ وہ بھی اس کا بدلہ کرے گا۔
اِنَّ اللّٰہَ یَقُوْلُ اِذَا اَنَا اَخَذْتُ مِنْ عَبْدِیْ کَرِیْمَتَیْہِ فَصَبَرَ لَمْ اَرْضَ لَہٗ ثَوَابًا دُوْنَ الْجَنَّۃِ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جب میں اپنے کسی بندے کی دونوں آنکھیں لے لیتا ہوں اس کو اندھا کر دیتا ہوں یا اندھا پیدا کرتا ہوں، پھر وہ صبر کرتا ہے (ناشکری اور شکایت نہیں کرتا) تو میں کوئی بدلہ اس کے لئے پسند نہیں کرو گا بہشت کے سوا (یعنی اس کو بہشت عنایت کروں گا)
کَرِیْمَہ۔ آنکھ (کیونکہ بڑی عزیز چیز ہے اور ہر عمدہ اور اچھی چیز کو کریمہ بولتے ہیں (اس زمانہ کے محاورہ میں کَرِیْمَہ دختر اور ہمشیرہ کو بھی بولتے ہیں۔ مثلاً کہتے ہیں تَزَوَّجْتُ کَرِیْمَۃَ زَیْدٍ۔ میں نے زید کی بہن یا بیٹی سے نکاح کیا)۔
مَنْ سَلَبْتُ کَرِیْمَتَیْہِ اُعْطِیْہِ الْجَنَّۃَ۔ جس کی میں نے دونوں آنکھیں لے لیں اس کو بہشت دوں گا۔
وَاَنْفِقِ الْکَرِیْمَۃَ۔ اچھی عمدہ چیز خرچ کر۔

اِنَّہٗ اَکْرَمَ جَرِیْرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰہِ لَمَّا وَرَدَ عَلَیْہِ فَبَسَطَ لَہٗ رِدَائَہٗ وَعَمَّمَہٗ بِیَدِہٖ وَقَالَ اِذَا اَتَاکُمْ کَرِیْمَۃُ قَوْمٍ فَاَکْرِمُوْہُ۔ جب جریر بن عبداللہ بجلی (جو یمن کے رئیسوں میں سے تھے) آنحضرتؐ کے پاس آئے تو آپ نے اُن کی تعظیم کی اپنی چادر ان کے لئے بچھادی اور اپنے ہاتھ سے اُن کے سر پر عمامہ باندھا اور فرمایا جب تمہارے پاس کسی قوم کا کوئی عزت دار شخص آئے تو اس کی عزت کرو (خاطر داری سے پیش آؤ تاکہ لوگوں کے دل اسلام کی طرف مائل ہوں۔ کریمۃ بمعنی کریم ہے اور تا تانیث کی نہیں ہے بلکہ مبالغہ کی ہے جیسے علّامۃ میں)۔

وَاتَّقِ کَرَائِمَ اَمْوَالِھِمْ۔ اُن کے نفیس اور عمدہ مالوں سے بچارہ (یعنی زکوٰۃ میں اُن کا عمدہ مال مت لے مثلاً بہت دودھ والا یا موٹا تازہ جانور یا اصل کا جانور بلکہ اوسط درجہ کا مال لے)۔

وَغَزْوٌ تُنْفَقُ فِیْہِ الْکَرِیْمَۃُ۔ اور وہ جہاد جس میں عمدہ اور پسندیدہ مال خرچ کیا جائے۔

خَیْرُ النَّاسِ یَوْمَئِذٍ مُؤْمِنٌ بَیْنَ کَرِیْمَیْنِ۔ اُس دن سب لوگوں میں بہتر وہ مومن ہوگا جو دو کریموں کے درمیان ہو (اس کے ماں باپ دونوں مومن ہوں یا اس کا باپ اور بیٹا دونوں مومن ہوں کریم سے مُراد یہاں وہ شخص ہے جو گناہ کی پلیدی سے پاک رہا یا کفر اور شرک کی نجاست سے بعضوں نے کَرِیْمَیْنِ سے دو عمدہ اور نجیب گھوڑے مُراد لئے ہیں یعنی ان دونوں پر سوار ہو کر جہاد کرتا ہو)۔

کَرِیْمُ الْخِلِّ لَا تُخَادِنُ اَحَدًا فِی السِّرِّ۔ اچھی دوست کسی سے چھپی آشنائی نہیں رکھتی (یعنی عمدہ اور پاکدامن بیوی چھپ کر بدکاری نہیں کرتی۔ کَرِیْمٌ جو مذکر کا صیغہ ہے مونث پر استعمال کیا گیا عورت کو شخص قرار دیا)

وَلَا یَجْلِسُ عَلٰی تَکْرِمَتِہٖ اِلَّا بِاِذْنِہٖ۔ کسی کے عزت کے مقام پر (مثلاً مسند، تکیہ یا خاص کرسی یا تخت پر) بغیر اس کی اجازت کے نہ بیٹھے (کیونکہ یہ اس کو ناگوار ہو گا۔ بعضوں نے کہا تکرمہ سے دسترخوان مُراد ہے)۔

تَکْرِمَۃَ اللّٰہِ ھٰذِہِ الْاُمَّۃَ۔ اللہ نے اِس اُمت کو عزت دینے کو (یہ حکم دیا کہ امیر تم میں سے ہوں گے)۔

کِرْمَانُ۔ ایک صوبہ ہے ملک ایران میں خراسان اور بحرِ ہند کے درمیان۔

یَخْرُجُ مِنْ خُرَاسَانَ اَوْ کِرْمَانَ۔ دجّال خراسان سے نکلے گا یا کرمان سے۔

مَنْ کَانَ لَہٗ شَعْرٌ فَلْیُکْرِمْہُ۔ جو شخص بال رکھتا ہو (سر یا ڈاڑھی کے) تو اُن کی عزت کرے (بالوں کو دھو دھلا کر صاف پاک رکھے، اُن میں تیل ڈالے کنگھی کرے)

نَخْلَۃٌ کَرِیْمَۃٌ۔ کھجور کا عمدہ درخت (جو خوش ذائقہ اور عمدہ پھل دیتا ہو یا کثرت سے پھل دیتا ہو)۔

وَاجْعَلْ نَفْسِیْ اَوَّلَ کَرِیْمَۃٍ تَنْتَزِعُھَا مِنْ کَرَائِمِیْ۔ یا اللہ میری عمدہ چیزوں میں سے جو تو پہلے لے لے وہ میری جان ہو (جان جانے کے بعد آنکھ کان جائیں کیونکہ زندگی میں آنکھ کان جانے سے سخت تکلیف ہوتی ہے)۔

اَلْوَلِیْمَۃُ یَوْمٌ وَیَوْمَانِ مَکْرُمَۃٌ۔ شادی کی دعوت ایک دن کی ہے اگر دو دن تک ہو تو احسان اور سلوک ہے۔

فِعْلُ الْخَیْرِ مَکْرُمَۃٌ۔ اچھا کام کرنا عزت کا باعث ہوتا ہے یا کسی سے سلوک کرنا بھلائی کا موجب ہوتا ہے۔

اَکْرِمُوا الضَّیْفَ۔ مہمان کی خاطرداری کرو (اس کے لئے جلد کھانا تیار کرو، کشادہ پیشانی اور خوش رُوئی کے ساتھ پیش آؤ۔ کھاتے وقت اچھی باتیں کرو گھر کے دروازہ تک اس کا استقبال کرو)۔

مَکَارِمُ الْاَخْلَاقِ۔ عمدہ اخلاق (جس سے پیغمبرؑ موصوف ہوتے ہیں یقین، قناعت، صبر، شکر، حلم، حُسنِ خلق، سخاوت، غیرت، شجاعت، مروت)

اِمْتَحِنُوْا اَنْفُسَكُمْ بِمَكَارِمِ الْاَخْلَاقِ فَاِنْ كَانَتْ فِيْكُمْ فَاحْمَدُوا اللّٰهَ وَاِلَّا تَكُنْ فِيْكُمْ فَاسْئَلُوا اللّٰهَ وَارْغَبُوْا اِلَيْهِ فِيْهَا۔ اپنے نفسوں کو جانچو، اُن میں عمدہ اخلاق (دسوں جو اوپر بیان ہوئے) اگر موجود ہوں تو اللہ کا شکر کرو، اگر نہ ہوں تو اللہ سے سوال کرو اس سے التجا کرو (وہ ایسے اخلاق تم کو عنایت فرمائے)

سُئِلَ عَنْ مَكَارِمِ الْاَخْلَاقِ فَقَالَ الْعَفْوُ عَمَّنْ ظَلَمَكَ وَصِلَةُ مَنْ قَطَعَكَ وَاِعْطَاءُ مَنْ حَرَمَكَ آپ سے پوچھا گیا عمدہ اخلاق کیا ہیں؟ فرمایا جو شخص تجھ پر ظلم (دنیا دینی) کرے اُس کو معاف کر دینا، جو تجھ سے ناطہ توڑے اس سے ناطہ جوڑنا، جو تجھ کو محروم کرے تیرا حق نہ دے اس کو دینا، سچی بات کہنا اگرچہ خود تیرے خلاف ہو (تجھ کو اس سے نقصان پہنچے)۔

اِبْنَةُ الْكَرْمِ۔ انگوری شراب۔

دَارُ الْكَرَامَةِ۔ بہشت کیونکہ وہ عزت اور خاطرداری کا گھر ہے (جیسے دَارُ الْمُقَامَةِ اور دَارُ الْاِرْتِحَالِ دنیا کو کہتے ہیں)۔

كِرَانٌ۔ عود، چنگ جو مشہور باجے ہیں۔

فَغَنَّتْهُ الْكَرِيْنَةُ۔ ستار بجانے والی نے اُن کو گانا سُنایا۔ (یعنی حضرت حمزہ رضؓ کو)

كَرِيْنَة۔ گانے والی۔

كَرْنَفَةٌ۔ کاٹنا، مارنا۔

كِرْنَافٌ یا كُرْنَافٌ۔ شاخوں کی جڑیں جو ڈالی میں کاٹنے کے بعد رہ جاتی ہیں (اس کی جمع كَرَانِيْفُ ہے)

فَاَتَى بِقِرْبَتِهِ نَخْلَةً فَعَلَّقَهَا بِكِرْنَافَةٍ۔ اُس کو جڑ میں لٹکا دیا جو شاخ میں لگی رہتی ہے۔

وَلَا كِرْنَافَةٌ وَلَا سَعَفَةٌ۔ نہ جڑ ہے نہ شاخ۔

اِلَّا بُعِثَ عَلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ سَعَفُهَا وَ كَرَانِيْفُهَا تُشَاجِعُ تَنْهَشُهُ۔ اس کی شاخیں اور جڑیں قیامت کے دن اژدہے بن کر اس کو ڈسیں گی۔

وَالْقُرْاٰنُ فِي الْكَرَانِيْفِ۔ اس وقت تک قرآن کھجور کی ڈالیوں پر لکھا ہوا تھا (یعنی جب تک مصحفوں میں قرآن جمع نہیں کیا گیا تھا)۔

كُرْهٌ۔ اِكْرَهٌ یا كَرَاهَةٌ یا كَرَاهِيَةٌ یا مَكْرَهَةٌ۔ ناپسند کرنا، برا جاننا۔ بدصورت ہونا۔

تَكْرِيْهٌ۔ کسی کو مکروہ کر دینا۔

اِكْرَاهٌ۔ زبردستی کرنا، زور سے ایک کام پر مجبور کرنا۔

تَكَرُّهٌ اور تَكَارُهٌ۔ برا جاننا۔

اِسْتِكْرَاهٌ۔ کسی چیز کو برا پانا، مکروہ جاننا۔

اِسْبَاغُ الْوُضُوْءِ عَلَى الْمَكَارِهِ۔ باوجود تکلیف اور مشقت کے وضو پورا کرنا (اچھی طرح اعضا کو دھونا، مثلاً سردی کی شدت پانی کی کمی یا گرانی یا اعضا کی بیماری ہیں۔ نووی نے کہا پانی گرم کرنے سے ثواب میں —— کمی نہ ہوگی۔ طیبی نے کہا وضو کا پورا کرنا یہ ہے کہ اچھی طرح ہر عضو کو دھوئے اور کہنیوں اور ٹخنوں سے بڑھائے اور تین تین بار دھوئے)۔

حُفَّتِ الْجَنَّةُ بِالْمَكَارِهِ وَالنَّارُ بِالشَّهَوَاتِ۔ بہشت اُن باتوں سے گھری ہوئی ہے جو نفس پر شاق ہیں (نفس ان کو ناپسند کرتا ہے جیسے عبادات کا سنت کے موافق بجالانا گناہوں سے باز رہنا، غصہ پی جانا، خطا معاف کر دینا) اور دوزخ نفس کی خواہشوں سے گھری ہوئی ہے (یعنی وہ خواہشیں جو شرع کے خلاف ہیں۔ مثلاً زنا، چوری، خیانت، حرام کاری، شراب خواری، سود خواری، رشوت خواری، جھوٹ، غیبت، بہتان، خلاف عہدگی وغیرہ)۔

بَايَعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمَنْشَطِ وَالْمَكْرَهِ۔ میں نے آنحضرتؐ سے اس

اقرار پر بیعت کی کہ ہم آپ کے حکم پر عمل کریں گے خواہ وہ ہم کو پسند ہو یا ناپسند ہو (ہر طرح آپ کی اطاعت کریں گے یا ہر حالت میں خوشی ہو یا ناخوشی آپ کے ساتھ رہیں گے)۔

هٰذَا يَوْمُ اللَّحْمِ فِيهِ مَكْرُوهٌ۔ یہ یعنی ذی الحجہ کا دسواں دن ایسا دن ہے جس میں گوشت مشکل سے ملتا ہے (کیونکہ لوگ قربانیاں کرتے ہیں، جانوروں کی قلت ہوتی ہے۔ بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے کہ ایسا دن ہے جس میں گوشت کے لئے جانور کاٹنا کوئی پسند نہیں کرتا بلکہ قربانی کے لئے جو عبادت ہے کاٹتے ہیں۔ صحیح مسلم کی روایت میں ایسا ہی ہے یعنی اللحم فیہ مکروہ۔ لیکن صحیح بخاری کی روایت میں یَشْتَھِی فیہ اللحم ہے اس کا مطلب صاف ہے یعنی اُس دن سب کو گوشت کی خواہش ہوتی ہے۔ میں کہتا ہوں صحیح مسلم کی روایت کا بھی مطلب یہی ہو سکتا ہے یعنی اس دن چونکہ سب لوگ قربانیاں کرتے ہیں اور گوشت کی کثرت ہوتی ہے تو گوشت سے نفرت ہو جاتی ہے کوئی اس کو پسند نہیں کرتا۔ مجمع البحار میں ہے کہ صحیح مسلم کی روایت میں لَحَمٌ بہ فتح حا ہے یعنی وہ دن جس میں گوشت کی خواہش رہنا (اس طرح کہ قربانی نہ کریں اور سب گھر والے گوشت کے مشتاق رہیں) بُرا سمجھا جاتا ہے ایک روایت میں مکروہ کے بدلے مَقْرُوْمٌ ہے تو یہ صحیح بخاری کے موافق ہو جائے گا۔ یعنی اُس دن گوشت کی خواہش ہوتی ہے)۔

خَلَقَ الْمَكْرُوهَ يَوْمَ الثُّلَاثَاءِ وَخَلَقَ النُّورَ يَوْمَ الْأَرْبِعَاءِ۔ اللہ تعالیٰ بُری چیزیں (جیسے ظلمت اور تاریکی نجس اور گندے حیوانات) منگل کے دن پیدا کیں اور نور کو بدھ کے دن پیدا کیا (نور سے خیر مُراد ہے یعنی سب بہتر اور پاکیزہ چیزیں)۔

رَجُلٌ كَرِيهُ الْمِرْآةِ۔ ایک بدصورت کریہ منظر مرد۔

سُئِلَ عَنْ أَشْيَاءَ كَرِهَهَا۔ آں حضرتؐ سے کئی باتیں پوچھی گئیں آپ نے یہ پوچھنا ناپسند کیا (کیونکہ بلا ضرورت پوچھنے سے اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا ہے۔ کبھی پوچھنے کی وجہ سے ایک چیز حرام ہو جاتی ہے اگر نہ پوچھتے تو معاف رہتی)۔

كَرَاهَةَ السَّآمَةِ عَلَيْنَا۔ آپ کو یہ ناپسند تھا کہ ہم اُکتا جائیں (ہر روز وعظ سنتے سنتے)

كَرَاهِيَةَ الدَّوَاءِ الْمَرِيضَ۔ جیسے بیمار دوا کو ناپسند کرتا ہے۔

فَقُلْتُ أَنَا فَقَالَ أَنَا أَنَا كَأَنَّهُ كَرِهَهَا۔ (جابرؓ کہتے ہیں میں آں حضرتؐ کے دروازے پر آیا۔ آپ نے اندر سے پوچھا کون ہے؟ میں نے کہا میں ہوں) آپ نے فرمایا میں تو میں بھی ہوں گویا آپ نے ایسا کہنا ناپسند فرمایا (چونکہ یہ جواب بیکار ہے بجائے میں ہوں کے اپنا نام بیان کرنا چاہیے)۔

يَكْرَهُ ابْنُ عُمَرَ أَنْ يَقُومَ الرَّجُلُ ثُمَّ يَجْلِسُ مَكَانَهُ۔ عبد اللہ بن عمرؓ اس کو بُرا جانتے تھے کہ کوئی شخص اپنی جگہ چھوڑ کر (جہاں وہ بیٹھا ہو) اُٹھ کھڑا ہوا اور پھر وہ اس جگہ بیٹھ جائیں (کیونکہ وہ اس نے شرم یا خوف سے ایسا کیا ہو اور اس کا دل نہ چاہتا ہو)۔

يَكْرَهُ الْغُلَّ۔ آں حضرتؐ خواب میں یہ دیکھنا کہ گلے میں طوق پڑا ہے بُرا جانتے تھے (اور پاؤں میں بیڑی دیکھنا اچھا سمجھتے تھے۔ بیڑی کی تعبیر یہ ہے کہ شریعت کی پابندی کرے گا لیکن گلے میں طوق کافروں کی صفت ہے جیسے قرآن میں ہے إِذِ الْأَغْلَالُ فِي أَعْنَاقِهِمْ)۔

كَانَ يَكْرَهُ النَّوْمَ قَبْلَهَا۔ آنحضرتؐ عشاء کی نماز سے پہلے سو جانا مکروہ جانتے تھے (کیونکہ شاید آنکھ نہ کھلے اور عشاء کی نماز فوت ہو جائے)۔

كَانَ يَكْرَهُ الْحَدِيثَ بَعْدَهَا۔ عشاء کی نماز کے بعد باتیں کرتے رہنا (اِدھر اُدھر کی گپ شپ دُنیا کی باتیں حکایتیں اور نقلیں قصے کہانیاں بیان کرنا جیسے بعضے دنیادار دن

کی عادت ہی) آپ مکروہ جانتے تھے (کیونکہ عشاء کی نماز عبادت
ہے اور سونا گویا ایک طرح کی موت ہے تو بہتر یہ ہے کہ موت
عبادت پر ہو اور خاتمہ بالخیر ہو۔ دوسرے جب عشاء کی نماز
کے بعد بات چیت اور لغویات میں مصروف رہے گا تو احتمال
ہے کہ تہجد کے لئے آنکھ نہ کھلے بلکہ صبح کی نماز بھی شاید فوت
ہو جائے)۔

فَاِنَّہٗ لَا مُکْرِہَ لَہٗ یا لَا مُکْرِہَ لَہٗ۔ (تم میں سے
جب کوئی دعا کرے تو قطعی طور سے کرے۔ یعنی یوں عرض
کرے یا اللہ! ایسا کر دے ویسا کر دے، یوں نہ کہے اگر تو
چاہے) اس لئے کہ اللہ تعالیٰ پر کوئی زبردستی نہیں کر سکتا
(کل کام اس کی مشیت ہی سے ہوتے ہیں پھر مشیت کا
ذکر کرنا بے فائدہ ہے دوسرے یہ کہ مشیت کے ذکر کرنے میں
بندے کا استغنا معلوم ہوتا ہے اور یہ نہایت مذموم ہے
بندے کو اپنے مالک کے سامنے محتاج بننا بہتر ہے)۔

مَنْ اَمَّ قَوْمًا وَھُمْ لَہٗ کَارِھُوْنَ۔ جو شخص ایسے
لوگوں کی امامت کرے (نماز میں) جو اس کی امامت ناپسند
کرتے ہوں (بشرطیکہ مقتدی لوگ متبع سنت اور پرہیزگار
ہوں اور اس کی امامت کسی بدعت یا معصیت کی وجہ
سے ناپسند کرتے ہوں، لیکن اگر مقتدی خود بدعتی اور
فاسق ہوں اور متبع سنت شخص کی امامت ناپسند کریں تو
اُن کی ناپسندی کا کوئی اعتبار نہ ہوگا وہ خود گنہگار ہوں
گے اور یہ بھی ضروری ہے کہ جماعت کے اکثر اشخاص ناپسند
کرتے ہوں اگر دو ایک ناپسند کریں تو ان کی ناپسندی
کا اعتبار نہ ہوگا)۔

فَلَا اَکْرَہُ شِدَّۃَ الْمَوْتِ لِاَحَدٍ بَعْدَ النَّبِیِّ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔ (حضرت عائشہ رضؓ نے فرمایا پہلے
میں موت میں سختی اور تکلیف بُرا جانتی تھی) لیکن جب سے
میں نے دیکھا کہ آں حضرتؐ پر موت کی سختی ہوئی تو میں کسی
کے لئے اس کو برا نہیں جانتی (بلکہ موت میں جس قدر سختی
ہو تو وہ گناہوں کی معافی کی دلیل ہے اور یکا یک بدون
سختی کے مرجانا اچھا نہیں سمجھا گیا اس میں آدمی کو توبہ اور
استغفار کا موقع نہیں ملتا)

ثُمَّ رُفِعَ الْمِیْزَانُ فَرَاَیْتُ الْکَرَاھِیَۃَ فِیْ وَجْہِ
النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔ پھر وہ ترازو (جو آسمان
سے اُترا تھا جس میں ابوبکرؓ اور عمرؓ تولے گئے تھے) اوپر
اُٹھا لیا گیا۔ اس خواب کو سُن کر میں نے دیکھا کہ آنحضرتؐ
کے چہرۂ مبارک پر ناراضی معلوم ہوتی تھی (ناراضی کی وجہ
ظاہر ہے کیونکہ خواب کی تعبیر سے یہ نکلتا تھا کہ دینِ اسلام
میں اتفاق اور اتحاد صرف ابوبکرؓ اور عمرؓ اور عثمانؓ
کے زمانہ تک رہے گا اس کے بعد اختلاف اور فتنوں کا
ظہور ہوگا۔ ایسا ہی ہوا)۔

اِلَّا اَنْ تَاْخُذُوْا کُرْھًا۔ مگر یہ کہ تم زبردستی اُن سے
اپنی مہمانداری کا سامان لے لو (جب وہ تمہاری ضیافت
نہ کریں۔ یہ حکم ابتدائے اسلام میں تھا اور اب بھی ہو سکتا
ہے جب کسی گاؤں کے لوگ نہ مسافروں کی ضیافت کریں
نہ قیمت لے کر ان کو سامان دیں اور مسافروں کو دوسری
جگہ ضروری سامان نہ مل سکے تو زبردستی واجبی قیمت پر
لے لینا درست ہے)۔

لِمَنْ شَاءَ کَرَاھِیَۃَ اَنْ یَّتَّخِذَھَا النَّاسُ سُنَّۃً
مغرب سے قبل دو رکعتیں سنت کی پڑھنے میں آپ نے اتنا
زیادہ کیا کہ جو چاہے (یعنی یہ سنتِ موکدہ نہیں ہے بلکہ
مستحب ہے جس کا جی چاہے پڑھے جس کا جی چاہے نہ
پڑھے) آپ کو یہ برا معلوم ہوا کہیں لوگ اس کو سنتِ
(موکدہ) نہ سمجھ لیں۔

فَرَاَیْتُ الْکَرَاھِیَۃَ فَقَالَ کِلَاکُمَا مُحْسِنٌ
آپ کے چہرے پر ناراضی کا اثر میں نے دیکھا (کیونکہ جھگڑے
کو آپ نے ناپسند کیا اور فرمایا تم دونوں اچھا پڑھتے ہو)
لَا یَجِیْئُ بِشَیْءٍ تَکْرَھُوْنَہٗ (بعضے یہودیوں

نے کہا۔ آنحضرتؐ سے کچھ مت پوچھو) ایسا نہ ہو آپ کوئی
ایسی بات کریں جو تم کو ناپسند ہو (یعنی ہو سکتا ہے کہ آپ
رُوح کی حقیقت بیان نہ کریں جو یہود کی دانست میں
نبوّت کی نشانی تھی تو آپ کا سچا پیغمبر ہونا ثابت ہو جائے
گا جس کو یہودی لوگ ناپسند کرتے تھے)۔

وَمَا اسْتُكْرِهُوا عَلَيْهِ۔ اللہ تعالیٰ نے میری اُمّت
کو وہ گناہ معاف کر دیا ہے جو زبردستی ان سے کرایا جائے

لَيْسَ عَلَى مُكْرَهٍ طَلَاقٌ۔ زبردستی اگر کوئی کسی
سے طلاق دلوا دے تو طلاق نہ پڑے گی۔ (اہل حدیث
کا یہی قول ہے)۔

كُلُّ النَّوْمِ يَكْرَهُهُ۔ ہر طرح کا سونا وضو کو خراب
کرتا ہے۔

كَرْوٌ۔ کھودنا، بار بار کرنا، جلدی چلنا، گولے سے
کھیلنا۔

أَطْرِقْ كَرَا۔ یہ اُس وقت کہا جاتا ہے جب ملائم
بات کرکے کسی کو ٹھگانا منظور ہوتا ہے۔

أَطْرِقْ كَرَا أَطْرِقْ كَرَا إِنَّ النَّعَامَةَ فِي الْقُرَى
کرا اور کروان ایک پرندہ ہے اس کو شکار کرتے وقت
شکاری یہ کہا کرتے ہیں۔ اب یہ ایک مثل ہو گئی ہے اس
وقت کہی جاتی ہے جب کوئی شخص چھوٹا منہ رکھ کر بڑی
بات کہے تو اس کو ڈراتے ہیں۔

كُرَةٌ۔ گول جسم (اس کی جمع كُرِيْنَ اور كُرًى
اور كُرَاتٌ ہے)۔

كَرَوَانٌ۔ ایک پرندہ ہے خاکی رنگ کا بطخ کے
مشابہ اس کی آواز اچھی ہوتی ہے وہ رات کو نہیں سوتا۔

دُنْيَاكَ مَيْدَانٌ وَأَنْتَ بِظَهْرِهَا كُرَةٌ وَ
أَسْبَابُ الْقَضَاءِ صَوَالِجُ۔ دنیا کیا ہے ایک میدان
ہے اور تو ایک گولہ ہے اس کی پشت پر اور قضا و قدر
کے اسباب صولجان ہیں (یعنی گیند بلّا جس سے گیند
پھینک کر مارتے ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ قضا و قدر تجھ کو
پھراتے ہیں اور گھماتے ہیں جدھر چاہتے ہیں)۔

كَرْيٌ۔ خوب دوڑنا، کھودنا یا نہر کھودنا گیند سے
کھیلنا۔

كَرًى۔ اُونگھنا، سونا۔

مُكَارَاةٌ اور كِرَاءٌ۔ کرایہ پر دینا۔

إِكْرَاءٌ۔ زیادہ کرنا، کم کرنا، جاگنا، دیر کرنا،
لمبا کرنا، کرایہ پر دینا۔

تَكَرِّي۔ سونا۔

اِكْتِرَاءٌ اور اِسْتِكْرَاءٌ۔ کرایہ پر لینا۔
(جیسے تَكَارِي ہے)۔

كَرْيَانٌ اُونگھنے والا (جیسے كَرِيٌّ ہے)

إِنَّهَا خَرَجَتْ تُعَزِّي قَوْمًا فَلَمَّا انْصَرَفَتْ قَالَ
لَهَا لَعَلَّكِ بَلَغْتِ مَعَهُمُ الْكُدَى قَالَتْ مَعَاذَ اللّٰهِ حضرت
فاطمہؓ کچھ لوگوں کو پُرسا دینے کے لئے گھر سے نکلیں، جب
لوٹ کر آئیں تو آں حضرتؐ نے اُن سے فرمایا۔ شاید تو اُن
کے ساتھ قبرستان تک گئی، انھوں نے عرض کیا نہیں
معاذ اللہ۔ (ایک روایت میں یوں ہے الْكُرَاءَ
مُہملہ کے ساتھ یہ جمع ہے كُرْيَةٌ یا كُرْوَةٌ کی بمعنی گڑھا
اور قبر کو بھی کہتے ہیں۔ مشہور روایت دال سے ہے جیسے
اوپر گزر چکی)۔

أَنَّ الْأَنْصَارَ سَأَلُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فِي نَهْرٍ يَكْرُونَهُ لَهُمْ سَيْحًا۔ انصار نے
آں حضرتؐ سے درخواست کی کہ وہ ایک نہر اپنے لئے کھودنا
چاہتے ہیں جس کا پانی جاری ہو۔

كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ
لَيْلَةٍ فَأَكْرَيْنَا فِي الْحَدِيثِ۔ ہم ایک رات آنحضرتؐ کے
پاس تھے ہم نے باتوں میں خوب دیر لگائی (دیر تک باتیں
کرتے رہے)۔

اِکْرَاءٌ کے معنی لمبا ہونا اور مختصر ہونا اور بڑھانا اور گھٹانا دونوں آئے ہیں)۔

اِنَّ امْرَأَۃً مُّحْرِمَۃً سَأَلَتْہُ فَقَالَتْ اَشَرْتُ اِلٰی اَرْنَبٍ فَرَمَاھَا الْکَرِیُّ۔ عبد اللہ بن عباس سے ایک عورت نے جو احرام باندھے ہوئے تھی یہ پوچھا کہ میں نے (راستہ میں) ایک خرگوش دیکھا اس کی طرف اشارہ کیا تو جس نے مجھ کو جانور کرایہ پر دیا تھا اس نے خرگوش کو مار لیا (کَرِیٌّ جانور کرایہ پر دینے والا یا لینے والا یہاں مراد دینے والا ہے)۔

اَلنَّاسُ یَزْعُمُوْنَ اَنَّ الْکَرِیَّ لَا حَجَّ لَہٗ۔ لوگ سمجھتے ہیں جو شخص کرایہ پر اپنے جانور چلانے کے لئے آئے اُس کا حج درست نہ ہوگا۔

اِذَا قَالَ لِکَرِیِّہٖ۔ جب وہ جانور کرایہ دینے والے سے کہے۔

نُکْرِی الْاَرْضَ۔ ہم زمین کرایہ پر دیا کرتے تھے (بٹائی یا نقدی پر)۔

یَنْھٰی عَنْ کِرَاءِ الْاَرْضِ۔ آنحضرتؐ زمین کو کرایہ پر دینے سے منع کرتے تھے۔

اَدْرَکَہُ الْکَرٰی۔ اُن کو نیند نے آگھیرا۔

مَا ذَاقَ الْکَرٰی۔ نیند کا مزہ نہیں چکھا۔

اَعْطِ الْکَرِیَّ کِرْوَتَہٗ۔ جانور کرایہ پر دینے والے کو اس کا کرایہ دیدے (حال کے محاورہ میں مُکَارِی اس کو کہتے ہیں جو گدھے یا خچر کرایہ پر چلاتا ہے)۔

یَجِبُ عَلَی الْاِمَامِ اَنْ یَّحْبِسَ الْفُسَّاقَ مِنَ الْعُلَمَاءِ وَالْجُھَّالَ مِنَ الْاَطِبَّاءِ وَالْمَفَالِیْسَ مِنَ الْاَکْرِیَاءِ۔ مسلمانوں کے حاکم اور امام کو لازم ہے کہ فاسق اور بدکار مولویوں کو اور جاہل طبیبوں کو اور مفلس اور قلاش کرایہ پر چلانے والوں کو قید کرے (اُن کو سزا دے اُن سے مچلکہ لے کیونکہ ان کو آزاد چھوڑ دینے سے عام لوگوں کی خرابی ہے۔ بدکار اور بے دین مولوی غلط مسئلے بتا کر لوگوں کو گمراہ کریں گے یا لوگ ان کے بُرے کام دیکھ کر سمجھیں گے کہ یہ کام ہم بھی کریں۔ کیونکہ مولوی ان کو کرتے اور جاہل اور بے علم طبیب لوگوں کی جان لیں گے اور مفلس کرایے پر چلانے والے لوگوں سے کرایے کا پیسہ لے کر ہضم کر جائیں گے، ان کو وقت پر سواری نہ دیں گے)۔

کَرَّیْ جِبْرِیْلُ خَمْسَۃَ اَنْھَارٍ۔ حضرت جبرئیلؑ نے پانچ نہریں کھودیں۔

بابُ الکاف مع الزاء

کَزٌّ یا کَزَازَۃٌ یا کُزُوْزَۃٌ۔ سوکھ جانا، سمٹ جانا، انکار کرنا، بُرا جاننا، تنگ کرنا، نزدیک نزدیک قدم رکھنا۔

کُزَّ الرَّجُلُ۔ اس کو کزاز کی بیماری ہوگئی (یعنی سردی میں اینٹھ جانا)۔

وَجْہٌ کَزٌّ۔ بدرو، ترش رو۔

کَزُّ الْیَدَیْنِ۔ بخیل، ممسک۔

ذَھَبٌ کَزٌّ۔ سخت سونا۔

اِنَّ رَجُلًا اغْتَسَلَ فَکُزَّ فَمَاتَ۔ ایک شخص نے (سردی میں) غسل کیا اور اینٹھ کر مر گیا۔

لَمْ یَکُنْ بِالْکَزِّ فِیْ وُجُوْہِ السَّائِلِیْنَ۔ آنحضرتؐ سائلوں کے سامنے ترش رُو نہ ہوتے (بلکہ خندہ پیشانی سے رہتے، اُن سے نرمی اور ملاطفت سے پیش آتے)۔

کَزْمٌ۔ توڑنا اور اندر سے نکال کر کھا جانا۔

کَزَمٌ۔ بخیل ہونا، بہت کھانا، ناک اور اُنگلیاں چھوٹی ہونا۔

اِکْزَامٌ۔ سمٹ جانا، اتنا کھانا کہ پھر خواہش نہ رہے۔

تَکَزُّمٌ۔ بغیر چھیلے میوہ کھا لینا۔

کَانَ یَتَعَوَّذُ مِنَ الْکَزَمِ وَالْقَزَمِ۔ آنحضرتؐ پُرخوری (بہت کھانے) سے اور لالچ کمینہ پن سے پناہ مانگتے تھے یا بخیلی سے پناہ مانگتے تھے (یہ ماخوذ ہے اس سے جو عرب لوگ کہتے ہیں ھُوَ اَکْزَمُ الْبَنَانِ جس کی

پوریں چھوٹی چھوٹی ہیں۔ بعضوں نے کہا کزمر یہ ہے کہ آدمی کچھ سلوک یا خیرات کا قصد کرے لیکن اس کو ایک ٹکے کی قدرت نہ ہو)۔

لَمْ يَكُنْ بِالْكَزِّ وَلَا الْمُنْكَزِمِ۔ آں حضرتؐ تقریر کے سامنے ترش رو نہ ہوتے اور آپ کی ہتھیلیاں اور پاؤں چھوٹے چھوٹے نہ تھے۔

اِنْ اُفِيضَ فِيْ خَيْرٍ كَزِمَ وَضَعُفَ وَاسْتَسْلَمَ اگر کسی اچھی بات کا تذکرہ آتا ہے تو اپنا منہ بند کرلیتا ہے اور ناتوان بنجاتا ہے عاجز ہوجاتا ہے (یہ عون بن عبداللہ نے ایک شخص کی مذمت میں کہا)۔

باب الكاف مع السين

كَسْبٌ اِكْتِسَابٌ جمع کرنا، طلب کرنا، نفع کمانا، روزی ڈھونڈھنا، کمادینا۔

اِكْسَابٌ۔ کمادینا۔

تَكَسُّبٌ اور اِكْتِسَابٌ۔ کمانا، کوشش کرنا۔

اِسْتِكْسَابٌ۔ کمائی کرنا۔

اِكْتِسَابِيْ۔ وہ چیز جو محنت اور مشقت سے حاصل ہو (اس کے مقابل وَهْبِيْ ہے جو بلا محنت حاصل ہو)

اَطْيَبُ مَا يَاْكُلُ الرَّجُلُ مِنْ كَسْبِهٖ وَوَلَدُهٗ مِنْ كَسْبِهٖ۔ بہت حلال پاکیزہ وہ روٹی ہے جو آدمی محنت کرکے کمائے اس کی اولاد بھی اس کی کمائی ہے (تو اولاد کے مال میں سے بقدر ضرورت ماں باپ کو کھا لینا درست ہے لیکن امام شافعیؒ کا قول یہ ہے کہ جب ماں باپ محتاج ہوں، اور کمائی نہ کرسکیں تو ان کا خرچ اولاد پر واجب ہے)

اِنَّ اَوْلَادَكُمْ مِنْ اَطْيَبِ كَسْبِكُمْ۔ تمہاری اولاد تو تمہاری بہترین کمائی ہے (تو ان کا مال تم کو لینا اور خرچ کرنا درست ہے)۔

اِنَّكَ لَتَصِلُ الرَّحِمَ وَتَحْمِلُ الْكَلَّ وَتَكْسِبُ الْمَعْدُومَ۔ تم تو ناطہ جوڑتے ہو (رشتہ داروں سے سلوک کرتے ہو) اور تھکے درماندہ شخص کو سوار کرلیتے ہو یا دوسروں کا بوجھ اپنے سر پر لے لیتے ہو (ان کا قرضہ یا ان کے عیال واطفال کی پرورش اپنے ذمہ لے لیتے ہو) اور جو چیز نہیں ہے اس کو کما لیتے ہو (تجارت اور کسب میں ہوشیار ہو) یا جو چیز لوگوں کے پاس نہ ہو وہ ان کے لئے مہیا کردیتے ہو (جس کے پاس روپیہ نہ ہو اس کو روپیہ دیتے ہو، جس کے پاس روٹی کپڑا نہ ہو اس کو روٹی کپڑا دیتے ہو)۔

نَهٰى عَنْ كَسْبِ الْاِمَاءِ۔ لونڈیاں جو کمائی کرکے لائیں اس کو اپنے خرچ میں لانے سے منع فرمایا (یہاں تک کہ یہ معلوم نہ ہوجائے کہ انھوں نے کس طریق سے کمایا اگر محنت مزدوری کرکے ہاتھ سے کام کرکے کمایا تب تو اس کا استعمال درست ہے ورنہ درست نہیں، کیونکہ احتمال ہے کہ شاید بدکاری کرا کر انھوں نے یہ مال کمایا ہو جیسے عرب لوگوں میں زمانہ جاہلیت میں دستور تھا کہ لونڈیاں خرید کر ان سے حرام کاری کراتے اور ان کی کمائی اپنے خرچ میں لاتے)۔

نَهٰى عَنْ كَسْبِ الْاَمَةِ۔ لونڈی کی کمائی سے منع فرمایا (جب وہ ناجائز اور حرام طریقہ سے کمائے)۔

مَنْ كَانَ لَنَا عَامِلًا فَلْيَكْتَسِبْ زَوْجَةً وَخَادِمًا وَمَسْكَنًا۔ جو شخص ہمارا کارکن ہو (یعنی سرکاری خدمت کرتا ہو مثلاً زکوٰۃ کا تحصیلدار یا نائب یا صوبہ دار ہو) وہ بیت المال میں سے (سرکاری خزانہ سے) ایک بیوی اور ایک خدمت گار اور ایک گھر کا خرچہ لے سکتا ہے (متوسط طور سے بغیر اسراف اور فضول خرچی کے بیوی کے خرچہ میں اس کا مہر روٹی کپڑا وغیرہ سب آگیا)۔

نَهٰى عَنْ كَسْبِ الْحَجَّامِ۔ پچھنے لگانے والے کی کمائی سے منع فرمایا (کیونکہ یہ ایک ذلیل پیشہ ہے۔ ایسی کمائی لینے خرچ میں لانا بدنما ہے گو حرام نہیں ہے۔ اس لئے کہ دوسری

روایت میں ہے کہ آں حضرتؐ نے پچھنے لگائے اور پچھنے لگانے والے کو اس کی اُجرت دی، اگر حرام ہوتی تو آپ ہرگز نہ دیتے۔ بعضوں نے کہا کہ یہ نہی تحریم کے لئے ہے اور مطلب یہ ہے کہ حجام کے لئے حجامت کی اُجرت حلال ہے، لیکن دوسروں کے لئے اس کا استعمال حرام ہے)

كُسْبٌ۔ تلی کے تیل کی کھلی۔

ثَلٰثٌ يُوكَلْنَ فَيُهْزِلْنَ اَلطَّلْعُ وَالْكُسْبُ وَالْجَوْزُ۔ تین چیزوں کے کھانے سے دُبلا پن پیدا ہوتا ہے ایک تو کچی کھجور سے (جو شروع میں نکلتی ہے) دوسرے تیل کی کھلی۔ تیسرے بادام سے۔

كُسْتٌ۔ قسط ہندی یعنی عُود (جس کو لوبان کہتے ہیں ایک روایت میں كُسْطٌ ہے)

نُبْذَةٌ مِنْ كُسْتِ اَظْفَارٍ۔ ایک تھوڑا سا کُست جو بہ شکل آدمی کے ناخنوں کے بنکر آتا ہے (ایک روایت میں ظِفَارٍ ہے جو ایک شہر ہے یمن کے ساحل پر وہاں ہندوستان سے قسط آیا کرتا تھا)۔

كَسْحٌ۔ جھاڑنا، صاف کرنا، کاٹنا، لے جانا۔

كَسَحٌ۔ ہاتھ پاؤں لنجے ہونا (عام لوگ كَرْسَحَةٌ کو اسی معنی میں مستعمل کرتے ہیں۔ کہتے ہیں كَرْسَحَهٗ فَتَكَرْسَحَ اُس نے اس کو لنجا کر دیا، وہ لنجا ہو گیا)۔

مُكَاسَحَةٌ۔ زور سے کسی کے ساتھ پینا۔

مَا اَكْسَحَهٗ۔ وہ کتنا بھاری ہے۔

اِكْتِسَاحٌ۔ سب لوٹ لینا۔

كُسَاحٌ۔ ایک بیماری ہے اونٹ کی۔

اَكْسَحُ۔ لنجا، معذور، لنگڑا۔

مُكْتَسَحٌ۔ پوست نکالا ہوا۔

مِكْسَحَةٌ۔ جھاڑو (جیسے مِكْنَسَةٌ ہے)۔

سُئِلَ عَنْ مَالِ الصَّدَقَةِ فَقَالَ اِنَّهَا شَرُّ مَالٍ اِنَّمَا هِيَ مَالُ الْكُسْحَانِ وَالْعُوْرَانِ۔ صدقہ کا مال کیسا ہے (یہ عبداللہ بن عمرؓ سے پوچھا گیا) انھوں نے کہا وہ بہت بُرا مال ہے وہ تو لنجوں اور کانوں کا مال ہے (یعنی معذور لوگوں کا جو کسب نہیں کر سکتے ان کو صدقہ اور خیرات کا مال لینا چاہئے كُسْحَانٌ جمع ہے اَكْسَحُ کی۔ بعضوں نے کہا كَسَحٌ ایک بیماری ہے جو سُرین میں ہوتی ہے اُس کی وجہ سے آدمی ضعیف ہو جاتا ہے۔ عرب لوگ کہتے ہیں كَسِحَ الرَّجُلُ كَسَحًا۔ جب ایک پاؤں بھاری ہو جائے تو چلنے میں ایک پاؤں زمین پر گھسٹتا جائے گویا جھاڑو دیتا جائے)۔

جَعَلْنَاهُمْ كُسْحًا۔ (یہ قتادہ نے اِس آیت کی تفسیر میں کہا وَلَوْ نَشَاءُ لَمَسَخْنَاهُمْ عَلٰى مَكَانَتِهِمْ یعنی اگر ہم چاہیں تو ان کو لنجا معذور بنا دیں (وہ اپنی جگہ سے کھسک نہ سکیں)۔

فَكَسَحْتُ شَوْكَهَا۔ میں نے وہاں کے کانٹے وغیرہ جھاڑ کر صاف کر دیا۔

فَكَسَحَهٗ وَاَلْقَمَهُمَا۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے غار کو جھاڑا (اس کے سب روزن بند کئے) اور پاؤں کو ایک روزن کا لقمہ بنا دیا (یعنی اپنے دونوں پاؤں سے اس کو بند کر دیا کہ اگر کوئی سانپ وغیرہ کاٹے تو ان کو کاٹے اور آں حضرتؐ محفوظ رہیں)۔

كَسْرٌ۔ توڑنا، ایک ایک کر کے بیچنا، موڑنا، دونوں پنکھ ملانا، اپنی ماں کی خبر گیری کم کرنا، آنکھ نیچی کر لینا، زیر (کسرہ) دینا، پھیر دینا، شکست دینا، خلاف کرنا۔

تَكْسِيْرٌ بمعنی كَسْرٌ ہے۔

مُكَاسَرَةٌ۔ قیمت گھٹانے کی درخواست کرنا۔

تَكَسُّرٌ۔ ٹوٹ جانا۔

اِنْكِسَارٌ۔ ٹوٹنا، شکست پانا، متفرق ہو جانا، عاجزی کرنا۔

اِكْتِسَارٌ بمعنی كَسْرٌ ہے۔

عُقَابٌ كَاسِرٌ - باز شکار کو پھاڑ چیر کرنے والا۔

كُسُورٌ - علمِ حساب میں وہ مقدار جو ایک سے کم ہو (مثلاً نصف، ربع، ثلث، ثمن وغیرہ)۔

إِكْسِيرٌ - وہ دوا جو تانبے کو چاندی اور چاندی کو سونا کر دے (یہ اگلے لوگوں کا خیال تھا کہ تانبا چاندی ہو سکتا ہے اسی طرح پیتل سونا ہو سکتا ہے، چاندی سونا بن سکتی ہے اور اس کو کیمیاگری کہتے تھے۔ حال کے حکیموں نے اس خیال کو محال اور جنون قرار دیا، وہ کہتے ہیں کہ سونا چاندی بسیط عناصر ہیں ان کا انقلاب ممکن نہیں، البتہ اگر اجزائے مختلفۃ الحقیقۃ سے مرکب ہوتے تب یہ خیال کر سکتے تھے کہ ان اجزا کے ملانے سے سونا یا چاندی بن جائے)۔

فَنَظَرَ إِلَى شَاةٍ فِي كِسْرِ الْخَيْمَةِ - آں حضرتؐ نے اُمّ معبد کے پاس خیمہ کے ایک جانب ایک بکری دیکھی۔

كَسْرٌ اور كِسْرٌ - کنارہ (ہر ایک گھر کے دو کسر ہوتے ہیں داہنی اور بائیں طرف)۔

لَا يَجُوزُ فِيهَا الْكَسِيرُ الْبَيِّنَةُ الْكَسْرِ - قربانی میں لنگڑی بکری درست نہیں ہے جس کا پاؤں کھلے طور سے ٹوٹا ہوا ہو (چل نہ سکتی ہو)۔

لَا يَزَالُ أَحَدُهُمْ كَاسِرًا وِسَادَةً عِنْدَ امْرَأَةٍ مُغْزِيَةٍ يَتَحَدَّثُ إِلَيْهَا - ان میں کوئی اپنا تکیہ موڑ کر اس پر ٹیکا دے کر ایسی عورت کے پاس بیٹھ جاتا ہے جس کا مرد جہاد کے لئے گیا ہوا ہے اس سے باتیں کرتا ہے۔

كَأَنَّهَا جَنَاحُ عُقَابٍ كَاسِرٍ - گویا وہ پنکھ ہے اس باز کا جو اُتر رہا ہو اس کو ملا کر توڑ کر۔

أَتَيْتُهُ وَهُوَ يُطْعِمُ النَّاسَ مِنْ كُسُورِ إِبِلٍ - میں اُن کے پاس پہنچا وہ لوگوں کو اونٹ کے پارچے کھلا رہے تھے (یعنی اس کے اعضاء۔ بعضوں نے کہا كَسْرٌ بہ فتحہ وکسرہ کاف وہ ہڈی جس پر بہت سا گوشت نہ ہو)۔

فَدَعَا بِخُبْزٍ يَابِسٍ وَأَكْسَارِ بَعِيرٍ - پھر انہوں نے سوکھی روٹی اور اونٹ کے پارچے منگوائے (اَكْسَار جمع قلت ہے كِسْرٌ کی اور كُسُورٌ جمع کثرت ہے)۔

الْعَجِينُ قَدِ انْكَسَرَ - آٹا نرم ہو گیا روٹی پکانے کے لائق ہو گیا (خمیر ہو گیا)۔

بِسَوْطٍ مَكْسُورٍ - نرم اور بودے کوڑے سے۔

فَكَسَرَهَا كِسْرَتَيْنِ - اس کے توڑ کر دو ٹکڑے کر دیئے۔

لَمْ يُكَسِّرْهُ - کھجور کو درخت سے نہیں توڑا۔ (اور تقسیم نہیں کی)۔

بَابُ مَنْ لَمْ يَرَ كَسْرَ السِّلَاحِ - باب اس بیان میں کہ میت کے ہتھیار نہ توڑنے چاہئیں (اسی طرح دوسرے سامان کو بھی خراب نہ کرنا چاہئے بلکہ اللہ کی راہ میں محتاجوں کو دے دینا بہتر ہے۔ جاہلیت کے زمانہ کی یہ رسم تھی کہ جو کوئی مرنے لگتا وہ وصیت کر جاتا کہ میرے ہتھیار توڑ ڈالنا اور میرا سامان جلا دینا اور میرے جانور دن کو کاٹ ڈالنا۔ تو آں حضرتؐ نے اس رسم کے خلاف کیا اور وفات کے وقت ایسی کوئی وصیت نہیں کی بلکہ اپنے ہتھیار اور خچر اور زمین سب چھوڑ گئے)۔

لَا تُكْسَرُ ثَنِيَّةُ الرُّبَيِّعِ - ربیع کا دانت نہ توڑا جائے گا (یہ انہوں نے جوش میں آ کر کہا، ان کا یہ مقصود نہ تھا کہ اللہ کے حکم قصاص کا انکار کریں یا وہ یہ سمجھے کہ قصاص اور دیت دونوں میں کوئی چیز بھی کافی ہے)۔

أَتُكْسَرُ لَا أَبَا لَكَ - کیا یہ دروازہ توڑ دیا جائے گا (پھر تو بند ہونا مشکل ہے۔ یہ حضرت عمرؓ نے حذیفہؓ سے کہا لا أبا لك کلمہ تعریف ہے اور کبھی توہین کے لئے بھی آتا ہے)۔

إِذَا هَلَكَ كِسْرَى فَلَا كِسْرَى بَعْدَهُ - اب جو کسریٰ (یعنی ان کا بادشاہ) ہے جب وہ مر جائے گا اس کے بعد دوسرا کسریٰ نہ ہوگا (بلکہ ایران کا سب ملک مسلمانوں کے

آئے گا۔ ایسا ہی ہوا)۔
جُبَّۃٌ کِسْرَوَانِیَّۃٌ۔ ایرانی جُبّہ۔
کَسْرُ السِّکَّۃِ۔ سکّہ کا توڑنا۔
یَکْسِرُ حَرَّ ھٰذَا بَرْدُ ھٰذَا۔ کھجور کی حرارت کو خربوزہ کی برودت توڑ دے گی (کھجور کو خربوزہ کے ساتھ کھانا عین حکمت ہے دونوں مل کر معتدل ہو جاتے ہیں)
فَیَنْقَضُّ عَلَیْہِ الْحُسَیْنُ کَانَّہٗ عُقَابٌ کَاسِرٌ۔ امام حسینؓ اس پر اس طرح سے گریں گے جیسے باز پنکھ جوڑ کر گرتا ہے۔
وَمَعَہٗ کِسْرَۃٌ قَدْ غَمَسَہَا فِی اللَّبَنِ۔ اس کے ساتھ ایک روٹی کا ٹکڑا تھا جس کو اس نے دودھ میں ڈبو دیا۔
لَیْسَ فِی الْکُسُوْرِ شَیْءٌ۔ زکوٰۃ کے نصاب میں کسرو کا اعتبار نہ ہوگا (ان کی زکوٰۃ نہ ہوگی۔ مثلاً پانچ اونٹوں میں ایک بکری ہے اور دس اونٹوں میں دو بکریاں دینا ہوں گی اب چھ یا سات یا آٹھ یا نو اونٹوں میں بھی ایک ہی بکری لازم ہوگی)۔
کَسْرُ عَظْمِ الْمَیِّتِ کَکَسْرِہٖ حَیًّا۔ میّت کی ہڈی توڑنا ایسا ہی ہے، جیسے زندہ کی ہڈی توڑنا۔
کَسْعٌ۔ دُبُر پر ہاتھ سے مارنا یا پاؤں سے اونٹنی اور ہرن کا اپنی دُم دونوں پاؤں کے بیچ میں کر لینا، ہانکنا، تابع بنانا، پیروی کرنا۔
لَیْسَ فِی الْکُسْعَۃِ صَدَقَۃٌ۔ گدھوں میں زکوٰۃ نہیں ہے یا غلاموں میں۔
کُسْعَۃٌ۔ پیشانی کے سفید داغ کو بھی کہتے ہیں اور سفید پروں کو جو عقاب کے یا دوسرے پرند کی دُم کے تلے اکٹھا ہوتے ہیں۔
وَعَلِیٌّ یَکْسَعُہَا بِقَائِمِ السَّیْفِ۔ حضرت علیؓ تلوار کے قبضے سے پیچھے سے اس کو مار رہے تھے۔
اِنَّ رَجُلًا کَسَعَ رَجُلًا مِنَ الْاَنْصَارِ۔ ایک شخص نے (جو مہاجرین میں سے تھا) انصار کے ایک شخص کو مارا اُس کی دُبر پر۔
فَضَرَبَتْ عُرْقُوْبَ فَرَسِہٖ فَاکْتَسَعَتْ بِہٖ۔ میں نے اس کی گھوڑی کی کونچ پر مارا وہ پیچھے کی طرف گر پڑی اور اپنے سوار کو گرا دیا۔
فَلَمَّا تَکَسَّعُوْا فِیْہَا۔ جب انھوں نے جواب دینے میں دیر کی۔
نَدِمْتُ نَدَامَۃَ الْکُسَعِیِّ۔ (طلحہ نے کہا) میں حضرت عثمانؓ کے مقدمہ میں کسعی کی طرح شرمندہ ہوں، (کسعی ایک شخص تھا کسیعہ یا بنی الکسع کا جو ایک شاخ ہے قبیلہ حمیر کی اس کا نام محارب بن قیس (یا غامد بن حارث) تھا عرب لوگ شرمندگی اور ندامت میں اس کی مثال لاتے ہیں۔ اس کا قصہ یہ ہے کہ اس نے ایک عمدہ کمان تیار کی تھی اور وہ بڑا تیر انداز تھا رات کو تاریکی میں بیٹھ کر اس نے گدھوں کو تیر مارے اور ہر ایک تیر گدھے میں سے پار ہو کر پہاڑ کے پتھر پر لگا اس میں سے آگ نکلتی رہی، وہ یہ سمجھا کہ میرے تیروں نے خطا کی اور نشانہ پر نہ لگے اور غصہ میں آکر کمان توڑ ڈالی یا اپنی انگلی کاٹ ڈالی۔ جب صبح کی روشنی ہوئی تو کیا دیکھتا ہے کہ گدھے سب خون آلود پڑے ہیں، اور تیر اُن کے پار نکل کر خون میں لتھڑے ہوئے ہیں اس وقت اس کو سخت ندامت ہوئی، اس روز سے یہ مثل ہو گئی)۔
کَسْفٌ۔ کاٹنا۔
کُسُوْفٌ۔ روک دینا، آڑ کر لینا، ڈھانپ دینا، آنکھ جھکا لینا، بدحال ہونا، کالا پڑ جانا۔
تَکْسِیْفٌ۔ کاٹنا۔
اِنْکِسَافٌ۔ چھپ جانا۔
کَاسِفُ الْبَالِ۔ بدحال۔
کَاسِفُ الْوَجْہِ۔ ترش رُو۔
یَوْمٌ کَاسِفٌ۔ بڑا ہولناک دن۔
کُسُوْفٌ اور خُسُوْفٌ۔ گہن لگنا چاند کا ہو یا سورج

کا یہ الفاظ متعدد احادیث میں آئے ہیں۔ بعضوں نے کہا کُسُوْفٌ سورج گرہن اور خُسُوْفٌ چاند گرہن۔

اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ اٰیَتَانِ مِنْ اٰیَاتِ اللّٰہِ لَا یَنْکَسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَّلَا لِحَیٰوتِہٖ۔ سورج اور چاند دونوں اللہ کی نشانیوں میں سے نشانیاں ہیں (اس کی مخلوق ہیں جو خالق کا پتہ دیتی ہیں) کسی کی موت یا زیست کی وجہ سے ان میں گرہن نہیں لگتا۔

اِنَّہٗ جَاءَ بِثَرِیْدَۃٍ کِسَفٍ وہ روٹی کے ٹکڑوں کا ثرید لے کر آئے (کِسَفٌ جمع ہے کِسْفَۃٌ کی یعنی ٹکڑا)

رَاَیْتُہٗ وَعَلَیْہِ کِسَافٌ۔ میں نے ان کو دیکھا کپڑے کا ایک ٹکڑا اُن پر تھا۔

اِنَّ صَفْوَانَ کَسَفَ عُرْقُوْبَ رَاحِلَتِہٖ۔ صفوان نے اپنی اونٹنی کی کونچ کاٹ ڈالی۔

کُسُوْفٌ فِی الْوَجْہِ۔ چہرے کا تغیر۔

کَاسِفٌ۔ رنجیدہ۔

اِنْکَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰی عَہْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔ آں حضرتؐ کے زمانہ میں سورج گہن لگا۔

کَسَفَتِ الشَّمْسُ النُّجُوْمَ۔ آفتاب نے ستاروں کی روشنی کھو دی (اُن کو چھپا دیا)۔

کَسْکَسَۃٌ۔ خوب کوٹنا۔

کُسْکَاسٌ۔ ٹھنگنا، موٹا۔

کُسْکُسٌ۔ ایک کھانا ہے جو مصر میں آٹے سے بنایا جاتا ہے۔

کَسْکَسَۃٌ۔ مونث کے کافِ خطاب یا مذکر مونث دونوں کے کافِ خطاب کو سین سے بدلنا جو قبیلہ بکر کا محاورہ ہے۔

تَیَاسَرُوْا عَنْ کَسْکَسَۃِ بَکْرٍ۔ بکر کے کسا سے ایک طرف رہو (وہ اولٰی اور اعلیٰ کو اَبُوْس اور اُمَّسَ کہتے ہیں۔ محیط میں ہے کہ کسکسہ یہ ہے کہ مونث کے کافِ خطاب سے وقف کے وقت ایک سین لگا دیں جیسے کہیں اَکْرَمْتُکِسْ اور بِکِسْ)۔

کَسَلٌ۔ سستی کرنا، ٹالنا۔

کَسِلٌ اور کَسْلَانٌ۔ سست (اس کی جمع کَسْلٰی ہے)

کَسِلَ یا اَکْسَلَ۔ جماع میں انزال کے وقت ذکر کو باہر نکال لینا تاکہ اولاد نہ پیدا ہو۔

کَسُوْلٌ۔ آرام طلب، خوش حال لڑکی جو اپنی جگہ سے نہ سرکے (یہ تعریف ہے جیسے نَؤُوْمُ الضُّحٰی دن نکلے پر سونے والی)۔

لَیْسَ فِی الْاِکْسَالِ اِلَّا الطُّہُوْرُ۔ اگر کسی نے دخول کیا لیکن انزال نہ ہوا تو صرف وضو واجب ہوگا (غسل لازم نہ آئے گا، یہ ان لوگوں کے مذہب پر ہے جو کہتے ہیں کہ غسل جب ہی واجب ہوتا ہے جب پانی (منی) نکلے اور صرف دخول سے غسل واجب نہیں ہوتا، لیکن اکثر علماء اس کے خلاف ہیں وہ کہتے ہیں جہاں دخول ہوا تو غسل واجب ہو گیا خواہ منی نکلے یا نہ نکلے ان کے نزدیک یہ حدیث منسوخ ہے دوسری حدیث سے امام بخاری نے کہا غسل کر لینے میں زیادہ احتیاط ہے)۔

ثُمَّ یُکْسِلُ یا یَکْسَلُ۔ پھر انزال کے وقت ذکر باہر نکال لے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْجُبْنِ وَالْکَسَلِ یا اللہ تیری پناہ نامردی اور سستی سے۔

قَالَ اِنَّا لَنَکْسَلُ۔ ہم تو کسل کرتے ہیں (یعنی صرف دخول کرتے ہیں انزال نہیں ہوتا یا ہم سستی کرتے ہیں۔ یہ اس وقت کہا جب آپ نے فرمایا اَلَا یَاْکُلُ الْجُنُبُ قَبْلَ اَنْ یَّتَوَضَّأَ۔ یعنی جنب وضو کرنے سے پہلے کھانا نہ کھائے)۔

کَسْیٌ۔ پہننا۔

کَسْوٌ - پہنانا۔

مُکَاسَاۃٌ - ایک دوسرے پر فخر کرنا۔

اِکْسَاءٌ - پہنانا۔

تَکَسِّیْ - پہننا (جیسے اِکْتِسَاءٌ ہے)۔

کَسَاءٌ - شرافت اور بزرگی۔

کِسَاءٌ - کپڑا۔

نِسَاءٌ کَاسِیَاتٌ عَارِیَاتٌ - عورتیں لباس پہنے ہوئے مگر ننگی (اللہ کی نعمت یعنی لباس تو ان کو حاصل ہے مگر شکر کی نعمت سے ننگی ہیں۔ یا باریک لباس پہنیں گی کہ اس میں سے ان کا جسم نظر آئے گا یا ایسا لباس پہنیں گی جس سے ستر کھلا رہے گا۔ مثلاً سینہ، چھاتیاں، پیٹ، پیٹھ وغیرہ)

رُبَّ کَاسِیَۃٍ فِی الدُّنْیَا عَارِیَۃٌ فِی الْاٰخِرَۃِ - کچھ عورتیں ایسی ہیں جو دنیا میں پہنے اوڑھے ہیں مگر آخرت میں ننگی ہوں گی (ان کے برے اعمال وہاں کھول دیئے جائیں گے فضیحت ہوں گی۔ بعضوں نے کہا مطلب یہ ہے کہ دنیا میں تو مالدار اور غنی ہیں لیکن آخرت میں محتاج اور فقیر ہوں گی)۔

مَنْ کَسٰی بِرَجُلٍ - جس نے کسی شخص کو کپڑا پہنایا۔

اَکْسُکَھَا لِتَلْبَسَھَا - میں نے یہ کپڑا تم کو اس لئے نہیں دیا تھا کہ تم اس کو پہنو (بلکہ مطلب یہ تھا کہ اپنی عورتوں کو پہناؤ)۔

اَوَّلُ مَنْ کَسَا الْکَعْبَۃَ - سب سے پہلے جس نے کعبہ پر غلاف ڈالا (کعبہ کے غلاف کا بیچنا اور اس کو دوسرے ملک میں لے جانا بعضوں نے ناجائز رکھا ہے اور امام مالکؒ نے اس کا خریدنا اچھا کہا ہے۔ بعضوں نے کہا بادشاہِ اسلام کو لازم ہے کہ اس کو بیچ کر بیت المال میں اس کا روپیہ جمع کردے تاکہ مسلمانوں کے کام آئے۔ نووی نے کہا یہ بہتر ہے اس سے کہ گل سڑ کر خراب ہو جائے۔ حضرت عائشہ اور اُمِّ سلمہؓ اور ابن عباسؓ سے ایسا ہی مروی ہے اور کعبہ کے غلاف کا پہننا درست ہے گو آدمی جنب ہو یا حائضہ ہو)

اَدْخَلَھُمْ فِیْ کِسَاءٍ - آنحضرتؐ نے حضرت علیؓ اور حضرت فاطمہؓ اور حضرت حسنؓ اور حضرت حسینؓ کو ایک کپڑے کے اندر کر لیا (اور فرمایا "یا اللہ! یہ میرے اہلِ بیت ہیں ان کو خوب پاک کردے"، اصحابِ کسا یہی پانچ حضرات ہیں۔ بعض علماء کہتے ہیں کہ ازواجِ مطہرات بھی اہلبیت ہیں)۔

بابُ الکاف مع الشین

کَشْءٌ - کھا جانا، بھوننا یہاں تک کہ سوکھ جائے، چھیلنا مارنا، کاٹنا، جماع کرنا۔

کَشَاءٌ - بھر جانا۔

اِکْتِشَاءٌ - بھوننا یہاں تک کہ سوکھ جائے۔

تَکَشُّؤٌ - چل جانا، بھر جانا۔

کُشَاءَۃٌ - عیب۔

کَشْبٌ - زور سے کھا لینا۔

کَشُوْثٌ - ایک بیل ہے مشہور جو درختوں پر لپٹی ہوتی ہے اس کی جڑ زمین میں نہیں ہوتی اور نہ پتے ہوتے ہیں امر بیل اکاس بیل۔

کَشْحٌ - دشمنی رکھنا، پھوٹ ڈالنا، ہانک دینا، دم پاؤں کے اندر کر لینا، جھاڑنا۔

کُشِحَ - داغ دیا گیا۔

کُشِحُوْا عَنِ الْمَاءِ - پانی سے جدا ہو گئے۔

تَکْشِیْحٌ - چھیلنا، کشح پر داغ دینا۔

تَکَشُّحٌ - جماع کرنا۔

اِنْکِشَاحٌ - جدا ہو جانا۔

کَشَاحَۃٌ - پوشیدہ دشمنی۔

کَشْحٌ - کمر سے پسلی تک جو مقام ہے۔

طَوَی کَشْحَہٗ۔ اس کی طرف سے رُوگردانی کی۔
مِکْشَاحٌ۔ تلوار کی دھار، تبر۔
مَکْشُوحٌ۔ جس کے کشح میں بیماری ہو۔
اَفْضَلُ الصَّدَقَۃِ عَلٰی ذِی الرَّحِمِ الْکَاشِحِ سب سے بہتر وہ صدقہ ہے جو ایسے ناطہ والے کو دیا جائے جو پوشیدہ کپٹ رکھتا ہو یا جو تجھ سے رُوگردانی کرتا ہو (یعنی تجھ سے اُلفت نہ رکھتا ہو، مگر تو اس سے سلوک کرے)۔
اِنَّ اَمِیْرَکُمْ ھٰذَا لَاَھْضَمُ الْکَشْحَیْنِ۔ یہ تمہارا حاکم دُبلی کوکھوں والا ہے (پتلی کمر والا ہے)۔
یُقَبِّلُ کَشْحَہٗ۔ آپ اُس کی کمر پر بوسہ دیتا تھا (دونوں طرف دو کوکھیں ہیں)۔
فَسَدَلْتُ دُوْنَہَا ثَوْبًا وَّطَوَیْتُ عَنْہَا کَشْحًا پھر میں نے خلافت اور اپنے درمیان ایک کپڑا لٹکا دیا، اور خلافت سے مُنہ موڑ لیا (یعنی اس کی طرف توجہ نہ کی) یہ حضرت علی رضؓ نے فرمایا۔
کَشْرٌ۔ دانت کھول دینا ہنسی وغیرہ میں (تکشیر کے بھی یہی معنی ہیں)۔
اِنَّا لَنَکْشِرُ فِیْ وُجُوْہِ اَقْوَامٍ۔ بعضے لوگوں سے ہم دانت کھولتے ہیں (اُن سے ہنسی خوشی سے پیش آتے ہیں)۔
مُکَاشَرَۃٌ۔ ہنسی سے مواجہہ کرنا۔
فَضَحِکَ حَتّٰی کَشَرَ۔ ہنسے، یہاں تک کہ دانت کھل گئے (یعنی تبسم کیا)۔
کَاَنَّہُمْ یَکْتَشِرُوْنَ۔ گویا وہ ہنستے ہیں (رکتے میں اکتشار بمعنی کشر مجھ کو نہیں ملا)۔
کُشَّۃٌ۔ پیشانی یا بالوں کا گچھا۔
کَشِیْشٌ۔ کھال میں سے آواز نکالنا نہ مُنہ سے اونٹ کا شروع میں آواز کرنا (جب آواز بلند کرے تو اُس کو کَتٌّ یا کَتِیْتٌ کہیں گے، اس سے صاف ہطر

ھَدِیْرٌ کہیں گے، آواز لوٹ کر آئے تو قَرْقَرَۃٌ کہیں گے)
کَشَّ الرَّجُلُ۔ وہ ترش رُو ہو گیا (یہ عوام کا محاورہ ہے)
کَشِیْشٌ۔ شراب کے جوش مارنے کی آواز۔
کَانَتْ حَیَّۃٌ تَخْرُجُ مِنَ الْکَعْبَۃِ لَا یَدْنُوْ مِنْہَا اَحَدٌ اِلَّا کَشَّتْ وَفَتَحَتْ فَاھَا۔ ایک سانپ کعبہ شریف سے نکلا کرتا جب کوئی اس کے قریب جاتا تو وہ کھال سے آواز نکالتا اور مُنہ کھولتا (نہایہ میں ہے کہ کشیش سانپ کی کھال کی آواز۔ اگر مُنہ سے آواز نکالے تو اس کو فحیح کہیں گے)
کَاَنِّیْ اَنْظُرُ اِلَیْکُمْ تَکِشُّوْنَ کَشِیْشَ الضِّبَابِ میں تم کو دیکھ رہا ہوں تم گھوڑپھوڑوں (سوسماروں) کی طرح آوازیں نکال رہے ہو (یعنی ضعف اور ناتوانی کے ساتھ یہ حضرت علی رضؓ نے جنگ میں لوگوں سے فرمایا)۔
وَلَہٗ رَائِحَۃُ الْکَشِّ۔ منی میں کشک کی بُو ہوتی ہے (ماء الشعیر جو کے پانی کی)۔
کَشْطٌ۔ پردہ یا غلاف اُتار ڈالنا، پوست نکالنا (عرب لوگ کشط البعیر کہیں گے، سلخ البعیر نہیں کہیں گے، سلخ الشاۃ کہیں گے۔ یعنی بکری کا چمڑہ نکالا)۔
اِنْکِشَاطٌ۔ پوست نکل جانا، کھل جانا، دُور ہو جانا۔
اِسْتِکْشَاطٌ۔ بمعنی کشط ہے۔
فَتَکَشَّطَ السَّحَابُ۔ ابر پھٹ گیا۔
تَکَشَّطَتِ الْمَدِیْنَۃُ یا تَکَشَّطَتْ لِلْمَدِیْنَۃِ مدینہ کھل گیا (ابر وہاں سے ہٹ گیا)
کَشْفٌ کَاشِفَۃٌ۔ چھپی ہوئی چیز کو ظاہر کرنا فضیحت کرنا۔
کَشَفَتِ النَّاقَۃُ کِشَافًا۔ اونٹنی نے حالتِ حمل میں جماع کرایا۔
کَشْفٌ۔ شکست پانا، ایک شخص کو اظہار پر مجبور کرنا۔

مُکَاشَفَۃٌ۔ ظاہر کرنا، علانیہ کرنا۔

اِکْشَافٌ۔ ہنسی میں ہونٹ اُلٹ جانا۔

تَکَشُّفٌ۔ ظاہر ہونا، بھر دینا۔

تَکَاشُفٌ۔ ایک دوسرے کا عیب ظاہر ہونا۔

اِنْکِشَافٌ۔ کھلنا، ظاہر ہونا، شکست پانا۔

اِکْتِشَافٌ۔ کھولنا، ظاہر کرنا۔

اِکْتِشَافٌ جَدِیْدَۃٌ۔ جو جو نئی باتیں طبعیات اور صناعات کی معلوم ہوئیں، نئی ایجادیں۔

کَشْفٌ۔ جو اولیاء اللہ اور انبیاء کو ہوتا ہے۔ وہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اُن پر بعضے امورِ غیبی اور مخفی باتیں جو چاہتا ہے ظاہر کر دیتا ہے۔

قَاضِی اِنْکَشَفَ۔ وہ عہدہ دار جو کسی مقدمہ یا واقعہ کے حالات دریافت کرنے پر مامور ہو۔

لَوْ تَکَاشَفْتُمْ مَا تَدَافَنْتُمْ۔ اگر تم کو لوگوں کے مخفی حالات معلوم ہوتے تو تم ایک دوسرے کو دفن کرنے میں تامل کرتے۔

اِنَّہٗ عَرَضَ لَہٗ شَابٌّ اَحْمَرُ اَکْشَفُ۔ اُن کے سامنے ایک سُرخ رنگ جوان آیا جس کی پیشانی پر پریشان بال تھے (عرب لوگ ایسے شخص کو منحوس سمجھتے ہیں)۔

زَالُوْا فَمَا زَالَ اَنْکَاسٌ وَّلَا کُشُفٌ۔ ہٹ گئے لیکن نا توان لوگ نہ ہٹے نہ وہ لوگ جن کے پاس ڈھال نہ تھی (کُشُفٌ جمع ہے اَکْشَفُ کی یعنی وہ شخص جو سپر نہ رکھتا ہو)

فَلَمَّا کَانَ یَوْمُ اُحُدٍ وَّانْکَشَفَ الْمُسْلِمُوْنَ جب جنگِ اُحد کا دن آیا اور مسلمانوں کو شکست ہوئی۔

فَذَکَرَ انْکِشَافًا۔ پھر مسلمانوں کی رُوگردانی (ہزیمت کا) بیان کیا۔

لَمَّا حَمَلْنَا عَلَیْهِمْ اِنْکَشَفُوْا۔ جب ہم نے اُن پر حملہ کیا تو وہ بھاگ نکلے۔

مَا کَشَفْتُ لَهَا ثَوْبًا۔ میں نے کسی عورت کا کپڑا تک نہیں کھولا (یہ کنایہ ہے صحبت سے یعنی کسی عورت سے جماع نہیں کیا)

فَاِنِّیْ اَتَکَشَّفُ۔ میں (مرگی کے عارضہ میں بے ہوش ہو کر) ننگی ہو جاتی ہوں میرا ستر کھل جاتا ہے۔

اِیَّاکُمْ وَالْکَوَاشِفَ مِنَ النِّسَاءِ۔ اُن عورتوں سے بچے رہو جو اپنے تئیں کھولتی ہیں (اپنے گھر مردوں کو معلوم کراتی ہیں، مُراد بدکار عورتیں ہیں)۔

وَاللّٰہِ یَا اَکْشَفُ یَا اَزْرَقُ۔ قسم خدا کی اے کشف نیلگوں۔

کَشْفُ الْغُمَّۃِ۔ ایک کتاب ہے بہاؤالدین جلیبی کی اور ایک کتاب ہے عبدالوہاب شعرانی کی، اس میں چاروں اماموں کے مذاہب مع دلائل بیان کئے ہیں۔

کُشْکٌ۔ جَو کا پانی۔

کِشْکٌ۔ میدہ جو دودھ سے گوندھا جاتا ہے، پھر چھوڑ دیا جاتا ہے یہاں تک کہ کھٹا ہو جاتا ہے، پھر اس کو سُکھا کر ریزہ ریزہ کرکے اس سے پتلا کھانا تیار کرتے ہیں۔

کِشْکُ الْفُقَرَاءِ۔ فقیروں کا ایک کھانا کاک وغیرہ

کَشْکَشَۃٌ۔ بھاگنا، کھال سے آواز نکالنا، مُنہ سے کاف خطاب کو شین سے بدلنا جیسے بنی اسد اور ربیعہ کا محاورہ ہے۔

تَیَاسَرُوْا عَنْ کَشْکَشَۃِ تَمِیْمٍ۔ تمیم کے کشکشہ سے بچے رہو (وہ ابوك اور امك کو ابوش اور امش کہتے ہیں جیسے بکر ابوس اور امس کہتے ہیں)

کِشْمِشٌ۔ ایک قسم کا چھوٹا انگور جس میں دانہ نہیں ہوتا۔

کَشْوٌ۔ کاٹنا، مُنہ سے پکڑ کر نکال لینا۔

کُشْیَۃٌ۔ گوہ (سوسمار) کے پیٹ کی چربی یا اُس کے دُم کی جڑ۔

اِنَّہٗ وَضَعَ یَدَہٗ فِیْ کُشْیَۃِ ضَبٍّ وَّقَالَ اِنَّ نَبِیَّ اللّٰہِ لَمْ یُحَرِّمْہُ وَلٰکِنْ قَذِرَہٗ۔ حضرت عمرؓ نے اپنا ہاتھ گھوڑپھوڑ (سوسمار، گوہ) کی چربی میں رکھا

(یعنی اس کو کھایا) اور کہنے لگے اللہ کے رسول نے اس کو حرام نہیں کیا لیکن اس سے نفرت کی (معلوم ہوا کہ کراہت طبعی اور چیز ہے اور حرمت شرعی دوسری چیز۔ بہت سی حلال چیزیں جن سے بعضے لوگ نفرت کرتے ہیں (مثلاً سوکھی مچھلی یا جھینگے سے بعضوں کو تے آتی ہے)

اِنَّ رَجُلًا اَهْدٰی لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ضَبًّا فَقَذِرَهٗ فَوَضَعَ یَدَهٗ فِیْ کُشْیَتَیِ الضَّبِّ۔ ایک شخص نے آں حضرتؐ کو گھوڑ پھوڑ (سوسمار، گوہ) کا تحفہ بھیجا۔ آپ کو اس سے گھن آئی۔ پھر اس کی دونوں چربیوں میں آپ نے ہاتھ ڈالا (یعنی کھایا کُشْیَةٌ کی جمع کُشًی آئی ہے)۔

وَاَنْتَ لَوْ ذُقْتَ الْکُشٰی بِالْاَکْبَادِ لَمَا تَرَکْتَ الضَّبَّ یَعْدُوْ فِی الْوَادِیْ۔ اگر تو گوہ (سوسمار) کی چربی اس کے کلیجہ کے ساتھ کھاتا تو پھر کوئی گوہ جنگل میں دوڑتا ہوا نہ چھوڑتا (یعنی ایسی لذیذ اور مزیدار ہوتی ہے کہ تو تمام گھوڑ پھوڑوں (سوساروں) کو مار کر کھا جاتا ایک گھوڑ پھوڑ بھی جنگل میں پھرتا ہوا نہ چھوڑتا)۔

بابُ الکاف مع الظاء

کظ

کَظَّهُ الطَّعَامُ۔ اس قدر پیٹ بھر لیا کہ سانس لینے کی طاقت نہ رہی ٹھنسا ٹھنس کھا لیا ناک تک بھر لیا۔

کَظَاظٌ اور کَظَاظَةٌ۔ تکلیف میں ڈالنا، سختی پہنچانا۔

مُکَاظَّةٌ اور کِظَاظٌ۔ بہت دنوں تک کسی کے ساتھ رہنا اور لڑائی میں خوب مار پیٹ کرنا۔

تَکَاظٌّ۔ حد سے زیادہ دشمنی کرنا۔

اِکْتِظَاظٌ۔ اتنا بھر جانا کہ سانس لینے کا موقع نہ رہے ناک تک بھر لینا۔

کِظَاظٌ۔ شدت اور سختی۔

رَجُلٌ لَکٌّ کَظٌّ۔ سخت کھُر کھُرا آدمی۔

کَظِیْظٌ۔ پیٹ بھرا ہوا۔

فَاکْتَظَّ الْوَادِیْ بِثَجِیْجِهٖ۔ نالہ پانی سے بھر گیا، بھرپور ہو گیا۔

وَلَیَاْتِیَنَّ عَلَیْهِ یَوْمٌ وَّهُوَ کَظِیْظٌ۔ ایک دن ایسا آنے والا ہے کہ بہشت کے دروازے پر ہجوم ہو گا (تمام بہشتی لوگ اس میں گھس رہے ہوں گے)۔

اَهْدٰی لَهٗ اِنْسَانٌ جَوَارِشَ فَقَالَ اِذَا کَظَّکَ الطَّعَامُ اَخَذْتَ مِنْهُ۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ کو ایک شخص نے جوارش بھیجی تحفہ کے طور پر اور کہا جب تمہارا پیٹ کھانے سے بھر جائے اور ثقل اور گرانی معلوم ہو اس وقت اس کا استعمال کرنا۔

اِنْ شَبِعْتُ کَظَّنِیْ وَاِنْ جُعْتُ اَضْعَفَنِیْ۔ (امام حسن بصریؒ سے ایک شخص نے کہا میرا عجب حال ہے اگر پیٹ بھر کھاؤں تو امتلا (قے، متلی) معلوم ہوتا ہے (گرانی اور ثقل) اور اگر بھوکا رہوں تو ناتوانی اور کمزوری ہو جاتی ہے (ہر طرح مصیبت ہے)۔

اَلْاَکِظَّةُ عَلَی الْاَکِظَّةِ مَسْمَنَةٌ مَکْسَلَةٌ مَسْقَمَةٌ۔ باربار سیریاں (سیر ہو کر کھانا) بدن کو موٹا کرتی ہیں لیکن سستی لاتی ہیں، بیماریاں پیدا کرتی ہیں اَکِظَّةٌ جمع ہے کِظَّةٌ کی یعنی پیٹ کی سیری اور گرانی)۔

کَظٌّ لَیْسَ کَالْکَظِّ۔ موت کا صدمہ اور رنج دوسرے صدموں کی طرح نہیں ہے بلکہ ان سب سے زیادہ سخت ہے۔

اِنْ اَفْرَطَ فِی التَّشْبِیْعِ کَظَّتْهُ الْبِطْنَةُ۔ اگر خوب سیر ہو کر کھائے تو امتلا کا صدمہ اٹھانا ہو گا (پیٹ کی گرانی، سستی، کھٹی ڈکاریں)۔

لَهَا کِظَّةٌ تَشْتَرُّ۔ خوب سیری ہو کر بری آواز سنائی ہے۔

کظم

کَظْمٌ۔ روکنا، پی جانا، بند کرنا۔

کِظَامٌ۔ ڈاٹ۔
کُظِمَ۔ خاموش رہا۔
یَکْظِمُ الْاَمْرِ۔ معتبری اور مضبوطی۔
قَوْمٌ کُظَّمٌ۔ خاموش لوگ۔
کَظَمٌ۔ حلق، منہ یا جہاں سے سانس نکلتا ہے یا سانس کی نالی۔
کُظُوْمٌ۔ جو جانور جگالی چھوڑ دے۔
اَتیٰ کِظَامَۃَ قَوْمٍ فَتَوَضَّأَ مِنْھَا۔ ایک قوم کے کظامہ پر آں حضرتؐ تشریف لاتے اس کے پانی سے وضو کیا (کظامہ قناۃ کی طرح ہوتا ہے۔ یعنی کوئیں برابر برابر کھودتے ہیں ایک کا پانی دوسرے میں جاتا ہے یہاں تک کہ آخری کنوئیں میں پہنچکر پانی زمین کے اوپر بہنے لگتا ہے بعضوں نے کہا "کظامہ" سقاوہ (رہٹ) کو کہتے ہیں)۔
اِذَا رَاَیْتَ مَکَّۃَ قَدْ بُعِجَتْ کَظَائِمَ۔ جب تو مکہ میں دیکھے کہ برابر برابر کنوئیں کھودے گئے ہوں (پانی کی کثرت ہو)۔
اَتیٰ کِظَامَۃَ قَوْمٍ فَبَالَ۔ ایک قوم کے گھور، (گھورے یعنی کوڑے کے ڈھیر) پر آئے وہاں آپ نے پیشاب کیا (بعضوں نے کہا کظامہ سے یہاں گھور امراد ہے، جہاں کوڑہ کچرہ ڈالتے ہیں، لیکن اکثر لوگ کہتے ہیں کہ کظامہ کے وہی معنی ہیں جو اوپر گزرے)۔
مَنْ کَظَمَ غَیْظًا فَلَہٗ کَذَا۔ جو شخص غصہ پی جائے (صبر کرے جواب نہ دے نہ ستائے) اس کو ایسا ایسا ثواب ملے گا۔
اِذَا تَثَاءَبَ اَحَدُکُمْ فَلْیَکْظِمْ مَا اسْتَطَاعَ جب تم میں سے کسی کو جماہی آئے تو جہاں تک ہو سکے اس کو روکے (منہ بند کرے تاکہ زور سے آواز نہ نکلے)۔
لَہٗ فَخْرٌ یَکْظِمُ عَلَیْہِ۔ عبد المطلب کو ایک فخر حاصل ہے جس کو وہ ظاہر نہیں کرتے (چھپا رہے ہیں)۔

لَعَلَّ اللّٰہَ یُصْلِحُ اَمْرَ ھٰذِہِ الْاُمَّۃِ وَلَا یُؤْخَذُ بِاَکْظَامِھَا۔ شاید اللہ تعالیٰ اس امت کا کام درست کر دے اور اس کا گلہ دبایا نہ جائے (جہاں سے سانس نکلتی ہے)
لَہُ التَّوْبَۃُ مَا لَمْ یُؤْخَذْ بِکَظْمِہٖ۔ آدمی اس وقت تک توبہ کر سکتا ہے جب تک اس کی سانس بند ہو (یعنی غرغرہ تک دم حلق میں رک جائے تک)۔
کَاظِمَۃ۔ ایک مقام کا نام ہے یا ایک کنواں ہے۔
کَاظِمَیْن۔ ایک بستی ہے بغداد اور کربلا کے درمیان وہاں امام موسیٰ کاظم کا مزار ہے۔
کَظِیْمٌ۔ رنج یا صدمہ سے بھرا ہوا۔
کَاظِمٌ۔ لقب ہے حضرت امام موسیٰ بن جعفر کا۔

بابُ الکاف مع العین

کَعْبٌ۔ بھر دینا، ٹخنہ، شرف اور بزرگی۔
کُعُوْبٌ اور کَعَابَۃٌ اور کُعُوْبَۃٌ۔ چھاتیاں ابھرنا (جیسے تَکْعِیْبٌ ہے)۔
اِکْعَابٌ۔ جلدی چلنا۔
کَاعِبٌ۔ وہ لڑکی جس کی چھاتی ابھر آتی ہو (اس کی جمع کَوَاعِبُ ہے)۔
مَا کَانَ اَسْفَلَ مِنَ الْکَعْبَیْنِ فَفِی النَّارِ۔ جو ازار ٹخنوں سے نیچے ہو وہ دوزخ میں ڈالی جائے گی۔ (ٹخنہ وہ ہڈی ہے اٹھی ہوئی جو پنڈلی اور قدم کے جوڑ پر ہے دونوں طرف۔ تو ہر پاؤں میں دو ٹخنے ہیں اور شیعہ کہتے ہیں کہ ٹخنہ وہ ہڈی ہے جو قدم کی پشت پر ہے)۔
رَاَیْتُ الْقَتْلٰی یَوْمَ زَیْدِ بْنِ عَلِیٍّ فَرَاَیْتُ الْکِعَابَ فِیْ وَسَطِ الْقَدَمِ۔ میں نے جس روز امام زید بن علی شہید ہوئے مقتولوں کو دیکھا ان کے ٹخنوں کو قدم کے بیچ میں۔

اِنْ کَانَ لَیُهْدٰی لَنَا الْقِنَاعُ فِیْهِ کَعْبٌ مِّنْ اِهَالَةٍ فَنَفْرَحُ بِهٖ۔ ہم کو کھجور کا ایک طباق تحفہ میں دیا جاتا اس پر چربی کا یا گھی کا ایک ٹکڑا رکھا ہوتا ہم اس کو لے کر خوش ہوتے۔

اَتَوْنِیْ بِقَوْسٍ وَّکَعْبٍ وَّثَوْرٍ۔ میرے پاس ایک ٹوکرے کی بچی ہوئی کھجور اور ایک گھی کا ٹکڑا اور ایک پنیر کا ٹکڑا لے کر آئے۔

وَاللّٰهِ لَا یَزَالُ کَعْبُکِ عَالِیًا۔ خدا کی قسم تیرا مرتبہ ہمیشہ بلند رہے گا ہمیشہ تجھ کو شرف اور علو حاصل رہے گا۔ یہ ماخوذ ہے کَعْبُ الْقَنَاۃِ سے یعنی برچھے کی پور ہر دو گرہوں (گانٹھوں) کے درمیان ایک کعب ہوتا ہے اور جو چیز بلند اور مرتفع ہو اس کو کعب کہیں گے)۔

کَعْبَۃٌ کو کعبہ اسی لئے کہا جاتا ہے کہ وہ بلند اور عالی شان ہے (بعضوں نے کہا اس وجہ سے کہ وہ مکعب یعنی مربع ہے)۔

کَعْبٌ۔ اہل حساب کی اصطلاح میں کعب یہ ہے اگر ایک عدد کو فی نفسہ ضرب دیں تو حاصل مال اور مجذور کہلاتا ہے اور وہ عدد شی اور جذر اس حاصل ضرب کو پھر اس عدد میں ضرب کریں تو حاصل ضرب اخیر کو کعب کہتے ہیں اور اہل پیمائش کی اصطلاح میں کعب وہ جسم ہے جس کو چھ مربع احاطہ کریں۔

کَعْبِیَّه۔ ایک فرقہ ہے معتزلہ کا جن کا پیشوا ابو القاسم بن محمد کعبی تھا۔

لَاُ وَطِّئَنَّ اَسْنَانَ الْعَرَبِ کَعْبَهٗ۔ میں اس کے ٹخنے سے عرب کے دانتوں کو روندواؤں گا۔

یُقَالُ لَهُ الْکَعْبَۃُ الْیَمَانِیَۃُ وَالْکَعْبَۃُ الشَّامِیَّۃُ۔ یمن میں جو کعبہ بنایا گیا تھا۔ اس کو کعبہ یمانیہ کہتے تھے (اور ذی الخلصہ بھی اسی کا نام تھا)۔ اور مکہ میں جو اصلی کعبہ ہے وہ کعبہ شامیہ کہلاتا تھا۔

هَلْ اَنْتَ مُرِیْحِیْ مِنْ ذِی الْخَلَصَۃِ وَالْکَعْبَۃِ الْیَمَانِیَۃِ وَالشَّامِیَّۃِ۔ تم مجھ کو ذی الخلصہ اور کعبہ یمانی اور شامی سے بے فکر کرتے ہو (حالانکہ کعبہ شامی اصل کعبہ کو کہتے تھے مگر مطلب یہ ہے کہ جب ذی الخلصہ تباہ کر دیا جائے گا تو کعبہ ایک ہی رہ جائے گا۔ اور یہ الفاظ کہ کعبہ یمانی یا کعبہ شامی کوئی نہیں کہے گا)۔

کَانَ یَکْرَهُ الضَّرْبَ بِالْکِعَابِ۔ چوسر کے پانسے پھینکنا برا جانتے تھے (اکثر علماء کے نزدیک چوسر کھیلنا حرام ہے اور اکثر صحابہ کا بھی یہی قول ہے اور عبد اللہ بن مغفل اپنی بیوی کے ساتھ اس کو کھیلا کرتے لیکن بلا شرط اور سعید بن مسیب نے بھی اس کی اجازت دی ہے اگر شرط نہ ہو یعنی ہار جیت پر کچھ روپے کی شرط نہ ہو ورنہ سب کے نزدیک بالاتفاق حرام ہوگا کیونکہ وہ قمار (جوا) ہے۔ شطرنج کا بھی یہی حکم ہے کہ بغیر شرط لگائے بعضوں نے اس کا کھیلنا جائز رکھا ہے اور اکثر نے مکروہ کہا ہے)۔

لَاَنْ اُقَعْقِعَ فِیْ یَدِیْ جَمْرَتَیْنِ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ اُقَعْقِعَ کَعْبَتَیْنِ۔ اگر میں اپنے ہاتھ میں دو انگارے پھراؤں تو اس سے اچھا ہے کہ چوسر کے دو پانسے پھراؤں۔

لَا یُقَلِّبُ کَعَبَاتِهَا اَحَدٌ یَّنْتَظِرُ مَا تَجِیْءُ بِهٖ اِلَّا لَمْ یَرِحْ رَائِحَۃَ الْجَنَّۃِ۔ چوسر کے پانسوں کو جو کوئی ہاتھ میں پھرائے وہ انتظار کرتا ہو کہ پانسا کیسا پڑتا ہے تو وہ بہشت کی خوشبو نہ سونگھے گا۔

فَجَائَتْ فَتَاۃٌ کَعَابٌ عَلٰی اِحْدٰی رُکْبَتَیْهَا۔ ایک جوان لڑکی جس کی چھاتیاں ابھر آئی تھیں اپنے ایک گھٹنے کے بل بیٹھی۔

مَنْ لِکَعْبِ بْنِ الْاَشْرَفِ فَاِنَّهٗ قَدْ اٰذَی اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ۔ کعب بن اشرف سے کون سمجھ لیتا ہے (کون اس کو قتل کرتا ہے) اس نے اللہ اور اس کے رسول کو ایذا دی ہے۔ (یہ شخص یہودیوں میں بڑا مال دار رئیس تھا

عہد شکنی کرکے قریش کے کافروں کو مسلمانوں سے لڑنے کے لئے اُبھارتا تھا، اُن کی روپے سے مدد کرتا، آنحضرتؐ کی ہجو اشعار میں کیا کرتا، لوگوں کو اسلام لانے سے روکتا تھا)۔

کَعْبُ الْاَحْبَارِ۔ (عالموں کے کعب یعنی صدر) یہ اہلِ کتاب کے بڑے عالم تھے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضؓ کی خلافت میں مسلمان ہوئے اسی لئے اُن کا شمار تابعین میں ہے۔

اَصْلَحَكَ اللّٰهُ اَيْنَ الْكَعْبَانِ فَقَالَ هٰهُنَا يَعْنِي الْمَفْصَلَ دُوْنَ عَظْمِ السَّاقِ۔ (زرارہ اور بکر نے امام محمد باقرؑ سے پوچھا، خدا تمھارا بھلا کرے ٹخنے کہاں ہیں؟ انھوں نے فرمایا اس جگہ یعنی وہ جوڑ جو پنڈلی کی ہڈی کے پاس ہے۔

اَعْلَى اللّٰهُ كَعْبِيْ بِكُمْ۔ اللہ تعالیٰ نے میرا مرتبہ تمھارے سب سے بلند کیا۔

كَعْبُ بْنُ لُؤَيٍّ۔ آنحضرتؐ کے اجداد میں ایک شخص تھے۔

كَعْتٌ۔ بونا، ٹھنگنا۔

اِكْعَاتٌ۔ جلد چلنا اور بیٹھ جانا۔

كُعْتَةٌ۔ شیشہ کا ڈھکن۔

كُعَيْتٌ۔ لال یا بلبل (نُغَرٌ بھی کہتے ہیں جس کی تصغیر نُغَيْرٌ ہے)۔

كُعْدُبٌ یا كُعْدُبَةٌ۔ پانی کا حباب، بلبلہ۔

اَتَيْتُكَ وَاِنَّ اَمْرَكَ كَحُقِّ الْكَهُوْلِ اَوْ كَالْكُعْدُبَةِ۔ میں تمھارے پاس اُس وقت آیا جب تمھارا کام مکڑی کے جالے کی طرح یا حباب کی طرح تھا (ایک روایت میں جُعْدُبَہ ہے معنی وہی ہیں یا مکڑی کا گھر (یہ عمرو بن عاص رضؓ نے معاویہ رضؓ سے کہا)۔

كَعٌّ یا كَاعٌّ نامرد بزدل، ضعیف، ناتوان۔

كُعُوْعٌ۔ ناتوانی، بزدلی۔

اِكْعَاعٌ۔ نامرد کرنا۔

مَا زَالَتْ قُرَيْشٌ كَاعَّةً حَتّٰى مَاتَ اَبُوْطَالِبٍ۔ قریش کے لوگ آنحضرتؐ کو ستانے میں برابر بزدل اور ڈرپوک رہے (ابوطالب کے رعب سے آنحضرتؐ کو ایذا نہیں دے سکتے تھے) جب ابوطالب مر گئے تو لگے جرأت کرنے (دیدہ دلیر ہو گئے۔ ایک روایت میں کَاعَةٌ ہے بہ تخفیف عین)

كَعْكٌ۔ کھانے کا کاک جو آٹے اور دودھ اور شکر سے بناتے ہیں یہ معرب ہے کاک کا یا کیک کا۔ روٹی۔ بسکٹ

كَعْكَعَةٌ۔ روکنا، پیچھے ہٹانا۔

تَكَعْكُعٌ۔ پیچھے ہٹنا جیسے تَكَاكُؤٌ ہے۔

كَعْكَعٌ۔ نامرد، ناتوان، بزدل۔

رَاَيْنَاكَ تَكَعْكَعْتَ۔ ہم نے آپ کو دیکھا آپ (نماز میں) پیچھے سرکے (ایک روایت میں كَعْكَعْتَ ہے معنی وہی ہیں)۔

كَعْمٌ۔ منہ باندھ دینا تاکہ کاٹ نہ سکے نہ کھا سکے، ہٹا دینا

كَعْمٌ اور كُعُوْمٌ۔ بوسہ دینا۔

مُكَاعَمَةٌ۔ کسی کو اپنے ساتھ ایک ہی کپڑے میں لٹانا، لپٹانا، بغیر کسی آڑ کے یا مونہہ دوسرے کے منہ پر رکھنا، جیسے بوسہ لیتے ہیں۔

نَهٰى عَنِ الْمُكَاعَمَةِ۔ مکاعمہ سے منع فرمایا۔

دَخَلَ اِخْوَةُ يُوْسُفَ مِصْرَ وَقَدْ كَعَمُوْا اَفْوَاهَ اِبِلِهِمْ۔ حضرت یوسف علیہ السلام کے بھائی جب مصر میں داخل ہوئے تو انھوں نے اپنے اونٹوں کے منہ (چھیکے یا دہانہ سے) باندھ دیئے تھے (ایسا نہ ہو کسی کا کھیت چر جائیں اس کا نقصان کریں)۔

فَهُمْ بَيْنَ خَائِفٍ مَقْمُوْعٍ وَسَاكِتٍ مَكْعُوْمٍ اُن کا یہ حال ہے کوئی تو اُن میں ڈرا ہوا ذلیل اور خوار ہے اور کوئی خاموش منہ بندھا ہوا (یہ حضرت علی رضؓ نے اولیاء اللہ کی صفت بیان کی)۔

باب الکاف مع الفاء

کَفَأٌ۔ پھیر دینا، اوندھا کرنا، اُلٹ دینا، پیچھے لگنا، داخل ہونا، ہانک دینا، لوٹ جانا، شکست پانا۔
مُکَافَأَۃٌ اور کِفَاءٌ۔ بدلہ دینا، مشابہ ہونا، برابر ہونا، نظیر ہونا، تاک میں رہنا، مقابل ہونا، دفع کرنا۔
اِکْفَاءٌ۔ مائل ہونا، جھکانا، اُلٹ دینا، ڈالنا۔
تَکَافُؤٌ۔ برابر ہونا، شکست پانا۔
اِنْکِفَاءٌ۔ لوٹ جانا، متفرق ہو جانا، بدل جانا۔
اِکْتِفَاءٌ۔ جھکانا، اپنے اوپر اُلٹ لینا تاکہ جو کچھ برتن میں ہے وہ سب مل جائے۔
اِسْتِکْفَاءٌ۔ سال بھر کے لئے اونٹوں کے فوائد مانگنا
کَفَاءَۃٌ۔ برابری، مساوات۔
کُفُوٌّ یا کِفْوٌ یا کُفُوءٌ۔ مثل اور برابر ہمسر برابر (اس کی جمع اَکْفَاءٌ اور کِفَاءٌ ہے)۔
اَلْمُسْلِمُوْنَ تَتَکَافَأُ دِمَاؤُھُمْ۔ مسلمانوں کے خون ایک دوسرے کے برابر ہیں (یعنی قصاص اور دیت اور تمام احکام میں یہ نہیں کہ شریف اور خاندانی مسلمان کا خون اعلیٰ درجہ کا ہو اور رذیل یا غریب مسلمان کا کم درجہ کا بلکہ سب مسلمان برابر ہیں)۔
کَفَاءَۃٌ۔ نکاح میں یہ ہے کہ خاوند عورت کے ہمسر ہو حسب نسب دینداری تموّل وغیرہ میں۔
کَانَ لَا یَقْبَلُ الثَّنَاءَ اِلَّا مِنْ مُکَافِیٍٔ آنحضرت اُس شخص کا تعریف کرنا منظور کرتے جس پر کچھ احسان کرتے (بغیر احسان کے ثنا خوانی پسند نہ فرماتے۔ ابن انباری نے کہا یہ تفسیر غلط ہے کیونکہ آنحضرتؐ کا احسان سارے عالم پر ہے اور آپ کی تعریف کرنا ایسا فرض ہے جس کے بغیر اسلام پورا نہیں ہوتا۔ بلکہ صحیح تفسیر یہ ہے کہ آنحضرتؐ اسی کی تعریف قبول فرماتے جس کو سچا مسلمان جانتے جو دل سے تعریف اور ثنا کرتا لیکن منافقوں کی تعریف کو قبول نہ کرتے جو صرف زبانی جمع خرچ ہوتا۔ ازہری نے کہا ایک اور مطلب بھی ہو سکتا ہے یعنی آں حضرتؐ اسی کی تعریف پسند فرماتے جو اعتدال کے ساتھ آپ کی صحیح تعریف کرتا اس میں افراط اور تفریط نہ ہوتی یعنی جو آپ کی واقعی شان ہے نہ اس سے بڑھاتا نہ گھٹاتا)۔

عَنِ الْغُلَامِ شَاتَانِ مُکَافِئَتَانِ۔ عقیقہ میں لڑکے کی طرف سے دو ہم عمر بکریاں ذبح کرنا چاہئے یا قریب قریب عمر کی (بعضوں نے کہا مُکَافِئَتَانِ کے معنی یہ ہیں کہ دونوں مسنّہ ہوں یا کم سے کم جذع ہوں جو قربانی کے لئے بھی کافی ہیں۔ نہایہ میں ہے کہ محدث لوگ مُکَافَئَتَانِ بہ فتحہ فا پڑھتے ہیں۔ بعضوں نے اس کے یہ معنی لئے ہیں کہ ایک کے بعد ہی متصل دوسری ذبح کی جائے بیچ میں فاصلہ نہ ہو، یعنی یہ نہ ہو کہ ایک آج ذبح کریں ایک کل، بلکہ دونوں کو ایک ساتھ ہی ایک کے بعد ایک ذبح کریں)
وَرُوْحُ الْقُدُسِ لَیْسَ لَہٗ کِفَاءٌ۔ حضرت جبرئیلؑ کا کوئی ہمسر اور برابر والا نہیں ہے (یعنی فرشتوں میں ان کا درجہ سب سے بڑھ کر ہے)۔
فَنَظَرَ اِلَیْھِمْ فَقَالَ مَنْ یُکَافِئُ ھٰؤُلَاءِ۔ پھر اُن کی طرف دیکھا اور کہنے لگا، کون ان کا مقابلہ کر سکتا ہے۔
لَا اُقَاوِمُ مَنْ لَا کِفَاءَ لَہٗ۔ میں اُس شخص سے مقابلہ نہیں کر سکتا جس کا کوئی جوڑ نہیں ہے (یعنی شیطان کا)۔
لَا تَسْئَلُ الْمَرْأَۃُ طَلَاقَ اُخْتِھَا لِتَکْتَفِئَ مَا فِیْ اِنَائِھَا۔ کوئی عورت اپنے خاوند سے یہ درخواست نہ کرے کہ اس کی سوکن کو طلاق دیدے تاکہ اُس کے برتن میں جو کچھ ہے وہ بھی خود اُنڈیل لے (اس کا حصہ بھی خود لے لے)۔
کَانَ یُکْفِئُ لَھَا الْاِنَاءَ۔ آنحضرتؐ بلی کے لئے برتن جھکا دیتے (تاکہ وہ آرام کے ساتھ پانی پی لے)۔
وَتُکْفِئُ اِنَاءَکَ۔ تو اپنا برتن اوندھا لے (کیونکہ

جانور میں دودھ نہیں رہا جو اُس میں دوہے)۔

آخِرُ مَنْ یَمُرُّ رَجُلٌ یَتَکَفَّأُ بِہِ الصِّرَاطُ۔ اخیر میں ایک شخص پُل صراط پر سے گزرے گا اس کو لے کر پُل جھک جائے گا (اُلٹ جائے گا)۔

غَیْرَ مُکْفِیٍّ رَبَّنَا یا رَبُّنَا۔ یہ کھانا نہ لوٹا گیا نہ اُلٹا گیا نہ اس کی خواہش اور طلب چھوڑی گئی، اے پروردگار ہمارے یا ہمارا پروردگار نہ تو لوٹایا گیا ہے نہ رخصت گیا (ایک روایت میں غَیْرَ مَکْفِیٍّ ہے یعنی نہ اس کو کوئی کھانا کھلاتا ہے نہ اس کو کوئی اور کافی ہے (بلکہ وہ خود سارے جہان کو کافی ہے بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے اس کی تعریف اور ستائش نہ چھوڑی گئی ہے۔ بلکہ ہم ہمیشہ اس کی تعریف کرتے رہتے ہیں۔ اور نہ رخصت کی گئی (یعنی آخری ستائش نہیں ہے بلکہ اس کے بعد اور ستائش ہے وَلَا مُسْتَغْنًی عَنْہُ نہ اس کی تعریف سے بے پرواہی ہوسکتی ہے۔ ایک روایت میں وَلَا مَکْفُوْرٍ ہے یعنی تیری نعمت کی ناشکری نہیں ہے)

ثُمَّ انْکَفَأَ اِلٰی کَبْشَیْنِ اَمْلَحَیْنِ فَذَبَحَھُمَا پھر آپ دو چتکبرے مینڈھوں کی طرف جھکے، ان دونوں کو ذبح کیا۔

فَاَضَعُ السَّیْفَ فِیْ بَطْنِہٖ ثُمَّ اَنْکَفِئُ عَلَیْہِ میں اُس کے پیٹ پر تلوار رکھ کر اوپر سے جھک رہا تھا (تلوار پر زور دے رہا تھا تاکہ پیٹ کے پار نکل جائے)۔

وَتَکُوْنُ الْاَرْضُ خُبْزَۃً وَّاحِدَۃً یَکْفَأُھَا الْجَبَّارُ بِیَدِہٖ کَمَا یَکْفَأُ اَحَدُکُمْ خُبْزَتَہٗ فِی السَّفَرِ اور ساری زمین ایک روٹی کی طرح ہو جائے گی پروردگار اُس کو اس طرح (ہاتھوں پر) اُلٹے گا جیسے تم میں سے کوئی سفر میں اپنی روٹی ہاتھوں پر اُلٹتا ہے (تختے پر نہیں بیلتا) ایک روایت میں یَتَکَفَّأُھَا ہے معنی وُہی ہیں۔ اَب حدیث کے دو مطلب ہوسکتے ہیں ایک یہ کہ بقدرتِ الٰہی ساری زمین ایک روٹی بن کر بہشتیوں کی غذا ہوگی، دوسرے یہ کہ بہشت کی نعمتوں اور روٹیوں کے مقابل ساری زمین ایک رُوکھی روٹی کی طرح بے حقیقت ہوگی)[1]

کَانَ اِذَا مَشٰی تَکَفّٰی تَکَفِّیًا۔ آنحضرتؐ جب چلتے تو آگے کو زور دے کر جھک کر چلتے (جیسے مستعد اور طاقتور لوگوں کی چال ہوتی ہے۔ بعضوں نے کہا داہنے بائیں جُھک جُھک کر۔ یہ آپ کی طبعی چال تھی جو بری نہیں ہے بُری جب ہے کہ اترانے اور غرور کرنے کی نیت سے اس طرح چلے)۔

وَلَنَا عَبَاءَتَانِ نُکَافِئُ بِھِمَا عَیْنَ الشَّمْسِ۔ ہمارے پاس دو کمّل تھے جن سے ہم سُورج کا مقابلہ کرتے (یعنی دُھوپ کی روک کرتے)۔

رَاٰی شَاۃً فِیْ کِفَاءِ الْبَیْتِ۔ ایک بکری دیکھی گھر کے پچھلے حصّے میں (نہایہ میں ہے کہ کِفَاءٌ ایک یا دو کپڑے جو مِلا کر سیئے جاتے ہیں اور گھر کے عقب میں لگا دیئے جاتے ہیں، اس کی جمع اَکْفِئَۃٌ ہے)

اِنْکَفَأَ لَوْنُہٗ عَامَ الرَّمَادَۃِ۔ حضرت عمرؓ کا رنگ بدل گیا، جس سال قحط پڑا تھا (آپ کو عام لوگوں کی فکر دامن گیر تھی دوسرے پیٹ بھر کر کھانا چھوڑ دیا تھا)

مَالِیْ اَرٰی لَوْنَکَ مُنْکَفِئًا۔ کیا وجہ ہے میں تمھارا رنگ بدلا ہوا پاتا ہوں (یعنی بھوک سے)۔

اِنَّ رَجُلًا اِشْتَرٰی مَعْدِنًا بِمِائَۃِ شَاۃٍ مُتْبِعٍ فَقَالَتْ لَہٗ اُمُّہٗ اِنَّکَ اشْتَرَیْتَ بِثَلٰثِمِائَۃٍ اُمَّھَاتُھَا مِائَۃٌ وَّاَوْلَادُھَا مِائَۃٌ وَّکُفْأَتُھَا مِائَۃٌ۔ ایک شخص نے سَو جلنے والی بکریوں کے بدلے جن کے ساتھ ان کے بچے بھی ہوں، ایک کان خریدی،

---

[1] یہ حدیث دراصل اس آیت کی تفسیر ہے فَیَذَرُھَا قَاعًا صَفْصَفًا لَّا تَرٰی فِیْھَا عِوَجًا وَّلَآ اَمْتًا (اور زمین کو ہموار میدان کر چھوڑے گا جس میں نہ تم کجی اور پستی دیکھو گے نہ ٹیلا اور بلندی) مصم

تو اس کی ماں کہنے لگی، تو نے تین سو بکریوں کے بدلے خریدی سو تو اصل بکریاں اور سو ان کے بچے اور سو دوسرے بچے جو اُن کے بعد پیدا ہوں گے (نہایہ میں ہے کہ اونٹوں میں کُفْاَۃٌ یہ ہے کہ اُن کی دو ٹکڑیاں کی جائیں اور ہر سال ایک ٹکڑی بچے جنے اور ایک ٹکڑی خالی چھوڑ دی جائے یہ بچہ کشی کا عمدہ طریق ہے جیسے زراعت کی زمین میں کیا کرتے ہیں کہ ایک قطعہ میں ایک سال کھیتی کرتے ہیں دوسرے سال اس کو خالی چھوڑ دیتے ہیں دوسرے قطعہ میں کاشت کرتے ہیں تاکہ زمین کی قوت بحال ہو جائے۔ عرب لوگ کہتے ہیں وَهَبْتُ لَهٗ کُفْاَۃَ نَاقَتِیْ میں نے اپنی اونٹنی کا فائدہ ایک سال کے لئے اس کو دیدیا یعنی اس کا دودھ اس کے بال اس کا بچہ۔ ازہری نے کہا بکریوں کے ہر پیدائش میں سو بچے اس لئے رکھے کہ بکریوں کے اونٹوں کی طرح دو حصے نہیں کرتے بلکہ سب پر نر کو چڑھا دیتے ہیں اور سب حاملہ ہو جاتی ہیں تو سو بکریوں کے سو بچے پیدا ہوتے ہیں)۔

اِنَّهٗ کَانَ یُکْفِئُ فِیْ شِعْرِہٖ۔ نابغہ اپنے شعروں میں اکفا کیا کرتا تھا (یعنی ردی کی حرکات مختلف رکھتا کبھی زیر کبھی زبر کبھی پیش، اس کو اِقْوَاء بھی کہتے ہیں۔ بعضوں نے کہا اِکْفَا یہ ہے کہ قافیوں میں فرق ہو ایک ہی حرف کا التزام نہ رہے)۔

فَاَمَرَ بِالْقُدُوْرِ فَاُکْفِئَتْ۔ آپ نے حکم دیا سب ہانڈیاں اوندھا دی گئیں (ان کا گوشت پھینک دیا گیا چونکہ تقسیم سے پہلے انھوں نے بکریاں کاٹ کر ان کا گوشت چڑھا دیا تھا اور ایسا کرنا دار الحرب میں درست ہے لیکن دار الاسلام میں درست نہیں۔ بعضوں نے کہا گوشت پھینک دینے کا حکم آپ نے زجر اور عقوبت کے طور پر دیا چونکہ انھوں نے آنحضرتؐ کو پیچھے چھوڑ دیا اور یہ خیال نہ رکھا کہ شاید دشمن آپ پر حملہ کر دے اور احتمال ہے کہ انھوں نے اس گوشت کو تقسیم میں شریک کر دیا ہو تاکہ مال بے کار ضائع نہ ہو)۔

اَکْفِئُوا الْقُدُوْرَ۔ ہانڈیاں اوندھا دو۔

فَاَکْفَاَ مِنْهُ عَلٰی یَدَیْهِ۔ پھر برتن کو جھکا کر دونوں ہاتھوں پر پانی ڈالا (پہلے ہاتھ دھوئے پھر ہاتھ برتن میں ڈالا اور ہاتھ سے پانی لیتے رہے، سارے وضو میں ایسا ہی کیا۔ اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ مستعمل پانی پاک ہے)۔

فَاِنْ لَّمْ تَجِدُوْا مَا تُکَافِئُوْهُ۔ اگر تم اس کا بدلہ نہ کر سکو۔

اَکْفِئُوا الْاٰنِیَةَ۔ برتنوں کو اوندھا کر دیا کرو (تاکہ اس میں نجاست وغیرہ نہ گرے)۔

اَوَّلُ مَا یُکْفَاُ کَمَا یُکْفَاُ الْاِنَاءُ الْخَمْرُ۔ سب سے پہلے جس کام میں اسلام اوندھا کر دیا جائے گا جیسے برتن اوندھا دیا جاتا ہے وہ شراب ہوگی (لوگ شراب کا استعمال شروع کر دیں گے اور اس کے نام بدل بدل کر اور رکھ لیں گے)۔

اِنْکَفَئَتْ بِهِمُ السَّفِیْنَةُ۔ کشتی اُن کو لے کر اُلٹ گئی

مِنْ حَیْثُ اَتَتْهَا الرِّیْحُ کَفَاَتْهَا۔ جدھر سے ہوا آئے وہ مُڑ جاتا ہے (پھر سیدھا ہو جاتا ہے یہ مثال مومن کی دی کہ اس کو تکلیف بھی پہنچتی ہے تو صبر کر لیتا ہے اللہ کی تقدیر پر راضی رہتا ہے یہاں تک کہ اللہ تعالےٰ اس کی تکلیف رفع کر دیتا ہے اور نعمت اور راحت عطا فرماتا ہے برخلاف کافر کے وہ ہمیشہ اچھا رہتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو مہلت دیئے جاتا ہے پھر ایکبارگی اس کو ایسا سخت پکڑ لیتا ہے کہ جڑ پیڑ سے اُکھڑ کر فنا ہو جاتا ہے)

تُکَفِّئُهَا الرِّیْحُ۔ ہوا اس کو جھکاتی رہتی ہے۔

لَیْسَ الْوَاصِلُ بِالْمُکَافِیْ۔ جو شخص احسان کا بدلہ کرے وہ ناطہ جوڑنے والا نہیں ہے (بلکہ ناطہ جوڑنے والا وہ ہے جو خود ابتداءً اپنے رشتہ داروں کے ساتھ سلوک کرے یا جو رشتہ دار اس سے بدسلوکی کرے ناطہ کاٹ دے اُس کے ساتھ اچھا سلوک کرے)۔

اَکْفَاءٌ کِرَامٌ۔ ہاں یہ لوگ ہمارے جوڑ کے برابر والے اور ہماری طرح عزت دار ہیں (یہ عتبہ اور شیبہ اور ولید بن عتبہ نے اُس وقت کہا جب حضرات حمزہؓ اور علیؓ اور عبیدہؓ ان کے مقابل ہوئے)۔

بِحَضْرَةِ الْاَکْفَاءِ۔ اپنے برابر والوں کے سامنے۔

وَلَتُکْفَأُنَّ کَمَا تُکْفَأُ السَّفِیْنَةُ فِیْ اَمْوَاجِ الْبَحْرِ۔ تم اس طرح اُلٹے جاؤ گے جیسے کشتی سمندر کی موجوں میں اُلٹ جاتی ہے۔

فَاَکْفَأَهٗ بِیَدِهٖ عَلٰی یَدِهِ الْیُمْنٰی۔ (محمد بن حنفیہ حضرت علیؓ کے لئے وضو کا پانی لے کر آئے) آپ نے بائیں ہاتھ سے برتن کو جھکا کر داہنے ہاتھ سے پانی ڈالا۔

کَفْتٌ۔ پھیر دینا، ملا لینا، اپنے پاس روک رکھنا۔

کَفْتٌ اور کِفَاتٌ اور کَفِیْتٌ اور کُفَاتٌ۔ جلدی اُڑنا، جلدی دوڑنا، اُلٹ دینا، جلدی سے بہا دینا۔

تَکْفِیْتٌ۔ سمیٹ لینا۔

تَکَفُّتٌ۔ جلد اُڑنا۔

اِنْکِفَاتٌ۔ پھر جانا، منقبض ہونا، دُبلا ہو جانا۔

اِکْتِفَاتٌ۔ جمع کر لینا۔

کِفَاتٌ۔ جہاں سب چیزیں اکٹھا کی جائیں یا ظرف (گویا یہ جمع ہے کَفْتٌ کی بمعنی ظرف)۔

مَاتَ کِفَاتًا۔ ناگہاں مر گیا (جیسے مَاتَ مُکَافَتَةً ہے)۔

رَجُلٌ کَفْتٌ یا کَفِیْتٌ۔ جلدی کرنے والا، ہلکا، باریک۔

اَکْفِتُوْا صِبْیَانَکُمْ۔ اپنے بچوں کو اپنے پاس رکھو (جب رات کا اندھیرا چھپے کیونکہ اس وقت شیطان یا جن نکل کر پھیلتے ہیں۔ بعضوں نے کہا یہاں اس سے شیطان صفت انسان مراد ہیں۔ بعضوں نے کہا شیاطین اور جن سے یہاں سانپ مراد ہیں۔ شام ہوتے ہی سانپ ہوا خوری کے لئے نکل پڑتے ہیں)۔

تَکْفِتُهُمُ الدُّبَیْلَةُ۔ اُن کو طاعون کا پھوڑا ابرووں میں اکٹھا کر دے گا (ہلاک کر ڈالے گا)۔

اِذَا مَرِضَ عَبْدِیْ فَاکْتُبُوْا لَهٗ مِثْلَ مَا کَانَ یَعْمَلُ فِیْ صِحَّتِهٖ حَتّٰی اُعَافِیَهٗ اَوْ اَکْفِتَهٗ۔ فرشتوں سے اللہ تعالیٰ جل شانہٗ فرماتا ہے، جب میرا بندہ بیمار ہو تو اس کے نامۂ اعمال میں اُتنے ہی اعمال کا ثواب لکھو جتنے وہ تندرستی کے زمانہ میں کیا کرتا تھا یہاں تک کہ میں اس کو چنگا کر دوں یا قبر سے ملا دوں (مار ڈالوں۔ زمین کو کِفَاتَ کہتے ہیں کیونکہ اس میں مُردے زندے سب اکٹھا ہوتے ہیں زندہ تو اُس کی پشت پر رہتے ہیں اور مُردے اُس کے شکم میں)۔

حَتّٰی اُطْلِقَهٗ مِنْ وِثَاقِیْ اَوْ اَکْفِتَهٗ اِلَیَّ۔ یہاں تک کہ میں اُس کو اپنے بندے چھوڑ دوں یا مٹی میں ملا دوں۔

نُهِیْنَا اَنْ نَکْفِتَ الثِّیَابَ فِی الصَّلٰوةِ۔ ہم کو نماز میں کپڑے سمیٹنے سے ممانعت ہوئی (جیسے بعضے لوگوں کی عادت ہوتی ہے کہ کپڑوں کو گرد وغیرہ سے بچانے کے لئے رکوع اور سجدے میں جاتے وقت اُٹھا کر سمیٹ لیتے ہیں)

وَلَا نَکْفِتَ الثِّیَابَ۔ اور ہم کپڑوں کو نہ سمیٹیں (مجمع البحار میں ہے کہ کپڑا اُٹھا کر نماز پڑھنا یا آستین اُٹھا کر یا بال گندھے ہوئے جوڑا بندھا ہوا مکروہ تنزیہی ہے ہر حال میں خواہ نماز کے لئے عمداً ایسا کرے یا پہلے سے کئے ہوئے ہو، بہتر یہ ہے کہ بالوں کو اور کپڑوں کو چھٹا رہنے دے اُن کو زمین پر گرنے دے)۔

کَانَ بِظَهْرِ الْکُوْفَةِ فَالْتَفَتَ اِلٰی بُیُوْتِهَا فَقَالَ هٰذِهٖ کِفَاتُ الْاَحْیَاءِ ثُمَّ الْتَفَتَ اِلَی الْمَقَابِرِ فَقَالَ وَهٰذِهٖ کِفَاتُ الْاَمْوَاتِ۔ امام شعبیؒ کوفہ میں تھے انھوں نے وہاں کے گھروں کو دیکھا تو کہا یہ زندوں کا کِفَات ہے (یعنی زندے یہاں اکٹھا ہوتے ہیں) پھر

قبرستان کو دیکھا اور کہا یہ مُردوں کا کفات ہے (گویا اس آیت کی تفسیر الم نجعل الارض کفاتاً احیاء و امواتا)۔

صَلٰوۃُ الْاَوَّابِیْنَ مَا بَیْنَ اَنْ یَّنْکَفِتَ اَھْلُ الْمَغْرِبِ اِلٰی اَنْ یَّثُوْبَ اَھْلُ الْعِشَاءِ۔ صلوٰۃ الاوابین وہ نماز ہے کہ مغرب کے لئے جب لوگ جمع ہوں اور عشاء پڑھ کر اپنے گھروں کو لوٹ جائیں، ان دونوں کے درمیان (دوسری روایت میں ہے کہ صلوٰۃ الاوابین چاشت کی نماز ہے جس وقت دھوپ کی شدت ہو اور اونٹ کے بچوں کے پاؤں جلنے لگیں)۔

حُبِّبَ اِلَیَّ النِّسَاءُ وَالطِّیْبُ وَرُزِقْتُ الْکَفِیْتَ مجھ کو دُنیا میں عورتیں اور خوشبو میں پسند ہیں اور اپنی روزی کی اصلاح کرنا اس کو اکٹھا کرنا (بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے مجھ کو کفیت ملی یعنی جماع کی قوت۔ دوسری حدیث میں ہے کہ حضرت جبرئیل میرے پاس ایک ہانڈی لائے جس کو کفیت کہتے تھے، میں نے جو اس میں تھا وہ کھایا۔ تو چالیس مُردوں کی قوت میں نے اپنے میں پائی۔ عرب لوگ چھوٹی دیگ کو کِفْتٌ کہتے ہیں)

اُعْطِیَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْکَفِیْتَ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کفیت دی گئی تھی (یعنی جماع کی طاقت)۔

کِفْتٌ اِلٰی دَبِیَّۃٍ۔ مجھ کو ایک دوسری مصیبت اسی قسم کی آئی (یہ ایک مثل ہے)۔

کَفْتَۃٌ۔ بقیع (قبرستان) مدینہ طیبہ کو بھی کہتے ہیں کیونکہ سب مُردے وہاں دفن ہوتے ہیں اور جمع ہوتے ہیں۔ بعضوں نے کہا اس لئے کہ وہ مُردوں کو جلدی گلا دیتا ہے کیونکہ وہاں کی زمین شور ہے)۔

وَفِی الْحَدِیْثِ فِیْ قَوْلِہٖ اَلَمْ نَجْعَلِ الْاَرْضَ کِفَاتًا قَالَ دَفْنُ الشَّعْرِ وَالظُّفْرِ۔ قرآن میں جو کِفَاتًا آیا ہے اس کے معنی یہ ہیں کہ وہاں بال اور ناخن دفن ہوتے ہیں، یعنی زمین میں۔

کَفْحٌ۔ پردہ کھول دینا، مارنا، کھینچنا، مواجہہ کرنا، سامنے آنا، ناگہاں بوسہ لے لینا۔

مُکَافَحَۃٌ اور کِفَاحٌ۔ سامنا کرنا۔

اِکْفَاحٌ۔ کھینچنا، پھیر دینا۔

لَا تَزَالُ مُؤَیَّدًا بِرُوْحِ الْقُدُسِ مَا کَافَحْتَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ۔ (آں حضرت ﷺ نے حسان بن ثابتؓ سے فرمایا) تجھ کو حضرت جبرئیل مدد دیتے رہیں گے برابر جب تک تو اللہ کے رسول کی طرف سے مشرکوں کا مقابلہ کرتا رہے گا (ان کے طعنوں کا جواب دیتا رہے گا)

اِنَّ اللّٰہَ کَلَّمَ اَبَاکَ کِفَاحًا۔ اللہ تعالیٰ نے تیرے باپ سے (جو جنگ اُحد میں شہید ہوا) سامنا کر کے باتیں کیں کوئی پردہ حائل نہیں رہا نہ کوئی واسطہ بلکہ خود اللہ تعالیٰ نے بالمشافہ باتیں کیں، یہ آں حضرت ﷺ نے جابرؓ سے فرمایا)۔

اَعْطَیْتُ مُحَمَّدًا اِکْفَاحًا۔ میں نے محمد کو بہت چیزیں دیں (دنیا اور آخرت کی نعمتیں)۔

اِنِّیْ لَاَکْفَحُھَا وَاَنَا صَائِمٌ۔ میں عورت کا اچھی طرح مُنہ سے مُنہ لگا کر بوسہ لیتا ہوں حالانکہ میں روزہ دار ہوتا ہوں (معلوم ہوا بوسہ لینے سے روزہ نہیں ٹوٹتا)۔

قِیْلَ لَہٗ اَتُقَبِّلُ وَاَنْتَ صَائِمٌ قَالَ نَعَمْ وَاَکْفَحُھَا ابو ہریرہؓ سے لوگوں نے کہا تم روزہ دار ہو کر بوسہ لیتے ہو؟ انھوں نے کہا ہاں میں اچھی طرح مُنہ سے مُنہ لگا کر بوسہ لیتا ہوں۔

یُکَافِحُ الْاُمُوْرَ۔ کُل کام اپنے ہاتھ سے کرتا ہے۔

کُفْرٌ۔ (بہ ضمہ و فتحہ کاف) انکار کرنا (یہ ضد ہے ایمان کی جیسے کُفُوْرٌ اور کُفْرَانٌ ہے) خدا کی نفی کرنا، اس کو معطل بنانا، ڈھانپ لینا، ناشکری کرنا۔

تَکْفِیْرٌ۔ کسی کو کافر کہنا، چھپا لینا، معاف کرنا، مٹا دینا، کفارہ دینا۔

مُكَافَرَةٌ۔ انکار کرنا، ٹال مٹول کرنا۔

اِكْفَارٌ۔ کافر بنانا، کفر کی طرف مائل کرنا۔

كَافُوْر۔ مشہور دوا ہے۔

اَلَا لَا تَرْجِعُنَّ بَعْدِيْ كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ۔ دیکھو ہوشیار رہو میرے بعد کہیں کافر ہو جانا ایک دوسرے کی گردن مار کر (آپس میں ناحق لڑ کر، بعضوں نے کہا کافر سے یہاں ہتھیار بند مراد ہے۔ جیسے عرب لوگ کہتے ہیں كَفَرَ فَوْقَ دِرْعِهٖ اپنے کرتے پر ایک کپڑا اور پہن لیا۔ بعضوں نے کہا حقیقی کفر مراد ہے)

مَنْ قَالَ لِاَخِيْهِ يَا كَافِرُ فَقَدْ بَاءَ بِهٖ اَحَدُهُمَا جس شخص نے اپنے بھائی کو جو اسلام کا دعویٰ کرتا ہو، کافر کہا، تو دونوں میں سے ایک پر ضرور کفر لوٹ چکا (اگر جس کو کافر کہا وہ واقعی کافر ہے اور کہنے والا سچا ہے تو وہ کافر ہوگا ورنہ کفر کہنے والے کی طرف لوٹ جائے گا۔ یہ اپنے بھائی مسلمان کی تکفیر کرنے کی وجہ سے خود کافر ہو جائے گا)

قِيْلَ لَهٗ وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَا اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْكَافِرُوْنَ قَالَ هُمْ كَفَرَةٌ وَلَيْسُوْا كَمَنْ كَفَرَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ۔ عبداللہ بن عباس رضؓ سے پوچھا گیا جو لوگ اللہ کی اُتاری ہوئی کتاب کے موافق فیصلہ نہ کریں (قرآن و حدیث کو چھوڑ کر عقلی قوانین مثلاً تعزیراتِ ہند یا قانون معاہدہ کے مطابق حکم دیں) کیا وہ کافر ہیں انہوں نے کہا بے شک وہ کافر ہیں مگر اس درجہ کے کافر نہیں ہیں جو اللہ تعالےٰ کو یا قیامت کو نہیں مانتے (اس قول سے یہ ثابت ہوا کہ عبداللہ بن عباس رضؓ کے نزدیک کفر کے مراتب ہیں بعض کفر تو ایسا ہے جو اسلام سے بالکل خارج کر دیتا ہے، جیسے اللہ تعالےٰ کا انکار یا پیغمبروں کا یا اللہ کی کتابوں کا یا قیامت کا یا ملائکہ کا اور بعض کفر اس سے کم درجہ کا ہے جس سے آدمی بالکلیہ اسلام سے خارج نہیں ہوتا مگر کفر کے قریب پہنچ جاتا ہے کیوں کہ وہ کافروں کا سا فعل کرتا ہے، جیسے خلافِ شرع حکم دینا۔ یا مومن کو عمداً بلا وجہ شرعی قتل کرنا)۔

اِنَّ الْاَوْسَ وَالْخَزْرَجَ ذَكَرُوْا مَا كَانَ مِنْهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَثَارَ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ بِالسُّيُوْفِ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَكَيْفَ تَكْفُرُوْنَ وَاَنْتُمْ تُتْلٰى عَلَيْكُمْ اٰيَاتُ اللّٰهِ وَفِيْكُمْ رَسُوْلُهٗ۔ اوس اور خزرج قبیلے والوں نے جاہلیت کے زمانہ کی لڑائیوں کا ذکر کیا (جو وہ ایک دوسرے سے کیا کرتے تھے تو ان کو جوش آگیا) اور تلواریں لے کر لگے ایک دوسرے پر حملہ کرنے، تب اللہ تعالےٰ نے یہ آیت اُتاری۔ تم کیوں کر کفر کرتے ہو حالانکہ تم کو اللہ کی آیتیں پڑھ کر سنائی جاتی ہیں اور تم میں اللہ کا رسولؐ بھی موجود ہے (تو یہاں کفر سے کفر حقیقی (جو ایمان کی ضد ہے) مراد نہیں ہے بلکہ حق بات کا چھپانا اور اخوتِ ایمانی کو دبا دینا۔ میں کہتا ہوں تَكْفُرُوْنَ کا ترجمہ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ تم پھر کفر کے زمانے کی چال چلنے لگے اور آپس میں لڑنے جھگڑنے لگے)

اِذَا قَالَ الرَّجُلُ لِلرَّجُلِ اَنْتَ لِيْ عَدُوٌّ فَقَدْ كَفَرَ اَحَدُهُمَا بِالْاِسْلَامِ۔ جب ایک مسلمان دوسرے مسلمان سے کہے تو میرا دشمن ہے تو اُن میں سے ایک نے کفر کیا (کفر سے مراد اللہ کی نعمت کی ناشکری ہے کیونکہ اللہ تعالےٰ نے مسلمانوں کو آپس میں بھائی بھائی کر دیا، ان کے دلوں میں الفت اور محبت دینا اپنی نعمت بیان فرمائی ہے)۔

مَنْ تَرَكَ قَتْلَ الْحَيَّاتِ خَشْيَةَ الثَّارِ فَقَدْ كَفَرَ۔ جو شخص سانپوں کا مارنا اس ڈر سے چھوڑ دے کہ سانپ بدلہ لیتے ہیں، اس نے کافروں کا سا کام کیا (یہ کافروں کا خیال ہے کہ سانپ بدلہ لیتا ہے وہ سانپ کی تعظیم کرتے ہیں اس کو مارتے نہیں چھوڑ دیتے ہیں بعضے سانپوں کو دودھ پلاتے ہیں۔ بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے، اُس

نے اللہ کی تقدیر کا انکار کیا یعنی تقدیر الٰہی پر بھروسا نہیں
کیا اگر تقدیر میں نفع پہنچنا ہے تو ضرور پہنچے گا ورنہ سانپ
کچھ نہیں کر سکتا)۔

مَنْ اَتٰی حَائِضًا فَقَدْ کَفَرَ۔ جو شخص حیض والی عورت
سے صحبت کرے، اس نے کفر کیا (یعنی اللہ تعالیٰ کے حکم
کو نہ مانا کہ حائضہ عورتوں سے صحبت نہ کرو۔ جب تک
وہ پاک نہ ہو جائیں)۔

اِنَّ اللّٰہَ یُنْزِلُ الْغَیْثَ فَیُصْبِحُ قَوْمٌ بِہٖ کَافِرِیْنَ
یَقُوْلُوْنَ مُطِرْنَا بِنَوْءِ کَذَا وَکَذَا۔ اللہ تعالیٰ پانی
برساتا ہے پھر دوسرے دن صبح کو کچھ لوگ کافر بن جاتے
ہیں (یہ تو نہیں کہتے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم
سے پانی برسایا بلکہ یوں کہتے ہیں) فلانے ستاروں کے
فلاں کارتی میں جمع ہونے سے ہم پر پانی برسا (حالانکہ
یہ سب غلط خیال ہیں تجربہ اور مشاہدہ سے یہ ثابت ہو گیا
ہے کہ ستاروں کے آنے جانے، نکلنے اور ڈوبنے سے پانی
نہیں برستا)۔

فَرَاَیْتُ اَکْثَرَ اَھْلِھَا النِّسَاءَ یَکْفُرْنَ
قِیْلَ اَیَکْفُرْنَ بِاللّٰہِ قَالَ لَا وَلٰکِنْ یَکْفُرْنَ
الْاِحْسَانَ وَیَکْفُرْنَ الْعَشِیْرَ۔ میں نے دیکھا دوزخ
میں (مردوں کی بہ نسبت) عورتیں زیادہ ہیں کیونکہ وہ
کفر کرتی ہیں۔ لوگوں نے عرض کیا، یا رسول اللہ صلعم
کیا اللہ تعالیٰ کا انکار کرتی ہیں؟ فرمایا نہیں، بلکہ احسان نہیں
مانتیں اور خاوند کی ناشکری کرتی ہیں (کفر سے یہی مراد ہے)

سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوْقٌ وَقِتَالُہٗ کُفْرٌ۔ مسلمان کو
برا کہنا گالی دینا فسق ہے (اس سے آدمی فاسق ہو جاتا ہے)
اور مسلمان سے لڑنا (بلا وجہ شرعی) کفر ہے (کفر سے مراد
یہاں ناشکری اور اللہ کے احکام کی مخالفت ہے)۔

مَنْ رَغِبَ عَنْ اَبِیْہِ فَقَدْ کَفَرَ۔ جو شخص اپنے باپ
سے نفرت کرے (دوسرے شخص کو باپ بنائے اس نے
ناشکری کی باپ کا حق نہ پہچانا)۔

مَنْ تَرَکَ الرَّمْیَ فَنِعْمَۃٌ کَفَرَھَا۔ جس نے تیر
اندازی (یا بندوق کی نشان اندازی) چھوڑ دی (اس
کی مشق نہ رکھی) تو اس نے ایک نعمت کی ناشکری کی۔
(نشانے پر تیر یا گولی مارنا بھی اللہ تعالیٰ کی ایک بڑی نعمت
ہے ہر مسلمان کو اس کی مشق رکھنا لازم ہے)۔

وَکَفَرَ مَنْ کَفَرَ مِنَ الْعَرَبِ۔ اور عرب کے لوگوں
میں جو کافر ہونے والے تھے وہ کافر ہو گئے (نہایہ میں ہے
کہ آنحضرتؐ کی وفات کے بعد مرتد لوگ دو قسم کے تھے ایک
تو وہ جو دینِ اسلام سے بالکل پھر گئے ان کے دو گروہ تھے
ایک گروہ تو مسیلمہ کذاب اور اسود عنسی کا پیرو تھا۔ دوسرا
وہ گروہ جو پھر جاہلیت کے اعتقاد پر آ گیا۔ دوسری وہ
قسم جو ایمان سے نہیں پھرے تھے۔ لیکن زکوٰۃ کی فرضیت سے
منکر ہو گئے تھے وہ کہتے تھے خذ من اموالھم صدقۃ
خاص آں حضرتؐ کے لئے خطاب تھا آپ کے بعد دوسرے
کسی حاکم کو رعایا سے زکوٰۃ لینا درست نہیں۔ حضرت ابوبکرؓ
نے ان لوگوں سے بھی لڑنا ضروری سمجھا)۔

اَلَا لَا تَضْرِبُوا الْمُسْلِمِیْنَ فَتُذِلُّوْھُمْ وَلَا
تَمْنَعُوْھُمْ حَقَّھُمْ فَتُکَفِّرُوْھُمْ۔ دیکھو مسلمانوں کو مار کر
ان کو ذلیل مت کرو اور مسلمانوں کی حق تلفی کر کے ان کو
کافر مت بناؤ (ایسا نہ ہو حق تلفی سے وہ تنگ آ کر اسلام
سے پھر جائیں اور کافروں میں شریک ہو جائیں)۔

تَمَتَّعْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
وَمُعَاوِیَۃُ کَافِرٌ بِالْعُرُشِ۔ ہم نے آں حضرتؐ کے
ساتھ تمتع کیا اس وقت معاویہ مکہ کے گھروں میں کفر کی
حالت میں تھا (مسلمان بھی نہیں ہوئے تھے۔ یہ روایت
مشکل ہے کیونکہ تمتع حجۃ الوداع میں ہوا تھا اور معاویہ اس
سے پہلے جس سال مکہ فتح ہوا تھا۔ مسلمان ہو چکے تھے بعضوں
نے کہا کَافِرٌ بِالْعُرُشِ سے یہ مراد ہے کہ مکہ کے گھروں میں

۵ لَا تُکَفِّرْ اَھْلَ قِبْلَتِکَ۔ اہلِ قبلہ کو جو تیرے قبلے کی طرف نماز پڑھتے ہوں، کافر مت کہہ۔

ذلت اور خواری کے ساتھ پڑا ہوا تھا۔ کوئی اس کا پوچھنے والا
نہ تھا۔ بعضوں نے کہا تمتع سے عمرہ قضا مراد ہے اس وقت
تو معاویہ کافر تھے)۔

کَتَبَ اِلَی الْحَجَّاجِ مَنْ اَقَرَّ بِالْکُفْرِ فَخَلِّ سَبِیْلَہٗ
حجاج بن یوسف کو عبد الملک بن مروان نے لکھا جو کوئی
یہ اقرار کرے کہ مروان کی اولاد کی خلافت کو نہ ماننا کفر
ہے اُس کو چھوڑ دے (اس سے تعرض مت کر کیونکہ
اس سے ہماری حکومت کو کوئی ڈر نہیں ہے)۔

عُرِضَ عَلَیْہِ رَجُلٌ مِّنْ بَنِیْ تَمِیْمٍ لِیَقْتُلَہٗ
فَقَالَ اِنِّیْ لَاَرٰی رَجُلًا لَا یُقِرُّ الْیَوْمَ بِالْکُفْرِ
فَقَالَ عَنْ دَمِیْ تَخْدَعُنِیْ اِنِّیْ اَکْفَرُ مِنْ حِمَارٍ
حجاج بن یوسف کے سامنے ایک شخص بنی تمیم کا لایا گیا تاکہ
اس کو مار ڈالے۔ حجاج نے کہا میں تو ایسے شخص کو دیکھتا
ہوں جو آج کفر کا اقرار نہیں کرتا (یعنی بنی مروان کی
خلافت کا انکار نہیں کرتا۔ حجاج کا یہ مطلب تھا کہ کسی
طرح یہ شخص جان کے ڈر سے بنی مروان کی خلافت کو مان
لے تو میں اس کو چھوڑ دوں) وہ شخص کہنے لگا کیا تو خون
کا ڈر دلا کر مجھ سے فریب کرنا چاہتا ہے میں تو حمار سے
زیادہ کافر ہوں (حمار ایک شخص تھا جو ایمان کے بعد
کافر ہو گیا تھا۔ اس کی مثال بیان کی جاتی ہے)۔

وَاجْعَلْ قُلُوْبَہُمْ کَقُلُوْبِ نِسَآءٍ کَوَافِرَ۔
اُن کے دل ایسے بودے اور مختلف کر دے جیسے کافر عورتوں
کے دل (عموماً عورتیں ضعیف الرائے اور ضعیف القلب
ہوتی ہیں اور جب کافر ہوں تو اور زیادہ خراب ہوں گی)

اِذَا اَصْبَحَ ابْنُ اٰدَمَ فَاِنَّ الْاَعْضَاءَ کُلَّہَا تُکَفِّرُ
اللِّسَانَ۔ جب صبح ہوتی ہے تو آدمی کے تمام اعضاء زبان کے
سامنے عاجزی کرتے ہیں سر جھکا کر۔ "کہتے ہیں کہ ہم کو بلا میں مت
ڈالیو۔ زبان ہی گناہوں میں پھنساتی ہے طرح طرح کی آفتیں
لاتی ہے اس کی بدولت دوسرے اعضاء مصیبت میں مبتلا
ہوتے ہیں۔ نہایہ میں ہے کہ تکفیر جھکنا اور سر جھکانا جیسے
کوئی تعظیم کے لئے کیا کرتا ہے)۔

رَاٰی الْحَبَشَۃَ یَدْخُلُوْنَ مِنْ خَوْخَۃٍ مُّکَفِّرِیْنَ
فَوَلَّاہُ ظَہْرَہٗ وَدَخَلَ۔ عمرو بن امیہ ضمری نے حبشی لوگوں
کو دیکھا ایک دریچہ میں سے سر جھکا کر (بڑی تعظیم کے ساتھ)
داخل ہوتے ہیں۔ انھوں نے اس کی طرف پشت کی اور
داخل ہوئے۔

یُکْرَہُ التَّکْفِیْرُ فِی الصَّلٰوۃِ۔ نماز میں (بحالتِ قیام)
بہت جھکنا مکروہ ہے (بلکہ سیدھا کھڑا ہونا بہتر ہے۔ اگر خفیف
سا جھکے تو کچھ مضائقہ نہیں)۔

کَفَّارَتُہَا اَنْ تُصَلِّیَہَا اِذَا ذَکَرْتَہَا۔ نماز کا وقت
فوت ہو جائے بھول جانے کی وجہ سے تو اس کا اُتارا یہی ہے
کہ یاد آتے ہی اُس کو پڑھ لے (اور کسی قسم کا فدیہ یا صدقہ
ضرور نہیں ہے۔ جیسے رمضان کا روزہ عمداً توڑنے میں یا
احرام کی حالت میں کوئی جنایت کرنے میں کفارہ دینا پڑتا
ہے)۔

کَفَّارَۃٌ۔ یعنی گناہ کا اُتارا اور گناہ کو مٹنے والا۔

اَلْمُؤْمِنُ مُکَفَّرٌ۔ مومن کو مالی اور جانی تکلیفیں
پہنچتی رہتی ہیں تاکہ اس کے گناہوں کا اُتارا ہو جائیں (تو
دنیا کی تکلیفوں سے بد دل نہ ہونا چاہئے بلکہ گناہوں کا
کفارہ سمجھ کر صبر کرنا چاہئے)

اَلْمَوْتُ کَفَّارَۃٌ لِّکُلِّ مُسْلِمٍ۔ موت ہر مسلمان
کے لئے کفارہ ہے (کیونکہ موت میں بیماری کی تکلیف اُٹھانا
پڑتی ہے اور اس سے مسلمان کے گناہ معاف ہو جاتے
ہیں)۔

لَا تَسْکُنِ الْکُفُوْرَ فَاِنَّ سَاکِنَ الْکُفُوْرِ
کَسَاکِنِ الْقُبُوْرِ۔ ایسی زمین میں جا کر مت رہ جہاں
لوگ دوری کی وجہ سے نہ جا سکیں ایسی زمین میں رہنے والا قبر
میں رہنے والے کی طرح ہے (جیسے مردے سے کوئی نہیں مل سکتا

نہ اُس سے بات کر سکتا ہو۔ ایسا ہی جنگل میں دُور دراز اکیلا رہنے والا، اُس سے بھی کوئی نہیں ملتا۔ نہایہ میں ہے کہ شام کے ملک والے گاؤں کو کفر کہتے ہیں)۔

عُرِضَ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَاھُوَ مَفْتُوْحٌ عَلٰی اُمَّتِہٖ مِنْ بَعْدِہٖ کَفْرًا کَفْرًا فَسُرَّ بِذٰلِکَ۔ آں حضرت م کو بتلایا گیا وہ ملک جو اللہ تعالیٰ آپ کی وفات کے بعد آپ کی امت کے ہاتھوں پر فتح کرائے گا ایک ایک گاؤں اس ملک کا بتلایا گیا۔ آپ یہ خبر سن کر خوش ہوئے۔

لَتُخْرِجَنَّکُمُ الرُّوْمُ مِنْہَا کَفْرًا کَفْرًا۔ پھر نصاریٰ تم کو وہاں سے نکال دیں گے ایک ایک بستی کر کے (سب بستیاں تم سے خالی کرالیں گے)۔

اَھْلُ الْکُفُوْرِ ھُمْ اَھْلُ الْقُبُوْرِ۔ اُجاڑ جنگلوں میں اکیلے رہنے والے، مُردوں کی طرح ہیں جو قبروں میں رہتے ہیں۔

کَافِرٌ یا کَافُوْر۔ آں حضرت م کے تیردان (ترکش) کا نام تھا کیونکہ وہ تیروں کو چھپاتا ہے جیسے خوشہ کا غلاف میوے کو چھپاتا ہے۔

ھُوَ الطَّلْعُ فِیْ کُفُرَّاۂٖ۔ وہ میوہ ہے غلاف میں۔

کَافُوْرٌ اور کُفُرَّاءٌ۔ خوشہ کا غلاف۔

قِشْرُ الْکُفُرّٰی۔ غلاف کا چھلکا۔

اَللَّیْلُ کَافِرٌ وَالزَّارِعُ کَافِرٌ۔ رات چھپانے والی ہے (اپنی تاریکی کی وجہ سے ہر چیز کو چھپا لیتی ہے) اور کسان بھی چھپانے والا ہے (وہ تخم کو زمین میں چھپاتا ہے)

لَا اَکْفُرُ حَتّٰی یُمِیْتَکَ اللّٰہُ۔ میں تو تیرے مرنے تک بھی کافر نہ ہوں گا (یعنی کبھی کافر نہ ہوں گا)۔

اَلْعُمْرَۃُ اِلَی الْعُمْرَۃِ کَفَّارَۃٌ لِّمَا بَیْنَہُمَا۔ ایک عمرے سے لے کر دوسرے عمرے تک جتنے گناہ ہوں گے (یعنی صغیرہ گناہ یا ہر قسم کے گناہ) وہ عمرہ ان کا کفارہ ہو جائے گا (یعنی پہلا عمرہ یا دوسرا عمرہ گناہوں کا اُتار ہو جائے گا ان گناہوں کا جو دونوں عمروں کے درمیان کئے جائیں مگر پہلے عمرہ کے کفارہ ہونے میں یہ اشکال ہے کہ گناہ صادر ہونے سے پہلے اس کا کفارہ کیسے ہو سکتا ہے تو ظاہر یہ ہے کہ مراد دوسرا عمرہ ہے۔ ترمذی کی روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ حقوق الناس معاف نہ ہوں گے جب تک اُن کا بدلہ نہ لیا جائے گا اور کبائر کی معافی کے لئے توبہ ضروری ہے اگر صغائر اس کے ذمہ نہ ہوں تو کبائر کی سزا کم کی جائے گی اگر صغائر اور کبائر کچھ نہ ہوں تو درجوں کی بلندی ہوگی)۔

وَاَخَافُ الْکُفْرَ۔ میں کفر کا خوف رکھتا ہوں۔

کَفَّارَۃُ النَّذْرِ کَفَّارَۃُ الْیَمِیْنِ۔ اگر نذر پوری نہ کر سکے تو جیسا قسم کا کفارہ ہے ویسا کفارہ دیدے (اسی طرح اگر معصیت کی نذر کرے تب بھی لازم ہے کہ نذر پوری نہ کرے اور کفارہ دیدے)۔

فَھَلْ یُکَفِّرُ عَنْہُ اَنْ تَصَدَّقَ عَنْہُ۔ کیا اس کی طرف سے اگر میں کچھ خیرات کروں تو اس کے گناہوں کا اُتار ہوگا۔

صِیَامُ عَرَفَۃَ یُکَفِّرُ السَّنَۃَ قَبْلَھَا وَبَعْدَھَا۔ عرفہ کے دن روزہ رکھنا ایک سال پہلے کے اور ایک سال بعد کے گناہوں کا کفارہ ہو جاتا ہے۔

اِثْنَتَانِ ھُمَا کُفْرٌ اَلطَّعْنُ فِی الْاَنْسَابِ۔ دو باتیں کافروں کی خصلتیں ہیں، اُن میں ایک یہ ہے کہ نسب پر طعنہ مارنا، کسی مسلمان کے خاندان پر عیب لگانا۔

فَاُولٰئِکَ اَعْدَاءُ الْکَفَرَۃِ۔ وہ ہمارے دشمن کافر ہیں (اگر اس کو حلال سمجھتے ہیں، ورنہ ان کا یہ فعل کافروں کا فعل ہے)۔

فَاقْتَتَلُوْا وَالْکُفَّارَ۔ کافروں سے لڑے (واو بمعنی مع ہے)۔

کَفَّارَۃُ الْغِیْبَۃِ اَنْ تَسْتَغْفِرَ لَہٗ۔ غیبت کا کفارہ

ہے کہ جس کی غیبت کی ہو اس کے لئے مغفرت کی دُعا کرے (طحاوی کی روایت میں ہے کہ صرف ندامت اور استغفار کافی ہے۔ یہ اس حالت میں ہے جب غیبت کرنے والی کی بات اس شخص تک نہ پہنچی ہو اگر پہنچ گئی ہو تب تو اُس سے معاف کرانا ضروری ہے۔ اگر وہ مر گیا ہو یا کسی دور دراز مقام میں ہو تو اس کے لئے استغفار کرے)۔

حَدًّا لَمْ يَأْتِهِ فَإِنَّ كَفَّارَتَهُ أَنْ يُعْتِقَهُ۔ اگر لونڈی غلام کو ایسے قصور پر سزا دے جو اس نے نہ کیا ہو یا جس میں اس کا اختیار نہ تھا (اس کو ناحق مارے) تو اس کا کفارہ یہ ہے کہ اس کو آزاد کر دے۔

سُئِلَ الزُّهْرِيُّ عَمَّنْ يَقُولُ بِخَلْقِ الْقُرْآنِ أَتُسَمِّيهِ كَافِرًا فَقَالَ الَّذِي يَقُولُهُ كُفْرٌ فَقَالَ فِي الْمَرَّةِ الثَّالِثَةِ قَدْ يَقُولُ الْمُسْلِمُ كُفْرًا۔ زہری سے پوچھا گیا۔ جو کوئی قرآن کو مخلوق کہتا ہے تم اُس کو کافر کہو گے (معتزلہ اور جہمیہ کا یہی قول ہے)۔ اُنھوں نے کہا وہ کفر کی بات کہتا ہے (مگر اس سے وہ حقیقی کافر نہیں ہو جاتا جب تک صراحتاً اصول اسلام کا انکار نہ کرے) تیسری مرتبہ انھوں نے کہا کہ مسلمان کبھی کفر کی بات بھی کہہ دیتا ہے۔

اَلْكُفْرُ فِي كِتَابِ اللهِ عَلَى خَمْسَةِ أَوْجُهٍ۔ امام جعفر صادق رضہ نے فرمایا، اللہ کی کتاب میں کفر کی پانچ قسمیں ہیں (کفرِ جحود اس کی دو قسمیں ہیں۔ ایک تو یہ کہ مطلق خدا کا انکار کرے، دوسرے یہ کہ دل میں یقین ہو مگر زبان سے عناد کے طور پر انکار کرے۔ تیسرے بمعنی ناشکری۔ چوتھے اللہ کے بعض احکام پر عمل کرنا بعضوں کو چھوڑ دینا (مثلاً نماز، روزہ کرنا لیکن سود کھانا، بیٹیوں کو ترکہ نہ دلانا) پانچویں بمعنی بیزاری اور علیحدگی)۔

إِنْ أَذِنْتَ لِي كَفَّرْتُ لَكَ۔ اگر تم اجازت دو تو میں تمھارے سامنے عاجزی کروں سر جھکاؤں۔

مَنْ تَرَكَ الصَّلٰوةَ مُتَعَمِّدًا فَقَدْ كَفَرَ۔ جس نے عمداً نماز کو ترک کیا وہ کافر ہو گیا (کیونکہ اس نے نماز کو بے حقیقت سمجھا اور شریعت کا استخفاف کیا اور وہ کفر ہے)۔

لَا تُكَفِّرْ إِنَّمَا يَصْنَعُ ذٰلِكَ الْمَجُوسُ۔ نماز میں قیام کی حالت میں بہت مت جھک جیسے مجوسی لوگ کرتے ہیں (وہ کیا کرتے ہیں جب شام کو آفتاب کے سامنے کھڑے ہو کر عبادت کرتے ہیں تو بار بار جھکتے جاتے ہیں۔ مجمع البحرین میں ہے کہ تکفیر کے معنی یہ بھی ہیں، ایک ہاتھ دوسرے ہاتھ پر رکھنا)۔

لَا تَمَسُّوا مَوْتَاكُمْ بِالطِّيبِ إِلَّا بِالْكَافُورِ۔ مُردوں کو کافور کے سوا اور کوئی خوشبو نہ لگاؤ (یعنی اُن کے بدن میں، لیکن کفن میں عطر وغیرہ لگانا درست ہے)

كَفٌّ۔ کپڑے کا حاشیہ دوبارہ سینا، بھر دینا، چیتھڑے سے باندھنا، جمع کرنا، ملانا، سمیٹ لینا، اُٹھا لینا، اوندھا ہونا، پھیر دینا، ڈھکیلنا، بھر جانا۔

كُفُوفٌ۔ بوڑھا ہونا یہاں تک کہ دانت چھوٹے ہو کر فنا ہونے لگیں۔

تَكَفُّفٌ۔ سوال کے لئے ہاتھ پھیلانا۔

كَأَنَّمَا يَضَعُهَا فِي كَفِّ الرَّحْمٰنِ۔ گویا اللہ تعالیٰ کی ہتھیلی میں رکھتا ہے (نہایہ میں ہے کہ یہ کنایہ ہے صدقہ کے قبول ہونے کا گویا صدقہ کرنے والے نے اپنا صدقہ قبول کے محل میں رکھ دیا کیونکہ اللہ تعالیٰ ہتھیلی وغیرہ اعضاء اور جوارح سے پاک ہے)۔

إِنَّ اللهَ إِنْ شَاءَ أَدْخَلَ خَلْقَهُ الْجَنَّةَ بِكَفٍّ وَاحِدٍ۔ (حضرت عمر رضہ نے کہا) اگر اللہ تعالیٰ چاہے تو ایک مٹھی میں ساری مخلوقات کو لے کر بہشت میں داخل کر دے (آں حضرت صلعم نے یہ سنکر فرمایا، عمر سچ کہتا ہے)۔

يَتَصَدَّقُ بِجَمِيعِ مَالِهِ ثُمَّ يَقْعُدُ يَسْتَكِفُّ النَّاسَ۔ اپنا سارا مال خیرات کر دے پھر بیٹھے لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلاتا ہوا یا ہتھیلی سے لیتا ہوا، یا ایک مٹھی

کھانا مانگتا ہوا اس کی بھوک کو دفع کرے۔

خَیْرٌ مِّنْ اَنْ تَتْرُکَھُمْ عَالَۃً یَّتَکَفَّفُوْنَ النَّاسَ (آنحضرتؐ نے سعد بن ابی وقاصؓ سے فرمایا، تو اگر اپنے وارثوں کو مالدار چھوڑ جائے تو) وہ اس سے بہتر ہے کہ تو ان کو محتاج چھوڑ جائے۔ لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلاتے ہوئے (سوال کرتے ہوئے بھیک مانگتے ہوئے)

کَانَ ظُلَّۃً تَنْطِفُ عَسَلًا وَّسَمْنًا وَکَانَ النَّاسَ یَتَکَفَّفُوْنَہٗ۔ (میں نے خواب میں ایسا دیکھا کہ) ایک سائبان (چھتر) ہے اس میں سے شہد اور گھی ٹپک رہا ہے اور لوگ ہتھیلیوں میں اُس کو لے رہے ہیں)۔

اَلْمُنْفِقُ عَلَی الْخَیْلِ کَالْمُسْتَکِفِّ بِالصَّدَقَۃِ۔ گھوڑوں پر خرچ کرنے والا (اُن کی کھلائی پلائی میں) ایسا ہے جیسے خیرات کے لئے ہاتھ اُٹھانے والا (یعنی گھوڑوں کے پالنے میں ایسا ثواب ہے جتنا خیرات کرنے میں اس کی وجہ یہ ہے کہ گھوڑا جہاد کا آلہ ہے اُس پر سوار ہو کر کافروں سے مقابلہ کرتے ہیں یہ اِسْتَکَفَّ بِہِ النَّاسُ سے نکلا ہے یعنی لوگوں نے اُس کے گرد جمع ہو کر اس کو گھورنا شروع کر دیا)۔

کِفَافُ الثَّوْبِ۔ گوٹ، کپڑے کا طرّہ یا حاشیہ۔

کِفَّۃٌ۔ جو چیز گول ہو ترازو کے پلڑوں کی طرح۔

وَاسْتَکَفُّوْا جَنَابَیْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ۔ عبد المطلب کے گرد جمع ہوئے اُن کو دیکھنے لگے۔

اُمِرْتُ اَنْ لَّا اَکُفَّ شَعْرًا وَّلَا ثَوْبًا۔ مجھ کو یہ حکم ہوا کہ (نماز میں) نہ بال اُٹھاؤں نہ کپڑا (بلکہ ان کو چھٹا رہنے دوں زمین پر گرنے دوں۔ بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے۔ مجھ کو حکم ہوا ہے کہ بالوں کو نماز میں اکٹھا نہ کروں ان کا جوڑا نہ باندھوں)۔

اَلْمُؤْمِنُ اَخُو الْمُؤْمِنِ یَکُفُّ عَلَیْہِ ضَیْعَتَہٗ۔ ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے وہ اس کے گزر کا سامان اکٹھا کرتا رہتا ہے (جیسے اپنی روٹی کی فکر کرتا ہے اسی طرح بھائی مسلمان کی روٹی کی بھی فکر کرتا ہے اس کے سامان کی اپنے سامان کی طرح حفاظت اور درستی کرتا ہے)

یَکُفُّ مَاءَ وَجْہِہٖ۔ اپنی آبرو سنبھالتا ہے (سوال کر کے اپنی عزت نہیں کھوتا، آبرو ریزی نہیں ہونے دیتا)

فَیَکُفُّ اللہُ بِہَا وَجْہَہٗ۔ اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس کی عزت قائم رکھے (کہ لوگوں سے سوال کرنے کی حاجت نہ پڑے)۔

کُفِّیْ رَاْسِیْ۔ میرے بالوں کو اکٹھا کر دے جما دے (ایک روایت میں کُفِّیْ عَنْ رَاْسِیْ ہے تو ترجمہ یوں ہوگا کہ میرے سر کو اپنے حال پر چھوڑ دے، یعنی بالوں میں کنگھی نہ کر ویسے ہی رہنے دے)۔

اِنَّ بَیْنَنَا وَبَیْنَہٗ عَیْبَۃً مَّکْفُوْفَۃً۔ ہمارے اور تمہارے درمیان ایک گٹھری ہے جو جوڑی گئی ہے مقفل کر دی گئی ہے (مطلب یہ ہے کہ یہ صلح اور مصالحت دل کی صفائی کے ساتھ ہوئی ہے، اس میں بے ایمانی اور دل کی کپٹ نہیں ہے۔ بعضوں نے کہا مَکْفُوْفَۃً کے یہ معنی ہیں کہ اس کی وجہ سے شر اور فساد روکا گیا ہے، جیسے گٹھری کپڑوں اور اسباب کو خراب ہونے سے روکتی ہے یعنی اس صلح سے پیشتر جو دلوں میں عداوتیں اور دشمنیاں تھیں وہ سب باندھ دی گئیں بند کر دی گئیں اب وہ پھیل نہیں سکتیں)۔

وَدِدْتُ اَنِّیْ سَلِمْتُ مِنَ الْخِلَافَۃِ کَفَافًا لَا عَلَیَّ وَلَا لِیْ۔ (حضرت عمرؓ نے فرمایا) مجھ کو یہ آرزو ہے کاش میں خلافت کے مقدمہ میں اس طرح چھوٹ جاؤں کہ نہ مجھ کو کچھ نقصان پہنچے نہ اجر اور ثواب ملے (صرف میری وہ نیکیاں قائم رہیں جو میں نے آں حضرتؐ کے ساتھ کی ہیں اور خلافت کے معاملہ میں برابر سرابر چھوٹ جاؤں۔ اصل میں کفاف کہتے ہیں اُس کو جو بقدر

ضرورت اور حاجت ہو زائد اور فاضل نہ ہو۔ بعضوں نے کہا: کَفَافًا سے حضرت عمرؓ کا یہ مقصود ہے کہ خلافت کی بُرائی مجھ سے رُکی رہے۔ بعضوں نے کہا مطلب یہ ہے کہ میں خلافت کے شر سے بچا رہوں وہ میرے شر سے بچی رہے)۔

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ رِزْقَ اٰلِ مُحَمَّدٍ قُوْتًا یا کَفَافًا۔ یا اللہ محمد کی آل کو اتنی ہی روزی دے جو بقدرِ ضرورت ہو (یعنی ان کو بہت غنی اور مال دار مت کر۔ یہ کَفَاف سے نکلا ہے جس کے معنی ہیں وہ مال جو بقدر ضرورت ہو زائد نہ ہو)

فَقَضٰی بِالْعَدْلِ فَبِالْحَرِیِّ اَنْ یَّنْقَلِبَ کَفَافًا۔ پھر اس نے انصاف کے ساتھ حکم دیا تو وہ بچے رہنے کے لائق ہے (گمان غالب ہے کہ اس سے مواخذہ نہ ہو۔ پوری حدیث یوں ہے: قال عثمان لابن عمر اذھب فاقض بین الناس فاستعفاہ قال فما تکرہ من ذلك وقد کان ابوك یقضی قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من کان قاضیا فقضی بالعدل فبالحری ان ینقلب منہ کفافا فما ارجو بعد ذلك۔ یعنی حضرت عثمانؓ نے عبداللہ بن عمرؓ سے کہا جاؤ تم قاضی بن جاؤ۔ انھوں نے معافی چاہی حضرت عثمانؓ نے کہا تم قاضی ہونا بُرا سمجھتے ہو، حالانکہ تمھارے والد قاضی تھے (لوگوں کا فیصلہ کیا کرتے تھے) انھوں نے کہا میں نے آں حضرتؐ سے سُنا، آپؐ فرماتے تھے اگر قاضی عدل و انصاف کے ساتھ فیصلہ تو خالی چھوٹ جانے کے لائق ہو گا یعنی اس سے مواخذہ نہ ہو گا نہ ثواب ملے گا نہ عذاب تو میں قاضی بن کر کیا امید رکھوں، یعنی اس میں ثواب کی تو امید نہیں ہے اور عذاب کا ڈر لگا ہوا ہے)۔

اِبْدَأْ بِمَنْ تَعُوْلُ وَلَا تُلَامُ عَلٰی کَفَافٍ۔ پہلے ان عزیزوں کی خبرگیری کر، جن کی پرورش تجھ سے متعلق ہے اگر تیرے پاس خود تیری احتیاج سے زیادہ کچھ نہ ہو تو ایسی حالت میں (اگر تو دوسرے عزیزوں کی خبرگیری نہ کرے تو) تجھ پر کچھ ملامت نہ ہو گی (کیونکہ اول خویش بعدہ درویش)

اس پر بھی اگر اپنی حاجتوں کو روک کر دوسرے بندگانِ خدا کی حاجت پوری کرے تو بڑا اعلیٰ درجہ ہے۔ بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے کہ اگر اپنی ضرورت اور حاجت کے موافق تو روپیہ رکھ چھوڑے تو تجھ پر ملامت نہ ہو گی لیکن ضرورت سے زیادہ روپیہ جمع کرنا منع ہے۔ لیکن بعضے صحابہ جیسے طلحہ اور زبیر اور ابن عباس سے منقول ہے کہ انھوں نے بہت روپیہ جمع کر کے رکھا تھا۔ اگر زکوٰۃ دیتا رہے تو اس میں بھی چنداں قباحت نہیں ہے)

مَنْ اَسْلَمَ وَرُزِقَ کَفَافًا۔ جو شخص اسلام لائے اور اس کو بقدرِ ضرورت روزی ملے (یعنی اتنی کہ سوال کرنے کی حاجت نہ پڑے)۔

اَلسَّمَآءُ مَوْجٌ مَّکْفُوْفٌ۔ آسمان ایک موج ہے (پانی کی موج کی طرح) جو روک دی گئی ہو (بحکمِ الٰہی معلق ہے)

قَدْ جَاءَ جَیْشٌ لَا یُکَتُّ وَلَا یُکَفُّ۔ اتنا لشکر آن پہنچا ہے جس کا شمار نہیں کیا جاتا نہ وہ مٹ سکتا ہے۔

اَنْ لَّا اَلْبَسَ الْقَمِیْصَ الْمُکَفَّفَ بِالْحَرِیْرِ۔ میں ایسا کرتا نہ پہنوں جس کے دامن اور حاشیوں پر اور گریبان پر ریشمی کپڑا لگا ہو (نہایہ میں ہے کہ کُفَّۃ بہ ضمہ کاف لمبی چیز اور کِفَّۃ بہ کسرۂ کاف گول چیز۔ بعضوں نے بہ فتحۂ کاف بھی اسی معنی میں رکھا ہے۔ دوسری حدیث میں ہے کہ آں حضرتؐ نے ایک جُبّہ پہنا جس کے کناروں پر ریشمی کپڑا لگا تھا تو شاید جُبّہ ایسا پہننا درست ہو گا جیسے گریبان اور کفوں پر ریشم ہو لیکن کرتہ ناجائز ہو گا۔ بعضوں نے کہا کرتہ کی حدیث منسوخ ہے۔ بعضوں نے کہا مُراد وہ کرتہ ہے جس کے حاشیہ پر چار اُنگل سے زیادہ ریشم ہو)۔

وَالْتَمَعَ بَرْقُہٗ فِیْ کُفَفِہٖ۔ اُس کے کناروں پر بجلی چمک رہی ہو۔

اِذَا غَشِیَکُمُ اللَّیْلُ فَاجْعَلُوا الرِّمَاحَ کُفَّۃً۔

جب رات کی تاریکی ہو تو لشکر کے اطراف میں برچھوں سے بچاؤ کرو (ہر طرف برچھے والے لوگ حفاظت کریں)۔

اُکْفُفْهُ بِخِرْقَةٍ۔ (ایک شخص نے امام حسن بصریؒ سے شکایت کی کہ میرے پاؤں پھٹ گئے ہیں۔ انھوں نے کہا) اس پر ایک چیتھڑا باندھ دے۔

اَلْکِفَّةُ وَالشَّبَکَةُ اَمْرُهُمَا وَاحِدٌ۔ کفہ اور شبکہ دونوں کا حکم ایک ہی ہے (دونوں شکاری کے جال اور پھندے کو کہتے ہیں)۔

فَتَلَقَّاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کَفَّةً کَفَّةً۔ آں حضرتؐ اُن سے مُنہ در مُنہ ملے (ہر ایک نے دوسرے کی طرف رُخ کیا اور طرف نظر نہ پھرائی)۔

اِسْتَنْشَقَ مِنْ کَفَّةٍ وَاحِدَةٍ۔ آں حضرتؐ نے ایک ہی چلّو سے کلّی کی اور ناک میں پانی ڈالا (علیحدہ علیحدہ چلّو نہیں لئے۔ بعضے حنفیوں نے اِس کے یہ معنی کئے ہیں کہ ایک ہی ہاتھ سے ناک میں پانی ڈالا اور کُلّی کی دونوں ہاتھ نہیں لگائے جیسے مُنہ دھونے میں لگاتے ہیں مگر یہ صحیح نہیں ہے کیونکہ ناک میں دو ہاتھ سے کوئی پانی نہیں ڈالتا)۔

ثَلٰثَ اَکُفٍّ۔ تین تین چلّو لئے (یعنی دونوں لپ بھر بھر کر تین تین بار سر پر پانی ڈالا (اِس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ غسل میں بھی تین تین بار ہر ایک عضو دھونا مستحب ہے۔ بعضوں نے اِس میں خلاف کیا ہے)۔

فِیْ قَمِیْصٍ یُکَفُّ اَوْ لَا یُکَفُّ۔ کفن میں قمیص کے حاشیے سیے جائیں یا نہ سیے جائیں (بعضوں نے یَکُفُّ روایت کیا ہے یعنی وہ عذاب کو روکے یا نہ روکے)۔

کُفُّوْا صِبْیَانَکُمْ۔ اپنے بچّوں کو نکلنے سے روکے رہو (یعنی جب شام کی تاریکی شروع ہو)۔

اِلَّا تَنْتُبْ فَکُفَّ۔ اگر تو تھم نہ سکے تو باز رہ۔

مَنِ اسْتَطَاعَ اَنْ لَّا یُحَالَ مِنَ الْجَنَّةِ بِمِلْءِ کَفٍّ مِّنْ دَمٍ۔ جو شخص یہ کر سکے کہ ایک مٹھی بھر خون کے بدلے بہشت سے نہ روکا جائے تو وہ ایسا ہی کرے (کسی مسلمان کا ناحق خون کرکے اپنے تئیں بہشت سے محروم نہ کرے)۔

وَفَرْجَیْنِ مَکْفُوْفَیْنِ۔ دونوں کناروں پر جہاں سے چغہ کھلا ہوتا ہے، ریشمی کام تھا۔

مَکْفُوْفَیْنِ بِالدِّیْبَاجِ۔ ریشمی کپڑا دونوں کناروں پر لگا تھا۔

وَهُوَ کَافٌّ۔ وہ روکنے والا تھا۔

اِجْعَلْ ذَهَبَكَ فِیْ کِفَّةٍ۔ اپنا سونا ترازو کے ایک پلڑے میں رکھو۔

اِسْتَکَفَّتِ الْحَيَّةُ۔ سانپ نے اس کو لپیٹ لیا۔

وَلَا یَکُفُّ شَعْرًا۔ نماز میں بالوں کو نہ اُٹھائے (بلکہ اُن کو بھی گرنے دے، زمین پر سجدہ کرنے دے)۔

کَافَّةُ النَّاسِ۔ تمام لوگ۔

طُوْبٰی لِمَنْ کَانَ عَیْشُهٗ کَفَافًا۔ مبارک ہے وہ جس کی روزی بقدرِ ضرورت ہو (زائد مال و دولت اسباب نہ رکھتا ہو)۔

لَا تَسْئَلُوْا فَوْقَ الْکَفَافِ۔ ضرورت سے زیادہ مال واسباب نہ مانگو یا حاجت سے زیادہ سوال نہ کرو (یعنی جب بقدرِ کفاف مل جائے تو اس پر قناعت کرو اور زیادہ نہ مانگو)

مَنْ هَمَّ بِخَیْرٍ اَوْ صِلَةٍ فَلْیُبَادِرْ فَاِنَّ عَنْ یَمِیْنِهٖ وَشِمَالِهٖ شَیْطَانَیْنِ فَلْیُبَادِرْ لَا یَکُفَّانِهٖ۔ جو شخص کسی نیک کام یا ناطہ پروری حسنِ سلوک کا قصد کرے تو اس میں جلدی کرے « در کارِ خیر ہیچ حاجت استخارہ نیست » کیونکہ اس کے داہنے اور بائیں بازو دو شیطان ہیں وہ نیک کام کرنے سے روک نہ دیں، اس لئے جلدی کرنا چاہیے

خیرے کن اے فلان و غنیمت شمار عمر
زاں پیشتر کہ بانگ بر آید فلاں نماند

اَلْعَنَانُ الْمَکْفُوْفُ۔ آسمان رکا ہوا۔

کَفْلٌ یا کَفَالَۃٌ۔ خبرگیری کرنا، پرورش کرنا، خرچ کرنا کسی پر ملا لینا، ضمانت کرنا۔

تَکْفِیْلٌ۔ پرورش کرنا، ضمانت دینا، کسی پر خرچ کرنا ضمانت لینا۔

مُکَافَلَۃٌ۔ ضمانت دینا۔

اِکْفَالٌ۔ سپرد کر دینا، مالک بنا دینا۔

تَکَفُّلٌ۔ ضامن ہونا۔

تَکَافُلٌ۔ ایک دوسرے کے ضامن ہونا۔

اَنَا وَ کَافِلُ الْیَتِیْمِ کَھَاتَیْنِ۔ قیامت کے دن میں اور یتیم کا پرورش کرنے والا خواہ وہ یتیم اپنا رشتہ دار ہو یا غیر ہو) ان دونوں انگلیوں کی طرح ملے جلے ہوں گے (آپ نے کلمہ کی انگلی اور بیچ کی انگلی کی طرف اشارہ کیا یعنی مجھ میں اور اس میں کوئی حائل نہ ہوگا۔ جیسے کلمہ کی انگلی اور بیچ کی انگلی میں اور کوئی انگلی حائل نہیں ہے۔ مجمع البحار میں ہے کہ یتیم کی کفالت یہ ہے کہ اس کا خرچہ اٹھائے، اس کو کپڑا پہنائے اس کی تعلیم و تربیت کرے، خواہ اپنے مال میں سے خواہ یتیم کے مال میں سے ولایت شرعیہ کے ساتھ، تو ان سب کے لئے یہ فضیلت ہے)۔

اَلرَّابُّ کَافِلٌ۔ یتیم کی ماں کا خاوند بھی یتیم کا پرورش کرنے والا ہے (کیونکہ وہ اس کی ماں کے ساتھ اس کی بھی خبرگیری کرتا ہے)۔

وَ اَنْتَ خَیْرُ الْمَکْفُوْلِیْنَ۔ آپ ان سب بچوں میں بہتر ہیں جو پرورش کے لئے دیئے جاتے ہیں (یعنی جو بچہ پیدا ہونے کے بعد پرورش کے لئے بنی سعد بن بکر کی قوم کو دیئے گئے تھے)

لَہٗ کِفْلَانِ مِنَ الْاَجْرِ۔ اس کو ثواب کے دو حصے ملیں گے۔

کِفْلٌ۔ حصہ۔

وَعَیَّاشُ بْنُ اَبِیْ رَبِیْعَۃَ وَ سَلَمَۃُ بْنُ ھِشَامٍ مُتَکَفِّلَانِ عَلٰی بَعِیْرٍ۔ عیاش بن ابی ربیعہ اور سلمہ بن ہشام دونوں ایک اونٹ پر سوار تھے۔ اس طرح کہ اس کے کوہان پر ایک کمل گول لپیٹ دیا تھا، اس پر بیٹھے تھے (عرب لوگ کہتے ہیں تَکَفَّلْتُ الْبَعِیْرَ یا اَکْفَلْتُہٗ جب اونٹ کے کوہان کے گرد کمل باندھ کر اس پر سوار ہو)

وَ عَمَدْنَا اِلٰی اَعْظَمِ کِفْلٍ۔ ہم بڑے گردے کی طرف چلے (جو اونٹ کے کوہان پر گرد اگرد باندھا جاتا ہے)

ذٰلِکَ کِفْلُ الشَّیْطَانِ۔ یہ تو شیطان کی بیٹھک ہے۔

اِنَّہٗ کَرِہَ الشُّرْبَ مِنْ ثُلْمَۃِ الْقَدَحِ وَ قَالَ اِنَّھَا کِفْلُ الشَّیْطَانِ۔ پیالہ میں جو سوراخ ہوتا ہے (یا گلاس میں) اس میں سے پانی پینا مکروہ رکھا کیونکہ وہ شیطان کے بیٹھنے کا مقام ہے (اکثر وہاں میل کچیل پانی یا شربت یا دودھ کا کچرا وہاں جم جاتا ہے کبھی کوئی کیڑا اس کے اندر چھپا ہوتا)۔

اِنِّیْ کَائِنٌ فِیْھَا کَالْکِفْلِ اٰخُذُ مَا اَعْرِفُ وَ اَتْرُکُ مَا اُنْکِرُ۔ (عبد اللہ بن مسعودؓ نے ایک فتنہ کا جو مسلمانوں میں ہوگا ذکر کیا اور کہنے لگے) میں تو اس فتنہ میں کِفْل کی طرح ہوں گا۔ جس بات کو اچھی شرع کے موافق دیکھوں گا اس پر عمل کروں گا اور جو بات شرع کے خلاف دیکھوں گا اس کو چھوڑ دوں گا (کِفْلٌ کہتے ہیں اس شخص کو جو جنگ میں سب کے پیچھے رہے اس کی نیت بھاگنے کی ہوتی ہے۔ بعضوں نے کہا "کِفْل" وہ شخص جو سوار نہ ہو سکے۔ نہ کہیں جا سکے بلکہ اپنے گھر میں پڑا رہے ابن مسعودؓ کا مطلب یہ ہے کہ اس فتنہ میں دونوں فریق سے الگ رہ کر اپنے گھر میں پڑا رہوں گا)۔

عَلَی ابْنِ اٰدَمَ الْاَوَّلِ کِفْلٌ مِّنْ دَمِھَا دنیا میں جب کوئی ناحق خون ہوتا ہے تو اس کے گناہ کا ایک حصہ

آدمؑ کے اگلے بیٹے (قابیل) پر ڈالا جاتا ہے (اُسی نے سب سے پہلے دنیا میں خون ریزی کی بنا ڈالی، اپنے بھائی ہابیل کو قتل کیا)۔

بَابُ مَنْ تَكَفَّلَ عَنْ مَيِّتٍ فَلَيْسَ لَهُ اَنْ يَّرْجِعَ جو شخص کسی مُردے کے قرضے یا وعدے کی ضمانت کر لے تو اس کو رجوع جائز نہ ہوگا (بلکہ ضمانت کے موافق اس قرضہ کا ادا کرنا اور وعدے کا پورا کرنا لازم ہوگا)۔

اِسْتَتِبْهُمْ وَكَفِّلْهُمْ۔ اُن سے توبہ کراؤ اور اس بات کی مضبوطی کر پھر اسلام سے نہ پھریں گے۔

فَكَفَلَهَا رَجُلٌ۔ پھر ایک شخص نے اس کی خبر گیری اپنے ذمہ کر لی (یعنی اس عورت کی جس نے زنا کرایا تھا، اور آنحضرتؐ سے درخواست کی تھی کہ مجھ کو سنگسار کر دیجئے)

ذَا الْكِفْلِ۔ مشہور پیغمبر ہیں۔ بعضوں نے کہا وہی الیاس ہیں بعضوں نے کہا الیسع۔ بعضوں نے کہا وہ حضرت داؤدؑ کے بعد پیغمبر ہوئے تھے لوگوں کے قضیئے چکاتے تھے۔ بعضوں نے کہا وہ پیغمبر نہ تھے بلکہ ایک نیک شخص تھے جو ایک پیغمبر کے ضامن ہوئے تھے۔ بعضوں نے کہا وہ حضرت عیسیٰؑ سے پہلے تھے انھوں نے ستر پیغمبروں کی ضمانت کر کے اُن کو تکلیف سے چھڑایا تھا اس لئے ان کا لقب ذا الکفل ہوا)

مَا لَكَ وَ الْكَفَالَاتِ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّ الْكَفَالَةَ هِيَ الَّتِيْ اَهْلَكَتِ الْقُرُوْنَ الْاُوْلٰى۔ (امام جعفر صادقؑ نے ابو العباس فضل بن عبد الملک سے فرمایا) تو ضمانتوں سے بچا رہ، اگلے لوگ ضمانتوں ہی کی وجہ سے تباہ ہوئے۔

اَلْكَفَالَةُ خَسَارَةٌ غَرَامَةٌ نَدَامَةٌ۔ ضمانت بے فائدہ نقصان اُٹھانا اور ڈنڈ بھرنا اور شرمندہ ہونا ہے

كَفَلٌ۔ جانور کا پُٹھا۔

وَامْسَحُوْا اَكْفَالَهَا۔ گھوڑوں کے پٹھوں پر ہاتھ پھیرو۔

كَفْنٌ۔ چھپانا، کاتنا، میت کو کفن پہنانا۔

تَكْفِيْنٌ۔ کفن دینا۔

تَكَفُّنٌ۔ چپ جانا۔

اِكْتِفَانٌ۔ جماع کرنا۔

كَفْنٌ۔ پھیکا جس میں نمک نہ ہو۔

اِذَا كَفَّنَ اَحَدُكُمْ اَخَاهُ فَلْيُحْسِنْ كَفَنَهٗ۔ جب کوئی تم میں اپنے بھائی مسلمان کو کفن دے تو اچھا کفن دے (یعنی سفید صاف سنت کے موافق۔ ایک روایت میں كَفْنَهٗ ہے بہ فتحہ فا اور یہی زیادہ ٹھیک ہے کیونکہ كَفَنٌ بہ فتحہ فا وہ کپڑے جن میں کفن دیا جائے۔ اور بسکون فا کفن دینا اور کفن کے کپڑے دونوں کو کہتے ہیں)۔

فَاَهْدٰى لَنَا شَاةً وَّكَفَنَهَا۔ ایک بکری تحفہ بھیجی اور اس کا ڈھکن۔

لِتَكُوْنَ كَفَنِيْ (میں نے یہ تہبند پہننے کو نہیں لیا بلکہ) اس لئے کہ میرا کفن ہو (معلوم ہوا کہ بزرگوں کا کپڑا تبرک کے طور پر کفن کے لئے رکھ سکتے ہیں اور کفن کا پہلے سے تیار کر لینا جائز ہے اسی طرح قبر کا بھی)۔

اِنَّ الْكَفَنَ خَيْرٌ۔ کفن تیرا اچھا تھا یا نہیں اس سوال تجھ سے نہ ہوگا کیونکہ مر جانے کے بعد میت پر تکلیف نہیں رہتی)۔

كُفِّنَ فِيْ ثَلٰثَةِ اَثْوَابٍ بِيْضٍ سَحُوْلِيَّةٍ۔ آنحضرتؐ کو یمن کے تین سفید کپڑوں میں کفن دیا گیا (ازار، لفافہ چادر)۔

اِكْفِهْرَارٌ۔ تاریکی میں روشنی نمودار ہونا، سخت تاریک ہونا۔

مُكْفَهِرٌّ۔ کالا ابر گھرا گاڑھا۔ کم گوشت بے حیا چہرہ یا تیرہ غلیظ ترش رو۔

اِذَا لَقِيْتَ الْكَافِرَ فَالْقَهٗ بِوَجْهٍ مُكْفَهِرٍّ۔ جب تو کافر سے ملے تو ترش رو ہو کر مل (نہ کہ ہنسی

خوشی سے جیسے مسلمان سے ملتا ہے)۔
اَلْقُوْا الْمُخَالِفِیْنَ بِوَجْهٍ مُّكْفَهِرٍّ۔ مخالفوں (کافروں) سے تُرش رُو رہ کر ملو۔
کِفَایَۃٌ۔ کافی ہونا، بے پرواہ ہونا، سبکدوش کرنا، روکنا۔
مُکَافَاۃٌ اور کِفَاءٌ۔ بدلہ دینا۔
اِکْتِفَاءٌ۔ قناعت کرنا، کافی سمجھنا۔
اِسْتِکْفَاءٌ۔ کافی ہونے کی درخواست کرنا۔
کَفِیٌّ بمعنی کافی۔
مَنْ قَرَءَ الْاٰیَتَیْنِ مِنْ اٰخِرِ الْبَقَرَۃِ فِیْ کُلِّ لَیْلَۃٍ کَفَتَاہُ۔ جو شخص سورہ بقرہ کی اخیر کی دو آیتیں ہر رات کو پڑھے وہ اس کو کافی ہوں گی (یعنی تہجد کا ثواب اس کو مل جائے گا یا ہر برائی اور آفت سے اس کا بچاؤ ہوں گی۔ بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے، یہ آیتیں تہجد کی نماز میں پڑھنے کے لئے کافی ہوں گی یعنی کم سے کم ان کی قرأت تہجد کی نماز میں کافی ہوگی۔ بعضوں نے کہا، سورہ کہف یا آیۃ الکرسی کے بدلے کافی ہوں گی یا ہر ایک ورد و وظائف کے بدلے)
اَلْاِخْلَاصُ وَالْمُعَوِّذَتَانِ یَکْفِیَانِكَ۔ سورہ اخلاص اور فلق اور ناس کا پڑھ لینا تجھ کو کافی ہے (ہر آفت سے محفوظ رہنے کے لئے)۔
سَیَفْتَحُ اللّٰہُ عَلَیْکُمْ وَیَکْفِیْکُمُ اللّٰہُ۔ قریب ہے وہ زمانہ جب اللہ تم کو فتح دے گا اور اللہ تم کو کافی ہوگا۔
کُفَاۃٌ۔ جمع ہے کافی کی، بمعنی خدمت گار نوکر۔
وَلَمْ یَکُنْ لَّهُمْ کُفَاۃٌ۔ ان کے پاس خدمت گار کام کاج کرنے والے نہ تھے۔
فَاْذَنْ لِیْ اِلٰی اَهْلِیْ بِغَیْرِ کَفِیٍّ۔ مجھ کو اپنے لوگوں میں جانے کی اجازت دی حالانکہ میرا عوضی کوئی نہیں ہوا۔
وَاَکْفِیْ مَنْ لَّمْ یَشْهَدْ۔ جو شخص جنگ میں حاضر نہیں ہوا اُس کے بدلے میں کافی ہوں گا (میں اس کی طرف سے لڑوں گا)۔

غَیْرَ مَکْفِیٍّ وَّلَا مُوَدَّعٍ۔ نہ کفایت کیا گیا نہ رخصت کیا گیا (یعنی یہ تعریف ایسی نہیں یا یہ شکر ایسا نہیں کہ اُس پر خاتمہ ہو جائے بلکہ برابر شکر ہوتا رہے گا، نئی نئی نعمتیں ملتی رہیں گی۔ اِس حدیث کا ذکر اوپر ہو چکا ہے)۔
اِرْکَعْ لِیْ اَرْبَعَ رَکَعَاتٍ اَوَّلَ النَّهَارِ اَکْفِكَ اٰخِرَہٗ۔ آدمزاد تو دن کے شروع میں چار رکعتیں پڑھ لے میں دن کے آخیر تک تجھ کو کافی ہوں گا (تیری حاجتیں پوری کروں گا یا ہر ایک آفت سے تجھ کو محفوظ رکھوں گا)۔
مَنْ یَّکْفِیْنِیْهِمْ۔ اُن کا کام کون کر سکتا ہے، اُن سے مجھ کو بے پرواہ کر سکتا ہے۔
لَوْ اَخَذَ النَّاسُ بِهَا لَکَفَتْهُمْ۔ اگر لوگ اِس آیت پر عمل کریں (ومن یتق اللہ یجعل لہ مخرجا اخیر تک) تو ان کو کافی ہوگی (کیونکہ تقویٰ اور پرہیزگاری اور خوفِ خدا سب نیکیوں کی جڑ ہے)۔
لَوْ کُنَّا مِاَۃً لَّکَفَانَا۔ اگر ہم سو آدمی بھی ہوتے تو وہ پانی ہم کو کافی ہو جاتا (یعنی اس کنویں کا پانی جس میں آں حضرتؐ نے اپنا لب ڈال دیا تھا)۔
یَکْفِیْكَ الْوَجْهُ وَالْکَفَّانِ۔ تجھ کو تیمم میں صرف منہ اور دونوں پہونچوں کا مسح کافی ہے (زمین پر لوٹنا ضروری نہیں)۔
کَفَاہُ اللّٰہُ هَمَّهٗ۔ اللہ اُس کی سب فکر دُور کر دے گا۔
اِذًا یُّکْفٰی هَمُّكَ۔ جب تو تیرا سب تردّد دُور ہو جائے گا (سب کام بن جائیں گے، فکر اور تشویش کافور ہو جائے گی)۔
اَکْفِ مِنْ تَحْتِ عَرْشِكَ۔ اپنے عرش کے تلے سے ایسا پانی برسا کہ ہم کو کافی ہو جائے۔
فَاِنْ لَّمْ تَجِدُوْا مَا تُکَافِئُوْا۔ اگر تم اُس کا بدلہ

نہ کر سکو۔

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ وَّ الْمُعَوِّذَتَيْنِ ثَلٰثًا حِيْنَ تُصْبِحُ وَحِيْنَ تُمْسِيْ ثَلٰثًا تَكْفِيْكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ۔ اگر تو صبح اور شام قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ تین تین بار پڑھ لیا کرے تو ہر آفت سے تیرا بچاؤ رہے گا (یا ہر مطلب تیرا پورا ہوگا یا دوسرے وظیفہ اور دُعا کی تجھ کو حاجت نہ رہے گی)۔

كَفَانَا وَاٰوَانَا۔ ہم کو کافی ہوا اور ہم کو ٹھکانا دیا۔

كَانَ اِذَا مَشٰى تَكَفّٰى تَكَفِّيًا۔ آنحضرتؐ جب چلتے تو آگے کو جُھک کر (سامنے زور دے کر) چلتے۔

فَاَكْفَاَهٗ بِيَدِهٖ عَلٰى يَدِهِ الْيُمْنٰى۔ ایک ہاتھ سے اُس برتن کو اپنے داہنے ہاتھ پر اُلٹا (اس کو دھویا)۔

اِسْتَكْفَاْتُ بِهٖ فُلَانًا اِبِلَهٗ فَاَكْفَانِيْهَا۔ میں نے اُس سے یہ چاہا کہ اپنے اونٹوں سے مجھ کو کافی ہو تو اس نے میری درخواست قبول کی اپنے اونٹوں کا دودھ مجھ کو دے کر بے پرواہ کیا۔

بابُ الکاف مع اللام

كَلْاءٌ یا كِلَاءَةٌ یا كِلَاءٌ۔ حفاظت کرنا، نگہبانی کرنا مارنا۔

كُلُوْءَةٌ۔ دیر لگانا۔

تَكْلِيْئٌ۔ بیعانہ لینا، قرض لینا، کنارے سے قریب کرنا، قید کرنا، آگے بڑھنا، سونگھکر دیکھنا۔

تَكَلُّؤٌ۔ ایسی جگہ میں آنا جہاں ہوا کی آڑ ہو۔

اِكْلَاءٌ۔ گھاس بہت ہونا، بیع سلف کرنا۔

تَكَالُؤٌ۔ لے لینا۔

اِكْتِلَاءٌ۔ آنکھ نہ لگنا، جاگتے رہنا۔

اِسْتِكْلَاءٌ۔ گھاس بہت ہونا۔

نَهٰى عَنِ الْكَالِئِ بِالْكَالِئِ۔ دونوں طرف اُدھار کا معاملہ کرنے سے منع فرمایا (اُس کی صورت یہ ہے کہ ایک شخص کوئی چیز اُدھار خریدے ایک معیّن میعاد پر، جب میعاد پوری ہو تو قیمت نہ دے سکے اور قیمت کو کچھ زیادہ کے بدلے اور میعاد بڑھا کر اصل بائع سے خریدلے، گویا دَین کی بیع دَین کے بدلے ہوئی، دونوں جانب میں سے کسی فریق نے نقد کوئی چیز نہیں لی یہ كَلَاءٌ الدَّيْنُ سے ماخوذ ہے یعنی دَین کی ادائی میں تاخیر ہوگئی۔)

بَلَّغَ اللّٰهُ بِكَ اَكْلَاَ الْعُمُرِ۔ اللہ تجھ کو لمبی عمر تک پہنچائے۔

اِكْلَاْ لَنَا وَقْتَنَا۔ (آنحضرتؐ نے بلالؓ سے سفر میں فرمایا) ہمارے وقت کا خیال رکھیو (ایسا نہ ہو ہم سو جائیں اور نماز کا وقت فوت ہو جائے۔ ایک روایت میں اِكْلَاْ لَنَا الْفَجْرَ صبح کو تاکتے رہو (یعنی صبح صادق ہوتے ہی ہم کو جگا دینا)۔

لَا يُمْنَعُ فَضْلُ الْمَاءِ لِيُمْنَعَ بِهِ الْكَلَاُ۔ ضرورت سے زیادہ بچا ہوا پانی اس لئے نہ روکا جائے کہ ضرورت سے زائد جو گھاس ہے وہ بھی رُکی رہے (اس کی صورت یہ ہے کہ جنگل میں پانی کا ایک کنواں ہو جس کے اطراف میں گھاس ہو، لیکن کنویں والا اس میں سے کسی کو وہ پانی جو اُس کی ضرورت سے زائد ہے نہ لینے دے اِس غرض سے کہ جب جانوروں کو پانی نہ ملے گا تو کوئی اپنے جانوروں کو چرانے کے لئے وہاں نہ لا سکے گا اور اِس طرح سے جو گھاس فاضل ہے وہ بھی محفوظ رہے گی)۔

قَبِلَتِ الْمَاءَ وَاَنْبَتَتِ الْكَلَاَ۔ پانی کو چوس لیا اور گھاس اُگائی۔

مَنْ مَشٰى عَلَى الْكَلَاءِ قَذَفْنَاهُ فِي الْمَاءِ۔ جو شخص دریا کے کنارے چلے گا ہم اس کو پانی میں گرا دیں گے (اس کا مطلب یہ ہے کہ جو کوئی کنایہ اور اشارہ میں کسی پر زنا کی تہمت لگائے گا گو صراحت نہ کرے ہم اس

اس کو تہمت کی سزا دیں گے اور کَلَّاءٌ حد قذف لگائیں گے)۔

اِیَّاکَ وَسِبَاخَہَا وَکَلَّاءَهَا۔ تو بصرہ کی شور زمینوں اور بازار سے بچارہ۔

سُوْقُ الْکَلَّاءِ۔ بصرہ کے بازار کو کہتے ہیں جو سمندر کے کنارے جہاں پر کشتیاں باندھی جاتی ہیں واقع ہے۔

کُلْیَۃٌ اور کُلْوَۃٌ۔ گردہ (کُلًی اس کی جمع ہے اور کُلْیَتَیْنِ دونوں گردے)۔

وَجَعُ الْکُلْیَۃِ۔ درد گردہ۔

تَجِدُوْہُ مُعْزِبًا اَوْ مُکْلِئًا۔ اس کو دور کی گھاس ڈھونڈنے والا پاؤ گے (جو چرائی نہ گئی ہو)۔

بِکَلَاءَۃِ الْفَجْرِ۔ صبح کی نگہبانی پر۔

کَلْبٌ۔ جھیڑ سے مارنا، توشہ دان میں تسمہ لگانا، کتے کی طرح بھونکنا۔

تَکَلُّبٌ۔ پیاسا ہونا، حرص کرنا، طمع کرنا، دیوانہ ہونا، دیوانہ کتے کی بیماری لگ جانا، بہت کھانا اور سیر نہ ہونا۔

کَلَابٌ۔ دیوانہ کتے کی بیماری لگ کر عقل جاتی رہنا۔

تَکْلِیْبٌ۔ کتے کو شکار سکھلانا۔

مُکَالَبَۃٌ۔ کتوں کی طرح جنگ کرنا، دشمنی ظاہر کرنا۔

اِکْلَابٌ۔ درختوں کے کانٹے چرنا۔

تَکَالُبٌ۔ علانیہ دشمنی کرنا، حرص کرنا، گر پڑنا۔

کَلْبٌ۔ ہر کاٹنے والا درندہ اور اکثر کتے کو کہتے ہیں (اس کی جمع اَکْلُبٌ اور کِلَابٌ ہے)۔

دَاءُ الْکَلْبِ۔ دیوانہ کتے کے کاٹنے سے جو بیماری ہوتی ہے اس میں آدمی دیوانہ ہو کر جس کو کاٹتا ہے وہ بھی دیوانہ ہو جاتا ہے اور دوسری خرابیاں پیدا ہوتی ہیں۔

سَیَخْرُجُ فِیْ اُمَّتِیْ اَقْوَامٌ تَتَجَارٰی بِہِمُ الْاَهْوَاءُ کَمَا یَتَجَارَی الْکَلْبُ بِصَاحِبِہٖ۔ قریب ہے کہ میری امت میں کچھ ایسے لوگ پیدا ہوں گے جن کے نفس کی خواہشیں ایک دوسرے پر ایسا اثر کریں گی جیسے دیوانے کتے کا کاٹنا اس کے مالک پر اثر کرتا ہے (مطلب یہ ہے کہ نفسانی خواہشوں میں پڑ کر آپ بھی ہلاک ہوں گے اور دوسروں کو بھی ہلاک کریں گے)۔

فَلَمَّا رَاَیْتَ الزَّمَانَ عَلَی ابْنِ عَمِّکَ قَدْ کَلِبَ وَالْعَدُوَّ قَدْ حَرِبَ۔ جب تو نے دیکھا کہ تیرے چچا زاد بھائی پر زمانہ سخت ہو گیا ہے اور دشمن نے اس کو لوٹ لیا ہے۔

اِنَّ الدُّنْیَا لَمَّا فُتِحَتْ عَلٰی اَهْلِہَا کَلِبُوْا عَلَیْہَا اَسْوَءَ الْکَلَبِ وَاَنْتَ تَجَشَّاُ مِنَ الشِّبَعِ بَشَمًا وَجَارُکَ قَدْ دَمِیَ فُوْهُ مِنَ الْجُوْعِ کَلَبًا۔ جب دنیا کی کشائش ہوئی دنیا داروں پر تو انہوں نے اس میں بہت بری حرص کی، تیرا حال تو یہ ہے کہ پیٹ بھر کر بدہضمی سے ڈکاریں لیتا ہے اور تیرے پڑوسی کا منہ بھوک سے خون آلود ہو رہا ہے وہ حرص کر رہا ہے کوئی چیز مل جائے (جس سے اس کی بھوک رفع ہو، مطلب یہ ہے کہ سب کے سب حرص اور لالچ میں مبتلا ہیں)۔

اِنَّ لِیْ کِلَابًا مُکَلَّبَۃً۔ میرے پاس شکار کے لئے سدھے ہوئے کتے ہیں (یعنی تعلیم یافتہ کتے)

مُکَلِّبٌ (بکسرۂ لام) کتوں کو تعلیم دینے والا، ان سے شکار کرانے والا۔

مُکَلَّبٌ (بفتحہ لام) تعلیم یافتہ کتا، سدھا ہوا کتا، پالتو کتا۔

یَبْدُوْ فِیْ رَاْسِ ثَدْیِہٖ شُعَیْرَاتٌ کَاَنَّہَا کُلْبَۃُ کَلْبٍ (ذو الثدیہ خارجی کا حلیہ آنحضرت نے یہ بیان فرمایا) کہ اس کی چھاتی پر کچھ چھوٹے چھوٹے بال ایسے ہوں گے جیسے کتے کی ناک کے دونوں طرف ہوتے ہیں (نہایہ میں ہے کہ کُلْبَۃٌ ان بالوں کو بھی کہتے ہیں جن سے موچی جوتا ٹانکتا ہے۔ بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے گویا وہ کتے کے پنجے ہیں)۔

وَاِذَا آخَرُ قَائِمٌ بِکَلُّوْبٍ مِّنْ حَدِیْدٍ۔ کیا دیکھتا ہوں ایک دوسرا شخص لوہے کا آنکڑا (جس کا منہ کج ہوتا ہے) لئے کھڑا ہے (کَلُّوْبٌ کی جمع کَلَالِیْبُ ہے جیسے دوسری

حدیث میں ہے)۔

فِیْ جَہَنَّمَ کَلَالِیْبُ۔ یعنی دوزخ میں آنکڑے ہوں گے۔

اِنَّ فَرَسًا ذَبَّ بِذَنَبِہٖ فَاَصَابَ کُلَّابَ سَیْفٍ فَاسْتَلَّہٗ۔ ایک گھوڑے نے اپنی دُم سے مکھیاں ہٹائیں اتفاق سے اُس کی دُم تلوار کے چھلّے پر پڑی اور تلوار ننگی ہوگئی (نیام سے نکل پڑی)۔

اِنَّ اَنْفَہٗ اُصِیْبَ یَوْمَ الْکُلَابِ فَاتَّخَذَ اَنْفًا مِنْ فِضَّۃٍ۔ عرفجہ کی ناک کلاب کی جنگ میں جاتی رہی تھی انھوں نے چاندی کی ایک ناک بنوالی تھی (کُلَاب ایک چشمہ کا نام ہے بصرے اور کوفہ کے درمیان وہاں عربوں میں سخت لڑائی ہوئی تھی)۔

اِلَّا کَلْبَ صَیْدٍ اَوْ کَلْبَ غَنَمٍ اَوْ مَاشِیَۃٍ (جو شخص بلا ضرورت کتا پالے اس کا ثواب ایک قیراط روز کم ہوتا رہے گا) مگر یہ کہ شکاری کتا ہو یا بکریوں یا مویشی کی حفاظت کے لئے ہو (تو اس کے پالنے میں ثواب کم نہ ہوگا)۔

لَا تَدْخُلُ الْمَلٰٓئِکَۃُ بَیْتًا فِیْہِ کَلْبٌ وَّلَا تَصَاوِیْرُ (رحمت کے) فرشتے (جو مسلمانوں کی محبت سے آتے جاتے رہتے ہیں) اُس گھر میں نہیں جاتے جہاں کتا ہو یا مورتیں ہوں۔

یَغْفِرُ اللّٰہُ لَیْلَۃَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ مِنْ خَلْقِہٖ لِاَکْثَرَ مِنْ عَدَدِ شَعْرِ مِعْزٰی کَلْبٍ۔ اللہ تعالےٰ شعبان کی پندرھویں رات کو اپنی مخلوق میں سے اتنے لوگوں کو بخشتا ہے جن کا شمار کلب قبیلہ کی بکریوں کے بالوں سے زیادہ ہوتا ہے (کلب ایک شاخ ہے قضاعہ قبیلہ کی)۔

کَلْبُ الْمَآءِ۔ ایک جانور ہے اس کے ہاتھ، پاؤں سے زیادہ لمبے ہوتے ہیں وہ اپنے بدن پر کیچڑ لتھیڑ لیتا ہے مگرمچھ اس کو کیچڑ سمجھ کر نگل جاتا ہے وہ اس کے پیٹ میں جا کر اس کی آنتیں کاٹ کر ان کو کھا کر باہر نکل آتا ہے۔

بِکُمْ یُبَاعِدُ اللّٰہُ الزَّمَانَ الْکَلِبَ۔ اللہ تعالےٰ تمھاری وجہ سے سخت زمانہ دُور کرے گا۔

اَعُوْذُ بِکَ مِنْ عَدُوٍّ اِسْتَکْلَبَ عَلَیَّ۔ یا اللہ تیری پناہ اُس دشمن سے جو کُود کر (کتے کی طرح) مجھ پر آئے۔

کُلَیْبٌ۔ ایک راوی کا نام ہے۔

اَللّٰھُمَّ سَلِّطْ عَلَیْہِ کَلْبًا مِّنْ کِلَابِکَ۔ یا اللہ اس پر (ابی بن خلف پر) اپنے کتوں میں سے ایک کتا مسلط کردے (ایسا ہی ہوا شیر اس کو اُٹھا کر لے گیا)۔

مَنِ اقْتَنٰی کَلْبًا۔ جو شخص کتا پالے۔

کُلَّاب۔ ٹیڑھے مُنہ کی لکڑی یا لوہے کی سلاخ۔

اَمَرَ بِقَتْلِ الْکِلَابِ۔ آنحضرتؐ نے کتوں کو مار ڈالنے کا حکم دیا (پھر فرمایا کہ وہ بھی اللہ کی امت ہیں اور آئندہ مارنے سے منع فرمادیا)۔

اَلْکَلْبُ الْاَسْوَدُ شَیْطَانٌ۔ کالا کتا شیطان (شریر) ہوتا ہے۔

یَقْطَعُ الصَّلٰوۃَ الْکَلْبُ وَالْحِمَارُ وَالْمَرْاَۃُ۔ نمازی کے سامنے سے کتا یا گدھا یا عورت نکل جائے تو نماز ٹوٹ جاتی ہے (بشرطیکہ سامنے سترہ نہ ہو۔ اگر سترہ کے پرے نکلے تو کچھ قباحت نہیں۔ بعضوں نے کہا یہ حدیث منسوخ ہے، دوسری حدیث سے)۔

کَلْثَمَۃٌ۔ گال پھولے ہوئے ہونا یا گول مُنہ ہونا۔

لَمْ یَکُنْ بِالْمُکَلْثَمِ۔ آں حضرتؐ کا چہرہ بالکل گول نہ تھا نہ گال پھولے ہوئے۔ البتہ کسی قدر گولائی تھی۔

اُمِّ کُلْثُوْمٍ۔ آں حضرتؐ کی صاحبزادی جو حضرت عثمانؓ کے نکاح میں تھیں۔

کُلُوْحٌ یا کُلَاحٌ۔ ترش رُوئی سے دانت کھل جانا۔

تَکْلِیْحٌ۔ دانت کھول دینا، غصّہ اور رنج اور ترش رُوئی اور تکلیف سے۔

ل

اِکْلَاحٌ بمعنی کُلُوْحٌ وَتَکْلِیْحٌ لازمی اور متعدی دونو آیا ہے۔

تَکَلُّحٌ۔ تبسم۔

دَهْرٌ كَالِحٌ۔ سخت مصیبت کا زمانہ۔
إِنَّ مِنْ وَّرَائِكُمْ فِتَنًا وَّبَلَاءً مُكْلِحًا۔ تمھارے پیچھے ایسے ایسے فتنے اور بلائیں ہیں جو لوگوں کو ترش رُو اور چڑچڑا بنا دیں گی۔
كَالِحٌ۔ جس کا ہونٹ سُکڑ کر اوپر چڑھ گیا ہو اور دانت کُھل گئے ہوں (بھیانک صورت ہو گئی ہو)۔
كَلْزٌ۔ اکٹھا کرنا جمع کرنا (جیسے تَكْلِيزٌ ہے)۔
اِكْلِئْزَازٌ۔ منقبض ہونا، سمٹ جانا۔
فَحَمَلَ الْهَمَّ كِلَازًا اَجْلَعَدًّا۔ اُس نے فکر اور رنج ایک سخت ٹھوس اعضا والے پر لادو یا (ایک روایت میں كِنَازًا ہے۔ نہایہ میں ہے کہ كِلَازٌ یعنی مجتمع الخلق شدید)
اِكْلَأَزَّ۔ منقبض ہو گیا سمٹ گیا۔
كَلْعٌ۔ سوکھ جانا۔
كَلَعٌ۔ میلا ہونا، پھٹ جانا۔
ذُو كَلَاعٍ۔ ایک قبیلہ ہے یمن کا۔
اِكْلَاعٌ۔ چڑھ جانا، لپٹ جانا۔
تَكَلُّعٌ۔ باہم قسم کھانا، جمع ہونا۔
كَلَفٌ۔ محبت میں دیوانہ ہونا، بہت الفت رکھنا (جیسے كَلَافَةٌ ہے) اور جھائیں جو منہ پر آجاتی ہیں یعنی سُرخی یا تیرگی۔
تَكَلُّفُ الْاَمْرِ۔ سختی سے اُس کام کو اپنے اوپر لیا۔
تَكْلِيفٌ۔ کسی کو سختی اور مشقت میں ڈالنا۔
اِكْلَافٌ۔ محبت میں دیوانہ بنانا۔
تَكَلُّفٌ۔ محنت اور مشقت اُٹھا کر کوئی کام کرنا۔
كُلَفٌ۔ عاشق، محبت میں دیوانہ۔
كُلْفَةٌ۔ مشقت، محنت۔
اِكْلَفُوْا مِنَ الْعَمَلِ مَا تُطِيْقُوْنَ۔ اسی کام سے محبت کرو جس کی تم کو طاقت ہو (یعنی جو کام کر سکو اسی سے الفت رکھو)۔

اَرَاكَ كَلِفْتَ بِعِلْمِ الْقُرْاٰنِ۔ میں دیکھتا ہوں تجھ کو قرآن کا علم محبوب ہے (قرآن کے علم سے محبت رکھتا ہے۔ عرب لوگ کہتے ہیں كَلِفْتُهٗ یعنی میں نے اس کو تکلیف کے ساتھ اپنے اوپر لیا اور كَلَّفَهٗ تَكْلِيفًا جب کسی کو سخت اور دُشوار کام کی تکلیف دیں، اور تَكَلَّفْتُ الشَّيْءَ یعنی میں نے تکلیف کے ساتھ یہ کام کیا اور برخلاف عادت کے)۔
مُتَكَلِّفٌ۔ وہ کام کرنے والا جو بے فائدہ اور غیر ضروری ہو۔
اَنَا وَ اُمَّتِيْ بُرَآءُ مِنَ التَّكَلُّفِ۔ میں اور میری امّت کے لوگ سب تکلیف سے بیزار ہیں (ہر کام میں آسانی اور سادگی اسلام کا شیوہ ہے)۔
نُهِيْنَا عَنِ التَّكَلُّفِ۔ ہم کو تکلف سے ممانعت ہوئی (یہاں تکلف سے یہ مُراد ہے کہ بے ضرورت سوالات کرنا بال کی کھال نکالنا، دین کے مشکل اور مخفی اُمور میں خواہ مخواہ بحث کرنا)۔
عُثْمَانُ كَلِفٌ بِاَقَارِبِهٖ (حضرت عمرؓ نے کہا) عثمانؓ اپنے رشتہ داروں کے عاشق ہیں۔
وَلَا يُكَلِّفُهٗ مَا يَغْلِبُهٗ۔ اور لونڈی غلام کو ایسے کام کی تکلیف نہ دے جو اس کو مغلوب کر دے (اس سے نہ ہو سکے بلکہ اس کی طاقت اور قوت کے موافق آسانی کے ساتھ اس سے کام لے)۔
اِكْلَفُوْا مِنَ الْاَعْمَالِ مَا تُطِيْقُوْنَ۔ اُن ہی کاموں کا کرنا اپنے اوپر لو جن کو ہمیشہ کر سکو (ایک دو روز کیا پھر چھوڑ دیا اس سے کیا فائدہ وہی کام ہمیشہ نبھتا ہے جو اپنی قوت اور طاقت کے موافق ہو)۔
كُنَّا نَطْلِيْ وُجُوْهَنَا بِالْوَرْسِ مِنَ الْكَلَفِ۔ ہم جھائیں دُور کرنے کو منہ پر ورس کا (جو ایک خوشبو دار گھاس ہے) لیپ کیا کرتے۔ (مجمع البحار میں ہے کہ کلف ایک چیز ہے جو منہ پر نمودار ہوتی ہے تل کی طرح اور ایک رنگ ہے سیاہی

اور سُرخی اور تیرگی کے درمیان جو مُنہ پر آجاتا ہے)۔
مَنْ كَذَبَ فِي حُلُمِهِ كُلِّفَ۔ اخیر تک جو شخص جھوٹا خواب بیان کرے اس کو (قیامت کے دن) دَو جَو میں گرہ لگانے کی، تکلیف دی جائے گی (جس کو وہ نہ کر سکے گا)۔
مَا أَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِينَ۔ میں تکلیف کرنے والوں میں سے نہیں ہوں (جو بناوٹ اور تصنع کیا کرتے ہیں)۔
إِنَّ اللّٰهَ وَلِيٌّ مَنْ عَرَفَهُ وَعَدُوُّ مَنْ تَكَلَّفَهُ۔ اللہ تعالیٰ اُس کا دوست ہے جو اُس کو پہچانے (شریعت کے موافق اس کی صفات کا اقرار کرے) اور اس کا دشمن ہے جو اس کے لئے تکلف کرے (اللہ تعالیٰ کی جن صفات کی کیفیت معلوم نہیں ہے، ان کے معلوم ہونے کا دعویٰ کرے خواہ مخواہ اپنے تئیں عالم بنائے)۔
كَلٌّ يا كَلَّةٌ يا كَلَالٌ يا كُلُولٌ يا كَلَالَةٌ يا كُلُولَةٌ۔ تھک جانا۔
كَلٌّ۔ وہ شخص جس کا باپ نہ ہو نہ اُس کی اولاد ہو اور وہ تلوار جو کُند ہو گئی ہو، اسی طرح وہ زبان جس میں گویائی نہ رہے۔
تَكْلِيلٌ۔ کُند کرنا، اپنے بال بچوں کو چھوڑ کر چل دینا کوشش کرنا، حملہ کرنا، نامرد ہونا، تاج پہنانا۔
تَكَلُّلٌ۔ تاج پہننا، گھیر لینا۔
اِنْكِلَالٌ۔ ہنسنا، کُند ہو جانا، کم چمکنا۔
اِكْتِلَالٌ۔ تبسم کرنا۔
كَلَالَه۔ جس کا نہ والد ہو نہ اولاد ہو (یہ تَكَلَّلَهُ النَّسَبُ سے ماخوذ ہے یعنی نسب نے اُس کو گھیر لیا۔ بعضوں نے کہا کلالہ وہ وارث لوگ جن میں نہ میت کا والد ہو نہ اُس کی اولاد ہو۔ بعضوں نے کہا باپ اور بیٹا آدمی کے دونوں کنارے ہیں تو جب وہ مرتے وقت نہ باپ چھوڑے نہ بیٹا تو گویا دونوں کنارے اُس کے مٹ گئے۔ اسی لئے اس کو کلالہ کہیں گے۔ بعضوں نے کہا جو چیز گھیر لے اس کو اکلیل کہتے ہیں اور میت کو کلالہ اس وجہ سے کہا کہ دوسرے وارث اس کو گھیر لیتے ہیں)۔
دَخَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَبْرُقُ أَكَالِيلُ وَجْهِهِ۔ آں حضرتؐ گھر میں تشریف لائے آپ کے چہرے کے کنارے چمک رہے تھے (اصل میں تو اکلیل اُس گول تاج کو کہتے ہیں جو جواہر وغیرہ لگا کر سر پر رکھا جاتا ہے یہاں چہرے کے اطراف و جوانب مُراد ہیں جو اکلیل کی طرح چہرے کو گھیرے رہتے ہیں)۔
فَنَظَرْتُ إِلَى الْمَدِينَةِ وَإِنَّهَا لَفِي مِثْلِ الْإِكْلِيلِ۔ میں نے مدینہ کو دیکھا وہ ایک گول تاج کی طرح ہو گیا تھا (ابر اس پر سے ہٹ کر چاروں طرف محیط تھا مدینہ ایک دائرے کی طرح ابر سے صاف ہو گیا تھا)۔
نَهَى عَنْ تَقْصِيصِ الْقُبُورِ وَتَكْلِيلِهَا۔ آنحضرتؐ نے قبر کو گچ کرنے سے اور اُس پر قبے اور گنبد بنانے سے منع فرمایا (بعضوں نے کہا اُس پر پردہ ڈالنے سے یا مسہری ڈالنے سے)۔
فَمَا زِلْتُ أَرَى حَدَّهُمْ كَلِيلًا۔ میں برابر دیکھتا رہا کہ اُن کی دھار کُند ہو گئی تھی (عرب لوگ کہتے ہیں كَلَّ السَّيْفُ كَلِيلًا۔ تلوار کُند ہو گئی)۔
طَرْفٌ كَلِيلٌ۔ ناتوان بینائی۔
كَلَّا إِنَّكَ لَتَحْمِلُ الْكَلَّ۔ آپ کو اللہ تعالیٰ کبھی تباہ نہیں کرنے کا، آپ تو دوسروں کا بوجھ اپنے سر پر اُٹھا لیتے ہیں (دوسروں کے بال بچوں کی خبر گیری اور پرورش اپنے ذمہ لے لیتے ہیں)۔
مَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِوَرَثَتِهِ وَمَنْ تَرَكَ كَلًّا فَإِلَيَّ وَعَلَيَّ۔ جو شخص مال اسباب اور جائداد چھوڑ جائے تو وہ اُس کے وارثوں کو ملے گی اور جو شخص (نادار ہو کر) بال بچوں یا قرضداری کو چھوڑ جائے تو وہ ہمارے ذمہ ہے (اس کے بال بچوں کی پرورش، اس کے قرضہ کی ادائی ہم کریں گے)

تَحمِلُ الْكَلَّ۔ آپ تو (لوگوں کے) بوجھ اٹھاتے ہیں (کل ہر ایک بوجھ کو شامل ہے ضعیف اور معذوروں اور یتیموں اور بیواؤں کی پرورش، بیماروں کی دوا دارو اور زخمیوں کا علاج معالجہ قرضوں کی ادائی، سب حمل کل میں داخل ہیں)

فَاِنَا كَلٌّ۔ ہم تو ایک بوجھ ہیں۔

وَلَا يُوكَلُ كَلُّكُمْ۔ تمہارا بوجھ عیال و اطفال تمہارے سپرد نہیں کئے جائیں گے (ایک روایت میں اُكْلُكُمْ ہے یعنی تمہارا کھانا کوئی اور نہیں کھائے گا)۔

كُلُّ ذَاكَ۔ (لوگ حضرت عثمانؓ کے پاس گئے ان سے پوچھا یہ جو کچھ ہو رہا ہے، تمہارے حکم سے ہو رہا ہے؟ انھوں نے کہا) کچھ میرے حکم سے ہے کچھ میرے حکم کے بغیر (یہاں کُلٌّ بمعنی بعض مستعمل ہوا ہے۔ ایک شاعر کہتا ہے: "وَكُلُّ ذَاكَ يَفْعَلُ الْوَصِيُّ" وصی کبھی ایسا کرتا ہے کبھی نہیں کرتا)۔

كُلُّ ذٰلِكَ لَمْ يَكُنْ۔ دونوں باتوں میں سے کوئی بات نہیں ہوئی (نہ نماز میں قصر کا حکم آیا نہ میں بھولا۔ اب ذوالیدین کا جواب اس پر چسپاں ہو جائے گا۔ جس نے کہا بَعْضُ ذٰلِكَ قَدْ كَانَ یعنی ان دونوں میں سے کوئی بات تو ضرور ہوئی ہے)

كُلُّ بَنِيْ آدَمَ خَطَّاؤُنَ۔ آدم زاد سب خطاوار ہیں (حالانکہ پیغمبرؑ گناہوں سے معصوم ہیں مگر خطا اور لغزش ان سے بھی ہوتی ہے جو عام لوگوں کے حق میں وہ بھی باعث عتاب سمجھی جاتی ہے۔ بقول شخصے "نزدیکاں رابیش بود حیرانی" بعضوں نے کہا پیغمبروں کی خطا یہ ہے کہ اللہ کی یاد سے جو ذرا دیر غفلت ہو یا بھول چوک یا اجتہاد کی غلطی)۔

لَيْلَةُ الْقَدْرِ هِيَ فِيْ كُلِّ رَمَضَانَ۔ شب قدر ہر رمضان میں ہوتی ہے یا رمضان کی ہر تاریخ میں (نہ یہ کہ ہمیشہ اخیر دہے میں ہو)۔

كُلَّكَ يا كُلَّكَ۔ یعنی اپنا سارا بدن داخل کر یا تیرا سارا جسم داخل ہو۔

كُلَّمَا كَانَ لَيْلَتُهَا۔ جب حضرت عائشہؓ کی رات

آتی۔

كِلَّةٌ۔ مچھردان مسہری (اس کی جمع كِلَلٌ ہے)۔

جَاءَ وَعَلٰى رَأْسِهٖ اِكْلِيْلٌ مِّنْ اَكَالِيْلِ الْجَنَّةِ۔ وہ آیا اس کے سر پر بہشت کے تاجوں میں سے ایک تاج تھا۔ هَبْ

اِنَّ لِلّٰهِ دِيْكًا فِي السَّمَاءِ الدُّنْيَا كَلْكَلُهٗ مِنَ الذَّ... اللہ کا ایک مرغ ہے پہلے آسمان پر جس کا سینہ سونے کا ہے۔

كَلْكَال۔ سینہ۔

كَلْمٌ۔ زخمی کرنا۔

تَكْلِيْمٌ اور كَلَامٌ۔ بات کرنا۔

كَلَامٌ۔ بات، سخن۔

مُكَالَمَةٌ۔ جواب دینا۔

تَكَلُّمٌ۔ بات کرنا۔

تَكَالُمٌ۔ ملاقات۔ چھوڑ دینے کے بعد بات کرنا۔

كُلَامٌ۔ غلیظ زمین۔

كَلْمَةٌ یا كِلْمَةٌ یا كَلِمَةٌ۔ وہ لفظ جو آدمی منہ سے نکالے (اس کی جمع كَلِمَاتٌ اور كَلِمٌ اور كِلْمَاتٌ ہے بہ ترتیب مذکور)۔

كَلِمَةُ اللّٰهِ۔ حضرت عیسیٰؑ کا لقب ہے۔

كَلِمَةُ الشَّهَادَةِ۔ اشہد ان لا الہ الا اللہ و ان محمدا رسول اللہ۔

كَلِمَةُ التَّقْوٰى۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

كَلِيْمُ اللّٰهِ۔ حضرت موسیٰؑ کا لقب ہے۔ چونکہ اللہ تعالے نے بلا واسطہ ان سے کلام کیا تھا۔

اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ۔ میں اللہ تعالے کے پورے کلموں کی پناہ میں آتا ہوں (بعضوں نے کہا پورے کلموں سے قرآن مراد ہے)۔

سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ كَلِمَاتِهٖ۔ اللہ کی پاکی بیان کرتا ہوں، اس کے کلموں کے شمار پر (کلموں سے اس کی صفات مراد ہیں جو بے حد اور بے حساب ہیں۔ تو عدد کا

تذکرہ محض مبالغہ کے لئے ہے۔ بعضوں نے کہا اذکار یا اجور کا شمار مُراد ہے)۔

اِسْتَحْلَلْتُمْ فُرُوْجَهُنَّ بِكَلِمَةِ اللهِ۔ تم نے عورتوں کی شرم گاہ کو حلال کیا اللہ کے کلام سے (یعنی فامساك بمعروف او تسريح باحسان یا فانكحوا ما طاب لكم من النساء سے جن میں اللہ تعالیٰ نے عورتوں سے نکاح کرنے کی اجازت دی)۔

ذَهَبَ الْاَوَّلُوْنَ لَمْ تَكْلِمْهُمُ الدُّنْيَا مِنْ حَسَنَاتِهِمْ شَيْئًا۔ اگلے مسلمان تو چل بسے دنیا نے ان کی نیکیوں کو صدمہ نہیں پہنچایا (وہ اپنے دین اور ایمان پر مضبوطی سے قائم رہے دُنیا ان کو ڈگمگا نہ سکی)۔

اِنَّا نَقُوْمُ عَلَى الْمَرْضٰى وَنُدَاوِي الْكَلْمٰى۔ ہم بیماروں کی خدمت کریں گے اور زخمیوں کی دوا دارو (علاج معالجہ) کریں گے۔ کلمی جمع ہے کلیم کی، بمعنی زخمی مجمع البحار میں ہے کہ زخمی مجاہدین کی خدمت عورتیں کر سکتی ہیں گو وہ ان کے محرم رشتہ دار نہ ہوں۔ یہ اسی حالت میں ہے کہ جب اعضاء کو مَس نہ کریں اور فتنہ کا ڈر نہ ہو)۔

كُلُّ كَلْمٍ يُكْلَمُهُ الْمُسْلِمُ تَكُوْنُ كَهَيْئَتِهَا اِذْ طُعِنَتْ۔ مسلمان کو جو زخم (جہاد میں) باغیوں سے لڑنے میں یا ڈاکوؤں سے مقابلہ کرنے میں یا نیک بات کا حکم کرنے میں) لگایا جائے، وہ قیامت کے دن اسی طرح (ترو تازہ) ہوکر آئے گا جیسا لگنے کے وقت تھا (ایک روایت میں يَكْلِمُهُ ہے بر صیغہ معروف یعنی جو زخم اس کو مجروح کرے)۔

لَا اَرٰى هٰذِهِ الْكَلِمَةَ اِلَّا مِنْ كَلِمَةِ ابْنِ عُمَرَ۔ میں تو یہ کلمہ ابن عمرؓ کا کلام سمجھتا ہوں (نہ کہ آنحضرتؐ کا)۔

كَلِمَةُ حَقٍّ اُرِيْدَ بِهَا بَاطِلٌ۔ بات تو سچی ہے لیکن اس کا جو مطلب لیا جاتا ہے وہ غلط ہے (یہ حضرت علیؓ نے خارجیوں کی نسبت فرمایا۔ وہ قرآن کی اس آیت کو اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ پڑھ کر حضرت علیؓ کی نسبت یہ الزام قائم کرتے تھے کہ انہوں نے ثالثی کو کیوں منظور کیا؟ حالانکہ اس آیت کا یہ مطلب نہیں ہے کہ پنچایت کرنا منع ہے۔ کیونکہ دوسری آیت میں ہے فابعثوا حكما من اهله وحكما من اهلها بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ اصلی اور سچی حکومت اللہ ہی کی ہے جو وہ چاہتا ہے وہی ہوتا ہے)۔

مِدَادَ كَلِمَاتِهٖ۔ اس کے کلموں کی درازی کے موافق یا پیمانوں کے موافق یا اس کے کلمے لکھنے میں جتنی سیاہی درکار ہے اس کے موافق۔

فَقَالَ كَلِمَةً مَا يَسُرُّنِيْ اَنَّ لِيَ الدُّنْيَا بِمَا فِيْهَا۔ پھر آں حضرتؐ نے ایک کلمہ کہا اگر ساری دنیا مع مافیہا مجھ کو ملے تو اتنی خوشی نہ ہو جتنی اُس کلمہ سے ہوئی (وہ کلمہ یہ تھا کہ آں حضرتؐ نے حضرت عمرؓ سے فرمایا "بھتیا مجھ کو اپنی دُعا میں شریک کرلیجیو")۔

مَا تُكَلِّمُ مِنْ اَجْسَادٍ لَا اَرْوَاحَ فِيْهَا۔ آپ اُن جسموں سے کیا بات کرتے ہیں، جن میں جان نہیں ہے یا آپ جن جسموں سے باتیں کرتے ہیں جن میں جان نہیں ہے وہ آپ کی بات کہاں سنتے ہیں۔

قَامَ فِيْنَا بِخَمْسِ كَلِمَاتٍ۔ خطبہ سُنانے کو کھڑے ہوئے پانچ باتیں بیان کیں (اللہ تعالیٰ نہیں سوتا سونا اُس کے لائق نہیں ہے، ترازو جھکاتا ہے اور اُٹھاتا، رات کے اعمال اُس کی طرف اُٹھائے جاتے ہیں، اس کا حجاب نور ہے)۔

وَذَكَرَ كَلِمَةً۔ اور ایک اور بات بیان کی یعنی بڑی بات۔

فَتَكَلَّمَتِ امْرَأَةٌ۔ ایک عورت (اُمِّ جمیل ابو سفیان کی بہن جو کانی تھی ابو لہب کی بیوی) کہنے لگی، (میں سمجھتی ہوں تمہارے شیطان نے تم کو چھوڑ دیا)۔

هُوَ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَكَلَّمْ۔ جب تک آدمی نے بات مُنہ سے نہیں نکالی تو وہ اپنی بات کا مالک ہے (اور

جب نکال دی تو بات اس کی مالک بن گئی، اب اس کے مواخذہ سے بچنا مشکل ہو جاتا ہے)۔

لَمْ يَتَكَلَّمْ فِي الْمَهْدِ إِلَّا ثَلٰثَةٌ عِيسٰى وَصَاحِبُ جُرَيْجٍ وَغُلَامٌ كَانَ يَرْضَعُ فِي حِجْرِ أُمِّهٖ۔ نہالچہ میں (جس پر بچہ پیدا ہونے کے بعد رکھا جاتا ہے) کسی بچہ نے بات نہیں کی، مگر تین بچوں نے۔ ایک تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے۔ دوسرے جریج عابد کے ساتھ والے نے۔ تیسرے اس بچہ نے جو اپنی ماں کی گود میں دودھ پی رہا تھا (اتنے میں ایک سوار سامنے سے نکلا، ماں نے یہ دعا کی یا اللہ! میرا بچہ ایسا ہو جائے۔ بچہ نے کہا یا اللہ! مجھ کو اس سوار کی طرح مت کیجیو"۔ مجمع البحار میں ہے کہ اور بچوں نے بھی باتیں کی ہیں۔ جیسے جادوگر کے ساتھ والے بچے نے اور راہب کے بچے نے جس نے اپنی ماں سے کہا تھا صبر کر آگ میں چل جا تو سچے دین پر ہے اور حضرت ابراہیم ؑ نے اور ماشطہ فرعون کی بیٹی نے اور حضرت یوسف ؑ کے گواہ نے اور یحییٰ اور مریم اور مبارک یمامہ نے اور شاید یہ بچے اس وقت نہالچہ میں نہ ہوں گے، بلکہ بڑے ہو گئے ہوں گے یا آنحضرت ؐ کو اس وقت تک ان بچوں کی خبر نہ دی گئی ہوگی)۔

وَاجْعَلْهُنَّ اٰخِرَ مَا تَتَكَلَّمُ بِهٖ۔ سوتے وقت ان کلموں کو آخری کلام کر (یعنی ان کے بعد پھر دوسری دنیا کی باتیں نہ کر، البتہ اگر ذکر الٰہی کرے تو قباحت نہیں اسی طرح دوسرے اذکار میں جو سونے کے وقت آں حضرت ؐ سے منقول ہیں)۔

كَلَّمَا ابْنَ عُمَرَ۔ ان دونوں نے عبد اللہ بن عمر ؓ سے گفتگو کی (ان سے کہا اس سال تم حج کو نہ جاؤ تو بہتر ہے کیونکہ حجاج اور عبد اللہ بن زبیر ؓ کی جنگ ہے)۔

كَلِمَةُ اللّٰهِ هِيَ الْعُلْيَا۔ اللہ کا بول بالا ہو (یعنی اس کی توحید پھیلانے کے لئے اور شرک مٹنے کے لئے لڑے تو یہ جہاد فی سبیل اللہ ہے نہ یہ کہ ملک اور مال کی

طمع سے)۔

رِجَالٌ يُكَلَّمُوْنَ۔ (میری امت میں) ایسے لوگ ہوں گے جن سے فرشتے بات کریں گے (ان کی زبان پر اللہ تعالیٰ حق بات ڈال دے گا، جو کہیں گے وہ پورا ہوگا)۔

خَالِطِ النَّاسَ وَدِيْنَكَ لَا تَكْلِمَنَّهٗ۔ لوگوں سے ملا جلا رہ لیکن اپنے دین کو زخمی نہ کر (دین خالص پروردگار کی رضامندی کے لئے ہے اس میں کسی کی مروت اور پاسداری نہ کرنا چاہیئے۔ جو حق بات معلوم ہو اس کو بے خوف و خطر اختیار کرنا چاہیے، کوئی راضی ہو یا ناراض)۔

قُلْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ كَلِمَةً أُحَاجُّ بِهَا لَكَ عِنْدَ اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔ (آں حضرت ؐ نے ابو طالب سے فرمایا جب وہ مر رہے تھے۔ چچا!) تم لا الٰہ الا اللہ کہہ لو بس یہ ایسا کلمہ ہے جس سے میں تمہارے بچاؤ کے لئے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے سامنے حجت کروں گا (آپ بار بار ابو طالب سے یہی فرماتے رہے۔ لیکن ابو جہل اور عبد اللہ بن امیہ ان کو بہکاتے رہے کیا تم آخری وقت میں اپنے باپ دادا کے طریق کو چھوڑ دو گے۔ آخر ابو طالب نے اخیر بات یہی کہی کہ میں عبد المطلب کے دین پر دنیا سے رخصت ہوتا ہوں آنحضرت کو بڑا افسوس ہوا آپ نے ان پر نماز نہیں پڑھی اور حضرت علی ؓ سے فرمایا کہ ایک گڑھا کھود کر ان کو جا کر دبا دو)۔

أَلَا تُكَلِّمُهٗ هٰذَا۔ کیا تم ان مقدموں میں حضرت عثمان سے گفتگو نہیں کرتے (ان کو سمجھاتے نہیں کہ وہ ان امور کا تدارک کریں)۔

إِنَّ الْعَبْدَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ رِضْوَانِ۔ آدمی ایک ایسی بات منہ سے نکالتا ہے جس سے اللہ تعالیٰ راضی ہو جاتا ہے (مثلاً کلمہ توحید یا کسی مظلوم کی سفارش بادشاہ کے سامنے) اور کبھی ایسی بات منہ سے نکالتا ہے جس سے اللہ تعالیٰ کا غضب اس پر اترتا ہے۔ مثلاً بادشاہ کے سامنے ناحق کسی کی شکایت جس سے اس کو ضرر پہنچے یا

شرک اور کفر کا کلمہ)۔

لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ يَهْوِي بِهَا فِي النَّارِ۔ ایک بات ایسی منہ سے نکالتا ہے جس کی وجہ سے دوزخ میں گر پڑتا ہے۔

لَا يَتَكَلَّمُ حِينَئِذٍ إِلَّا الرُّسُلُ۔ اُس وقت (یعنی پل صراط سے گزرتے وقت) سوائے پیغمبروں کے اور کوئی بات نہ کرے گا۔

لَمْ يَأْتِ يَوْمٌ عَلَى الْقَبْرِ إِلَّا تَكَلَّمَ۔ کوئی دن ایسا نہیں گزرتا جس دن قبر بات نہ کرے (بہ زبانِ حال کہتی ہے کہ میں وحشت اور تنہائی اور تاریکی اور غربت کا گھر ہوں)

اَصْدَقُ كَلِمَةٍ قَالَهَا لَبِيْدُ۔ بہت سچی بات جو لبید شاعر نے کہی، یہ شعر ہے ؎

الا کل شیء ما خلا اللہ باطل
وکل نعیم لا محالۃ زائل

(یعنی اللہ کے سوا سب چیزیں لغو اور بے کار ہیں اور ہر ایک مزہ دنیا کا ضرور بالضرور فنا ہونے والا ہے)۔

كَلَامُ اللّٰهِ غَيْرُ مَخْلُوقٍ۔ اللہ کا کلام اُس کی مخلوق نہیں ہے (بلکہ اس کی ایک صفت ہے جو اپنے موقع پر ظاہر ہوتی ہے یعنی جب وہ چاہتا ہے اس وقت کلام کرتا ہے)

قَالَ نَعَمْ نَبِيٌّ مُكَلَّمٌ۔ بے شک وہ پیغمبر تھے اور اُن پر وحی اُترتی تھی۔

مَنْ طَافَ بِالْبَيْتِ سَبْعًا وَّلَا يَتَكَلَّمُ إِلَّا بِسُبْحَانَ اللّٰهِ۔ جو شخص بیت اللہ کے سات چکر لگائے اور سوائے سبحان اللہ (یا ذکرِ الٰہی) کے کوئی بات نہ کرے، یعنی دنیا کی بات۔

اَنْ تُكَلِّمَ اَخَاكَ وَاَنْتَ مُنْبَسِطٌ اِلَيْهِ۔ تو اپنے بھائی سے ہنسی خوشی کے ساتھ بات کرے۔

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَنْ يُّكْلَمُ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ۔ اللہ جانتا ہے جو اُس کی راہ میں زخمی ہوتا ہے۔

ثَلٰثَةٌ لَّا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ۔ تین آدمیوں سے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن بات نہیں کرے گا۔

كُلُّ كَلَامِ ابْنِ آدَمَ عَلَيْهِ لَا لَهٗ اِلَّا كَذَا۔ آدمی کی ہر بات اُس پر وبال ہوگی (اقل درجہ یہ کہ اس کا محاسبہ ہوگا یا دل کی سختی پیدا کرے گی گو مباح بھی ہو مگر جو ایسی بات ہو)۔

فَاِنَّ كَثْرَةَ الْكَلَامِ تُوْرِثُ قَسْوَةَ الْقَلْبِ۔ بہت باتیں کرنے سے آدمی کا دل سخت ہو جاتا ہے (گو وہ باتیں مباح اور جائز ہوں۔ بہتر یہ ہے کہ بے ضرورت دنیا کی بات نہ کرے۔ ذکرِ الٰہی اور تعلیم دین میں مصروف رہے)۔

بِكَلِمَاتِكَ الَّتِيْ غَلَبَتْ كُلَّ شَيْءٍ۔ تیرے اُس کلمہ کے وسیلہ سے جو ہر چیز پر غالب ہے۔

كِلَا۔ دو مرد۔

كِلْتَا۔ دو عورتیں۔

كَلَّا۔ حرف ردع اور زجر ہے۔ یعنی ہرگز ایسا نہیں ہو سکتا اور بمعنی نَعَمْ اور اِيْ اور بمعنی حقًا اور اَلَا بھی آتا ہے۔

تَقَعُ فِتَنٌ كَاَنَّهَا الظُّلَلُ فَقَالَ اَعْرَابِيٌّ كَلَّا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ۔ فتنے ابروں کی طرح نمودار ہوں گے۔ یہ سُنکر ایک گنوار بولا۔ یا رسول اللہ! ایسا مت فرمائیے۔

كَلَّا اِنَّكَ لَتَحْمِلُ الْكَلَّ۔ آپ ہرگز تباہ نہیں ہو سکتے، آپ تو دوسروں کا بار اپنے اوپر لے لیتے ہیں۔

بابُ الکاف مع المیم

كَمْءٌ۔ کھنبی کھلانا۔

كَمَاءٌ۔ ننگے پاؤں ہونا، پھٹ جانا، غافل ہونا جاہل رہنا۔

اِكْمَاءٌ۔ کھنبی بہت ہونا، بوڑھا کرنا۔ کھنبی کھلانا۔

تکمُّؤٌ۔ کھنبی چننا۔
اَلْکَمْأَۃُ مِنَ الْمَنِّ وَمَاءُ ھَا شِفَاءٌ لِّلْعَیْنِ کھنبی
من کی ایک قسم ہے (جو اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کو دیا تھا) اس
کا پانی آنکھوں کی شفا اور تندرستی ہے (نہایہ میں ہے کہ کَمْأَۃٌ
جمع ہے کَمْءٌ کی برخلاف قیاس، قیاس تو یہ تھا کہ کَمْأٌ جمع
ہوتا اور کَمْأَۃٌ مفرد۔ مجمع البحار میں ہے کہ کھنبی کو جو مَن
فرمایا اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ کھنبی وہ مَن ہے جو بنی اسرائیل
پر اترتا تھا۔ کیونکہ وہ تو آسمان سے گرتا تھا ترنجبین کی طرح
اور کھنبی زمین سے اُگتی ہے اس کو شحم الارض بھی کہتے ہیں۔
بعضوں نے کہا مِنَ الْمَنِّ کا یہ مطلب ہے کہ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں
میں سے ایک نعمت ہے۔ کہتے ہیں کہ کھنبی کا پانی سرمہ یا طوطیا
میں ملا کر لگایا جائے تو آنکھوں کو بہت فائدہ دیتا ہے لیکن
صرف کھنبی کا پانی تو آنکھوں کو تکلیف دیتا ہے اور صحیح یہ ہے
کہ وہ بھی آنکھوں کی شفا ہے اور آں حضرت کا ارشاد صحیح
ہے۔ میں نے خود ایک شخص کو دیکھا جس کی بصارت جاتی
رہی تھی، اس نے کھنبی کا پانی لگایا تو اس کی بصارت درست
ہوگئی۔ ابوہریرہؓ نے کہا میں نے تین یا پانچ کھنبیاں لے کر
ان کو نچوڑا، ان کا پانی ایک شیشی میں رکھا، ایک چھوکری نے
اس کو آنکھ میں لگایا۔ وہ اچھی ہوگئی)۔

کَمِیٌّ۔ بہادر، ہتھیار بند (اس کی جمع کُمَاۃٌ ہے)

کَمِیءَ شَھَادَتَہٗ۔ گواہی چھپالی۔

کَمْتٌ۔ چھپانا، کمیت ہونا جیسے کُمْتَۃٌ اور کُمَاتَۃٌ
ہے۔)

اِکْمَاتٌ اور اِکْمِیْتَاتٌ کے بھی یہی معنی ہیں،
یعنی گھوڑے کا کمیت ہونا (کمیت اس گھوڑے کو کہتے ہیں
جس کی سرخی سیاہی کے ساتھ ملی ہو اور دُم اور ایال
سیاہ ہو اگر سرخ ہو تو اشقر کہیں گے)

کُمَیْتٌ اس شراب کو بھی کہتے ہیں جس میں سیاہی
اور سُرخی ہو۔ کُمَیْتٌ ایک شاعر کا نام تھا جو امام جعفر
صادق علیہ السلام کے پاس رہتا تھا۔

کَامِخٌ۔ ایک قسم کا خراب سالن (اس کو مُرِّیٌّ بھی کہتے ہیں۔

کَمْخٌ۔ تکبر کرنا (جیسے کُمَاخٌ ہے)۔

کَمْدٌ۔ کوٹنا، پتھر پر مارنا جیسے دھوبی کیا کرتے ہیں۔

کَمَدٌ۔ دل کی بیماری، اندوہ، رنج پرانا ہو کر چھپا
ہو جانا۔

تَکْمِیْدٌ۔ کپڑے کو گرم کرکے اس سے سینکنا۔

اِکْمَادٌ۔ رنجیدہ کرنا۔

اَلْکِمَادُ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنَ الْکَیِّ۔ سینکنا مجھ کو
داغ دینے سے زیادہ پسند ہے۔

کَانَتْ اِحْدَانَا تَاْخُذُ الْمَاءَ بِیَدِھَا فَتَصُبُّ
عَلٰی رَاْسِھَا بِاِحْدٰی یَدَیْھَا فَتُکْمِدُ شِقَّھَا الْاَیْمَنَ۔
ہم میں سے کوئی عورت اپنے ہاتھ سے پانی لے کر ایک ہاتھ سے
سر پر پانی ڈالتی اور اپنے داہنے پہلو کا رنگ بدل دیتی
(یہ کُمْدَۃٌ سے نکلا ہے۔ یعنی رنگ بدل جانا۔ عرب لوگ کہتے
ہیں اَکْمَدَ الْغَسَّالُ الثَّوْبَ۔ دھوبی نے کپڑے کا رنگ بدل
دیا اس کو صاف نہیں کیا)

رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَادَ سَعِیْدَ
بْنَ الْعَاصِ فَکَمَّدَہٗ بِخِرْقَۃٍ۔ میں نے آں حضرتؐ کو دیکھا آپ
نے سعید بن عاص کی عیادت کی (وہ بیمار تھے ان کے پوچھنے
کو تشریف لے گئے) آپ نے ایک کپڑا گرم کرکے ان کو سینکا
دیا (اس کپڑے کو جس سے سینکتے ہیں)۔

اَلْکِمَادُ مَکَانَ الْکَیِّ۔ سینکنا (فومنٹیشن) داغ
دینے کا بدل ہے (اس کا اثر بھی داغ دینے کی طرح ہوتا ہے)

کَانَ سَبَبُ وَفَاۃِ اَبِیْ بَکْرٍ اَلْکَمَدُ مَا زَالَ یَزِیْدُ
حَتّٰی مَاتَ۔ ابوبکر صدیق رضؓ کی موت کا سبب یہ ہوا کہ آپ
کو آنحضرتؐ کی وفات کا دلی رنج ہوا اور یہ رنج بڑھتا گیا
یہاں تک کہ آپ (اسی رنج میں گھل گھل کر) مرگئے (غم
بادہ ہو گیا)۔

کَمَدٌ مُّقِیمٌ۔ دائمی رنج۔
کَمَرٌ۔ ذکر (عضوِ مخصوص) ذکر کی بڑائی میں غالب ہونا، جانپ لینا۔
مُکَامَرَۃٌ۔ عضوِ مخصوص کی بڑائی میں ایک دوسرے سے مقابلہ کرنا (عرب لوگ کہتے ہیں کَامَرَہٗ فَکَمَرَہٗ ذکر کی بڑائی میں اس سے مقابلہ کیا پھر اس میں غالب آیا یعنی اس کا عضوِ مخصوص بڑا نکلا)۔
کَمَرَۃٌ۔ ذکر کا سرا یعنی حشفہ جو مشہور ہے بعضوں نے کہا سارے ذکر کو بھی کَمَرَہ کہتے ہیں (اس کی جمع کَمَرٌ اور کِمَارٌ ہے جیسے قَصَبَۃٌ اور قَصَبٌ ہے)۔
مِثْلَ التِّکَّۃِ وَ الْکَمَرَۃِ۔ ازار بند اور کمربند کی طرح چونی کا بیان کیا (بعضوں نے کہا کَمَرَہ وہ تھیلی جو سلس البول والا جس کو پیشاب قطرہ قطرہ آتا ہو رکھتا ہے)
کُمُوسٌ۔ ترش رُو ہونا۔
کَیْمُوسٌ۔ خلط اور غذا کی وہ حالت جو معدے کا عمل ہونے پر ہوتی ہے (اس کے بعد جو حالت ہوتی ہے اس کو کَیْلُوسٌ کہتے ہیں یعنی ایک سپید سیال چیز)۔
اَکْمَسُ۔ جو دیکھ نہ سکتا ہو۔
لَیْسَ لَہٗ کَیْفِیَّۃٌ وَّ لَا کَیْمُوسِیَّۃٌ۔ پروردگار کے علم کی یہ کیفیت بیان نہیں ہوسکتی نہ اس کو کھانے اور پینے کی حاجت ہے۔
کَمْشٌ۔ فنا ہونا، کاٹنا، مٹھی بھر کر لینا۔
کُمْشَۃٌ۔ مٹھی بھر۔
تَکْمِیْشٌ۔ زور سے ہانکنا، جلد چلانا۔
تَکَمُّشٌ اور اِنْکِمَاشٌ۔ جلدی کرنا، منقبض ہونا، جمع ہونا۔
کَمَاشَۃٌ۔ بلند ہمت، قوی العزم ہونا۔
کَمِیْشُ الْاِزَارِ۔ تہ بند اوپر اُٹھائے ہوئے یعنی مستعد اور چالاک۔

کُمُوْشٌ اور کَمِیْشَۃٌ۔ وہ بکری جس کے تھن چھوٹے ہوں۔
لَیْسَ فِیْہَا فَشُوْشٌ وَّ لَا کَمُوْشٌ۔ ان بکریوں میں کوئی بکری دودھ بہتی ہوئی نہ تھی نہ چھوٹے تھن والی۔
بَادَرَ مِنْ رَّجُلٍ وَّ اَکْمَشَ فِیْ مَہَلٍ۔ ڈر کے وقت جلدی کی آگے بڑھ گیا اور مہلت کے وقت مستعدی دکھائی (تیار رہا)۔
فَاخْرُجْ اِلَیْہِمَا کَمِیْشَ الْاِزَارِ۔ جلدی سے ازار اوپر اُٹھا کر یعنی مستعد اور طیار ہو کر اُدھر جا۔ (یہ عبد الملک نے حجاج بن یوسف کو لکھا۔ یعنی عراقِ عجم اور عراقِ عرب کی طرف جلد جا)۔
اَلْاِنْکِمَاشُ مَعَ سَمَاعِ اِسْمِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ۔ آں حضرت کا نام سنتے ہی منقبض ہو جانا (سمٹ جانا (یعنی ادب اور تعظیم سے آپ کی بزرگی اور عظمت کا خیال کر کے)۔
لَا تُوَارِ مِنَ الْقَتْلٰی اِلَّا کَمِیْشًا۔ جو لوگ مارے گئے ان میں سے انہی کو چھپا (دفن کر) جن کا ذکر چھوٹا ہو (جو شرافت کی نشانی ہے)۔
وَ اکْمِشْ فِیْ فَرَاغِکَ۔ فراغت کے وقت کوشش کرتا رہ (غافل مت بیٹھ، جب دشمن آن پہنچا اُس وقت تیاری کام نہیں آنے کی)۔
اِنْکَمَشَ فِیْ ہٰذَا الْاَمْرِ۔ اس کام میں اُس نے مستعدی دکھائی۔
کَمْعٌ۔ کاٹنا، منہ لگا کر پانی پینا۔
مُکَامَعَۃٌ۔ ایک کپڑے میں لپٹنا لپٹانا۔
اِنَّہٗ نَہٰی عَنِ الْمُکَامَعَۃِ۔ آں حضرت نے ایک کپڑے میں دو آدمیوں کو لپٹنے سے منع فرمایا (یعنی جب دونوں ننگے ہوں اور دونوں کے درمیان کپڑا حائل نہ ہو)

کَمِیعٌ۔ ہم خواب اور شوہر۔
اِکْتِمَاعٌ۔ منہ لگا کر پینا۔
کَمْعٌ۔ قبا اور ہموار ملائم زمین، گھر اور مکان۔

کَمْکَمَۃٌ۔ چھپانا۔
تَکَمْکُمٌ۔ چھپ جانا، لپٹ جانا، گول ٹوپی پہننا۔
کُمَّۃٌ۔ گول ٹوپی۔
رَاٰی جَارِیَۃً مُتَکَمْکِمَۃً فَسَاَلَ عَنْھَا۔ حضرت عمرؓ نے ایک لونڈی کو دیکھا جو (آزاد عورتوں کی طرح گھونگھٹ ڈالے یا اپنے تئیں کپڑوں میں چھپائے ہوئے نکلی آپ نے پوچھا یہ کون ہے؟ (پھر اس کو درّے سے مارا اور فرمایا آزاد عورتوں کی مشابہت کرتی ہے)۔

کَمَلٌ۔ پورا، کامل۔
کَمَالٌ اور کُمُوْلٌ۔ پورا ہونا۔
تَکْمِیْلٌ اور اِکْمَالٌ۔ پورا کرنا۔
تَکَمُّلٌ اور تَکَامُلٌ اور اِکْتِمَالٌ۔ پورا ہونا۔
اِسْتِکْمَالٌ۔ پورا کرنا۔
کَمُلَ مِنَ الرِّجَالِ کَثِیْرٌ وَلَمْ یَکْمُلْ مِنَ النِّسَاءِ اِلَّا کَذَا۔ مردوں میں تو بہت کامل لوگ گزرے ہیں۔ مگر عورتوں میں سوائے اتنی عورتوں کے کوئی کامل نہیں ہوئی (یہاں کمال سے نبوت مراد نہیں ہے کیونکہ وہ عورتیں بھی پیغمبر نہ تھیں)۔
تُکْمِلَانِ رَضَاعَہٗ۔ دو عورتیں بہشت میں حضرت ابراہیمؓ (صاحبزادۂ آں حضرتؐ) کی رضاعت کی مدت پوری کر رہی ہیں (ان کو دودھ پلا رہی ہیں)۔
ھَلْ لِعَبْدِیْ مِنْ تَطَوُّعٍ فَتُکْمَلُ بِھَا۔ میرے بندے کے پاس نفل نماز ہے یا نہیں، اگر ہے تو اس میں سے فرضوں کا نقصان پورا کر لیا جائے (اسی طرح فرض زکوٰۃ کا نقصان نفل صدقہ سے اور فرض روزے کا نقصان نفل روزوں سے پورا کیا جائے گا)۔

کُمَیْلُ بْنُ زِیَادٍ۔ حضرت علیؓ کے مشہور رفیق اور محرم راز ہیں۔ حجاج نے ان کو ناحق قتل کیا۔
مَنْ اَحَبَّ اللّٰہَ اِسْتَکْمَلَ الْاِیْمَانَ۔ جس نے اللہ سے محبت رکھی (اس کے حکم کی اطاعت کی اور جن باتوں سے اس نے منع کیا ہے ان سے باز رہا) اس نے ایمان پورا کر لیا۔
مَنْ اَحَبَّ لِلّٰہِ وَاَبْغَضَ لِلّٰہِ وَاَعْطٰی لِلّٰہِ وَمَنَعَ لِلّٰہِ فَقَدِ اسْتَکْمَلَ الْاِیْمَانَ۔ جس شخص نے اللہ کے لئے محبت رکھی (جیسے دیندار عالم یا سچے مومن سے محبت رکھنا) اور اللہ کے لئے دشمنی رکھی (جیسے فاسق فاجر، بدعتی اور کافر سے دشمنی رکھنا اور اللہ کی رضامندی کے لئے دیا (یعنی نیک کاموں میں روپیہ خرچ کیا جیسے یتیموں بیواؤں کی پرورش طالب علموں کی خبرگیری، مجاہدین کی اعانت و امداد وغیرہ) اور اللہ کی رضامندی کے لئے روکا (نہ دیا یعنی برے اور خلاف شرع کاموں سے اپنے روپے کو بچایا۔ مثلاً فسق و فجور اور شراب خواری وغیرہ میں اپنا روپیہ نہ دیا) تو اس نے اپنا ایمان پورا کر لیا۔
کَمَالٌ اَوَّلٌ۔ ذات کا کمال۔
کَمَالٌ ثَانٍ۔ صفات کا کمال۔
جَامِعٌ لِجَمِیْعِ صِفَاتِ الْکَمَالِ۔ حق تعالیٰ شانہٗ ہے اس کی ذات مقدس تمام کمالات کا مجموعہ ہے۔

کَمٌّ۔ ڈھانپ لینا، جانور کا منہ باندھ دینا کہ کسی کو کاٹ یا کھا نہ سکے۔
کِمَمٌ اور کُمُوْمٌ۔ خوشہ نکلنا، جمع ہونا۔
تَکْمِیْمٌ۔ کمام نکلنا یعنی خوشے کے غلاف (یہ جمع ہے کِمٌّ کی)۔
تَکَمُّمٌ۔ بے ہوش ہونا، ڈھلنے جانا۔
کُمَّۃٌ۔ گول ٹوپی۔
کَمٌّ۔ وہ مقدار جو قابل تقسیم ہو (اس کی دو

قسمیں ہیں ایک منفصل جیسے عدد دوسرے متصل جیسے زنا۔

کَانَتْ کِمَامُ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بُطْحًا (ایک روایت میں کَانَتْ اَکِمَّۃٌ ہے) یعنی آں حضرتؐ کے اصحاب کی گول ٹوپیاں چپٹی ہوتیں (سر پر لگی ہوئی نہ کہ اٹھی ہوئی)۔

فَلْیُثِبِ الرِّجَالُ اِلٰی اَکِمَّۃِ خُیُوْلِھَا مردوں کو اپنے گھوڑوں کے سربندھنوں کی طرف دوڑنا چاہیے (جو کر دلوں میں لٹکا دیے جاتے ہیں۔ یہ کِمَامُ الْبَعِیْرِ سے ماخوذ ہے یعنی اونٹ کا منہ بند)

حَتّٰی یَیْبَسَ فِیْ اَکْمَامِہٖ۔ یہاں تک کہ اپنے غلافوں میں جو خوشے کے اوپر ہوتے ہیں سوکھ گیا۔

کُمٌّ۔ قمیص کی آستین۔

کُمُوْنٌ۔ چھپ جانا، پوشیدہ ہونا۔

اِکْمَانٌ۔ چھپانا، چھپ کر دشمن کی فکر میں رہنا۔

اِکْتِمَانٌ۔ چھپ جانا۔

کَمُّوْنٌ۔ زیرہ۔

کُمْنَۃٌ۔ تاریکی چشم یا خارشت اور سرخی چشم یا پلکوں کا ورم۔

کَمِیْنٌ۔ جو شخص چھپ کر کہیں گھس جائے، لوگوں کو اس کی خبر نہ ہو یا جو لوگ چھپ کر دشمن پر زد کرنے بیٹھے ہوں۔

مَکْمَنٌ۔ چھپنے کا مقام۔

فَاِنَّھُمَا یُکْمِنَانِ الْاَبْصَارَ یا یُکْمِھَانِ۔ وہ دونوں آنکھوں کو خراب کر دیتے ہیں، پلکوں پر ورم کرتے ہیں یا خشکی اور سرخی آنکھوں میں کر دیتے ہیں یا کویوں میں زخم ڈالدیتے ہیں۔

جَاءَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَبُوْبَکْرٍ فَکَمَنَا فِیْ بَعْضِ حِرَارِ الْمَدِیْنَۃِ۔ آں حضرتؐ اور ابوبکر صدیقؓ تشریف لائے تو وہ دونوں مدینہ کی کسی کالی پتھریلی زمین میں چھپ گئے۔

فَکَمَنَّا فِیْہِ ثَلٰثًا۔ تین راتوں تک اس غار میں چھپے رہے۔

فَکَمَنْتُ لَہٗ۔ (وحشی نے کہا) میں امیر حمزہؓ کو مارنے کے لیے چھپ کر بیٹھا۔

کَمَہٌ۔ اندھا ہونا، آنکھوں میں اندھیرا آنا، رنگ بدل جانا تیرہ ہونا، عقل جاتی رہنا۔

تَکَمُّہٌ۔ اندھا دھند چلے جانا یہ معلوم نہ ہو کر کہاں جاتا ہے (اس کا اسم فاعل کَامِہٌ ہے اور مُتَکَمِّہٌ یعنی ایک طرف اندھا دھند جانے والا۔

کُمَیْھٰی۔ اندھا دھند۔

اَکْمَہُ۔ اندھا یا مادرزاد اندھا۔

فَاِنَّھُمَا یُکْمِھَانِ الْاَبْصَارَ۔ یہ دونوں سانپ بینائی کھو دیتے ہیں (اندھا کر دیتے ہیں)۔

مَلْعُوْنٌ مَنْ کَمَّہَ اَعْمٰی۔ جس شخص نے نابینا کو اندھا کہہ کے پکارا (اس کا عیب کرنے کو) وہ ملعون ہے (یا جس شخص نے اندھے کو بہکا دیا راہ پر نہ لگایا یا جاہل کو سیدھا راستہ نہ بتلایا بلکہ گمراہ کر دیا غلط بات بتا کر)۔

لَا تُکَمِّھْنِیْ۔ مجھ کو اندھا کر دے۔

کَمْیٌ۔ چھپانا (جیسے تَکْمِیَۃٌ اور اِکْمَاءٌ ہے)۔

تَکَمِّیْ۔ چھپ جانا، ڈھانپ لینا۔

کَمِیٌّ۔ بہادر، پورا ہتھیار بند (اس کی جمع کُمَاۃٌ ہے)

تُکُمِّیَ الْجَیْشُ۔ لشکر کا بہادر اور پورا ہتھیار بند مارا گیا۔

اِنْکِمَاءٌ۔ چھپ جانا۔

اِنَّہٗ مَرَّ عَلٰی اَبْوَابِ دُوْرٍ مُسْتَفِلَۃٍ فَقَالَ اَکْمُوْھَا۔ آں حضرت ایسے گھروں کے دروازوں پر گزرے جو پست تھے تو فرمایا ان پر پردہ ڈالو (چھپاؤ) تاکہ لوگوں کی نظر گھروالوں پر نہ پڑے۔ ایک روایت میں اَکِیْمُوْھَا ہے یعنی ان کو اونچا کرو تاکہ پانی کا سیلاب (بہیا) ان کے

اندر نہ گھس جائے۔ یہ کُوْمَۃٌ سے ماخوذ ہے (بمعنی ٹیلہ)۔

لِلدَّابَّۃِ ثَلٰثُ خَرَجَاتٍ ثُمَّ تَنْکَمِیْ۔ (قیامت کے قریب جو جانور زمین سے نکلے گا یعنی (دابۃ الارض) وہ تین بار نکلے گا پھر چھپ جائے گا (بہادر شخص کو کَمِیّ اس لئے کہتے ہیں کہ وہ زرہ اور ہتھیاروں میں چھپ جاتا ہے)۔

نَجِئْتُہٗ فَانْکَمٰی مِنِّیْ ثُمَّ ظَھَرَ۔ میں اس کے پاس آیا وہ چھپ گیا پھر نمودار ہوا۔

یَکْمِیْھَا۔ اس کو چھپاتا ہے۔

کَمَا۔ کاف تشبیہ اور مَا سے مرکب ہے۔ یعنی جیسا کہ مَنْ حَلَفَ بِمِلَّۃٍ غَیْرِ مِلَّۃِ الْاِسْلَامِ کَاذِبًا فَھُوَ کَمَا قَالَ جو شخص اسلام کے سوا اور کسی دین کی جھوٹی قسم کھائے تو وہ اسی دین میں چلا جائے گا (مثلاً یوں کہے اگر میں ایسا کروں یا میں نے ایسا کیا ہو تو میں یہودی ہوں یا نصرانی ہوں یا کافر ہوں یا اسلام سے بری ہوں اور وہ پھر وہ کام کرے یا درحقیقت اس نے ایسا کیا ہو مگر جھوٹ بولتا ہے تو وہ ویسا ہی ہو جائے گا (یعنی یہودی یا نصرانی یا کافر یا مرتد۔ امام ابوحنیفہ کے نزدیک اس میں قسم کا کفارہ لازم ہوگا اور امام شافعی رہ اس کو لغو کہتے ہیں اور قسم قرار نہیں دیتے صرف توبہ اور استغفار کافی ہے)۔

فَاِنَّکُمْ تَرَوْنَ رَبَّکُمْ کَمَا تَرَوْنَ الْقَمَرَ لَیْلَۃَ الْبَدْرِ۔ تم آخرت میں اپنے پروردگار کو دیکھو گے جیسے چودھویں تاریخ کے چاند کو دیکھتے ہو (جیسے چودھویں کے چاند کو دیکھنے میں کوئی شک اور شبہ نہیں ہوتا نہ ہجوم اور اژدحام اسی طرح پروردگار کی رؤیت بھی صاف صاف بلا شک و شبہ اور بدون زحمت اور تکلیف کے ہر ایک مومن کو ہوگی تو یہ تشبیہ ہے رؤیت کی، رؤیت کے ساتھ نہ یہ کہ پروردگار کی تشبیہ چاند کے ساتھ)۔

کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ۔ (یا اللہ محمدؐ پر اپنی رحمت اُتار) جیسے تو نے ابراہیمؑ پر اپنی رحمت اتاری تھی (حالانکہ آں حضرتؐ کا مرتبہ حضرت ابراہیمؑ سے بھی اعلیٰ ہے مگر یہاں تشبیہ سے یہ مقصود ہے کہ حضرت ابراہیمؑ کی طرح آپ کی نسل میں برکت ہو اور آپ کا ذکر خیر قیامت تک باقی رہے جیسے حضرت ابراہیمؑ کا ذکر خیر باقی ہے بعضوں نے کہا اس وقت تک آپؐ کو یہ معلوم نہ ہوا ہوگا کہ میرا مرتبہ حضرت ابراہیمؑ سے بڑھ کر ہے)۔

بابُ الکاف مع النّون

کَنَبٌ۔ جوڑ رکھنا، روک رکھنا۔

کَنَبٌ۔ کام کرتے کرتے سخت ہو جانا۔

کُنُوْبٌ۔ سخت ہو جانا، محتاجی کے بعد مالدار ہو جانا۔

اِکْنَابٌ۔ گاڑھا ہو جانا، سخت ہو جانا، رک جانا۔

رَاٰہُ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَقَدْ اَکْنَبَتْ یَدَاہُ فَقَالَ لَہٗ اَکْنَبَتْ یَدَاکَ فَقَالَ اُعَالِجُ بِالْمَرِّ وَالْمِسْحَاۃِ فَاَخَذَ بِیَدِہٖ وَقَالَ ھٰذِہٖ لَا تَمَسُّھَا النَّارُ اَبَدًا۔ آں حضرتؐ نے سعد بن ابی وقاصؓ کو دیکھا ان کے ہاتھ سخت تھے تو فرمایا سعد تمہارے ہاتھ سخت ہو گئے ہیں۔ انہوں نے عرض کیا، میں رسی اور پھاوڑے اور سبل (کدال) سے کام کیا کرتا ہوں۔ پھر آپ نے ان کا ہاتھ تھاما اور فرمایا اس کو کبھی دوزخ کی آگ نہ لگے گی۔

کَنْتٌ۔ قوی ہونا طاقتور ہونا۔

کَنَتٌ۔ اچھا ہونا، سخت ہونا۔

اِکْنَاتٌ۔ عاجزی کرنا۔

اِنَّہٗ دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَعَامَّۃُ اَھْلِہِ الْکُنْتِیُّوْنَ مسجد میں گئے وہاں کے اکثر لوگوں کو بوڑھا پایا۔

کُنْتِیٌّ یا کُنْتُنِیٌّ۔ بوڑھا، بڑی عمر والا۔

سِقَاءٌ کَنِیْتٌ۔ پرانی مشک۔

کَنُوْدٌ۔ کاٹنا، ناشکری کرنا۔

کُنُدٌ۔ شریر، سخت گو، ناشکرا (جیسے کَنُوْدٌ ہے)

کِنْدَۃ۔ ایک مشہور قبیلہ ہے۔

کَنْدَۃ۔ ایک مقام ہے نجد میں وہاں کی عورتیں حسین ہوتی ہیں۔

تَخَاصَمَ رَجُلَانِ اَحَدُھُمَا مِنْ کِنْدَۃَ۔ آں حضرتؐ کے سامنے دو شخصوں نے ایک زمین میں جھگڑا کیا، ان میں کا ایک شخص کندہ قبیلہ کا تھا۔

اَصْبَحْنَا فِیْ زَمَنٍ کَنُوْدٍ۔ ہم برے زمانہ میں پیدا ہوئے۔

بَابُ کِنْدَۃَ۔ کوفہ کی مسجد کا ایک دروازہ تھا۔

کُنَادُرٌ۔ بیر (یہ فارسی معرب لفظ ہے)۔

کِنَارٌ۔ کپڑے کا حاشیہ، سمندر کا کنارہ۔

کُنَارِیٌ۔ ایک پرندہ ہے خوش آواز۔

کِنَّارَۃٌ۔ لکڑی یا دف یا ڈھول یا طبلہ۔

بَعَثْتُکَ تَمْحُوَ الْمَعَازِفَ وَالْکِنَّارَاتِ (توراۃ شریف میں اللہ تعالیٰ آں حضرتؐ کی صفت یوں بیان فرماتا ہے) میں نے تجھ کو اس لئے بھیجا کہ تو باجوں اور طبلوں کو مٹا دے (بعضوں نے کہا صحیح کِرَانَات ہے یعنی ستاروں کو یا ستار بجانے والوں کو۔ ابوسعید نے کہا میں سمجھتا ہوں صحیح کِبَارَات ہے۔ یہ جمع ہے کِبَارٌ کی وہ جمع ہے کَبَرٌ کی بمعنی طبلہ)۔

اُمِرْنَا بِکَسْرِ الْکُوْبَۃِ وَالْکِنَّارَۃِ وَالشِّیَاعِ ہم کو حکم ہوا طبلہ اور ڈھول اور بانسری کے توڑ ڈالنے کا۔

اُمِرْنَا بِکَسْرِ الْکُوْبَۃِ وَالْکِنَّارَاتِ۔ ہم کو چوسر یا شطرنج یا طبلہ یا بربط اور ڈھولوں کے توڑ ڈالنے کا حکم دیا گیا۔

اِنَّ اللّٰہَ اَنْزَلَ الْحَقَّ لِیُبْطِلَ بِہِ الْمَزَاھِرَ وَالْکِنَّارَاتِ اللہ تعالیٰ نے سچا کلام (یعنی قرآن) اتارا باجوں اور ڈھولوں کے بدلے اس کو رکھا (تاکہ مومنین گانے بجانے کو چھوڑ کر اس کی تلاوت کیا کریں)۔

نَھٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ لُبْسِ الْکِنَّارِ۔ آں حضرتؐ نے کتان کا کپڑا پہننے سے منع فرمایا۔

کَنْزٌ۔ جوڑ رکھنا، جمع کرنا، زمین میں گاڑ دینا، ٹھونس کر

کَنَازٌ اور کِنَازٌ۔ جمع کرنا۔

اِکْتِنَازٌ۔ جمع ہونا، بھر جانا، ٹھوس ہونا۔

جَارِیَۃٌ کِنَازٌ۔ ٹھوس بدن کی یا پُرگوشت لونڈی

کُلَّمَا اُدِّیَتْ زَکٰوتُہٗ فَلَیْسَ بِکَنْزٍ۔ جس مال کی زکوٰۃ ادا ہوتی رہے وہ کنز نہیں ہے (یعنی وہ خزانہ نہیں ہے جس کے جوڑنے والے کو قیامت کے دن اس سے داغا جائے گا۔ جیسے اللہ تعالیٰ نے فرمایا:— وَالَّذِیْنَ یَکْنِزُوْنَ الذَّھَبَ وَالْفِضَّۃَ وَلَا یُنْفِقُوْنَھَا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ آخر تک۔ تو مطلب یہ ہے کہ گڑھے ہوئے یا جوڑے ہوئے روپیہ اشرفیوں کی اگر زکوٰۃ ہر سال دیتا رہے تو وہ شرعی کنز نہ ہوگا یعنی جو عذاب کا موجب ہے۔ گو لغوی کنز تو ہوگا۔ تو آیت میں مراد وہی کنز ہے جس کی زکوٰۃ نہ دی جائے)۔

اَنَا کَنْزُکَ۔ (وہ سانپ کہے گا) میں تیرا خزانہ ہوں (جو تو نے دنیا میں جوڑ کر رکھا تھا)۔

بَشِّرِ الْکَنَّازِیْنَ بِرَضْفٍ مِّنْ جَھَنَّمَ۔ جو لوگ روپیوں کے خزانے جوڑ کر رکھتے ہیں (ان کی زکوٰۃ نہیں دیتے نہ کارہائے خیر میں خرچ کرتے ہیں) ان کو دوزخ کے ایک گرم پتھر سے داغ دینے کی خوش خبری سنا (ابوذر غفاری رضؓ ہر مال کو جو ضرورت سے زیادہ آدمی رکھ چھوڑے اور نیک کاموں میں خرچ نہ کرے، کنز کہتے تھے اور اس کا رکھنا قابل مواخذہ اور عذاب جانتے تھے اور صحیح یہ ہے کہ کنز وہی مال ہے جس کی زکوٰۃ نہ دی جائے

لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ کَنْزٌ مِّنْ کُنُوْزِ

اَلْجَنَّۃِ۔ لاحول ولاقوۃ الا باللہ بہشت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے (اس کا ثواب بہشت میں ایک خزانہ کی طرح جوڑ کر رکھا گیا ہے)

اَکَنْزٌ ھُوَ۔ کیا یہ کنز ہے (جس پر وعید آئی ہے)۔

اُعْطِیْتُ الْکَنْزَیْنِ الذَّھَبَ وَالْفِضَّۃَ۔ مجھ کو اللہ تعالیٰ نے دونوں خزانے عنایت فرمائے یعنی سونے اور چاندی کے (سونے کے خزانے سے ایران کا خزانہ مراد ہے۔ اس ملک میں سونے کا زیادہ چلن تھا اور چاندی کے خزانہ سے روم کا ملک مراد ہے۔ مطلب یہ ہے کہ ایران اور روم دونوں ملک اللہ تعالیٰ نے میری امت کو عنایت فرمائے۔ آپ کی پیشین گوئی پوری ہوئی۔ مسلمانوں نے روم اور ایران دونوں کو فتح کیا)

ذُوالسُّوَیْقَتَیْنِ یُخْرِجُ کَنْزَ الْکَعْبَۃِ۔ دو چھوٹی چھوٹی پنڈلیوں والا حبشی کعبہ کے خزانہ کو نکالے گا (اور کعبہ کو گرا دے گا یہ قیامت کے قریب ہوگا)۔

تَحَمَّلِ الْھَمَّ کِنَازًا جَلْعَدًا۔ خوب سخت اور ٹھوس ہو کر رنج اور فکر کا تحمل کر۔

اَلَا اُخْبِرُکَ بِخَیْرِ مَا یَکْنِزُہُ الْمَرْءُ۔ کیا میں تجھ کو بہتر خزانہ نہ بتلاؤں جس کو آدمی جوڑ رکھے۔

اَلصَّلٰوۃُ کَنْزٌ مِّنْ کُنُوْزِ الْجَنَّۃِ۔ نماز بہشت کا ایک خزانہ ہے۔

کَنْسٌ۔ جھاڑو دینا، کناس میں داخل ہونا۔

تَکْنِیْسٌ۔ جھاڑو دینا۔

تَکَنُّسٌ۔ کناس میں داخل ہونا یا خیمہ کے اندر چلے جانا یا ہودے میں۔

کِنَاسٌ۔ ہرن کا وہ مقام جس میں چھپ رہتا ہے، جھاڑی میں۔

کُنَاسَۃ۔ گھورا یا کوڑا۔

کَنِیْسَہ۔ یہود یا نصاریٰ کی عبادت گاہ۔

اِنَّہٗ کَانَ یَقْرَأُ فِی الصَّلٰوۃِ بِالْجَوَارِ الْکُنَّسِ وہ نماز میں سورۂ کُوِّرَتْ پڑھتے تھے جس میں اَلْجَوَارِ الْکُنَّسِ ہے یعنی غائب ہو جانے والے ستارے (یہ کَنَسَ الظَّبْیُ سے ماخوذ ہے۔ یعنی ہرن اپنے پوشیدہ مقام میں چلا گیا۔ بعضوں نے کہا مراد وہ ستارے ہیں جو سیارے ہیں یا ہر ایک قسم کے ستارے کیونکہ وہ رات کو نمایاں ہوتے ہیں اور دن کو چھپ جاتے ہیں۔ بعضوں نے کہا فرشتے مراد ہیں یا گورخر اور ہرن)۔

ثُمَّ اطْرُقُوْا وَرَائَکُمْ فِیْ مَکَانِسِ الرِّیَبِ پھر تہمت کے مقاموں میں چھپ جاؤ (وہاں سے الگ رہو تاکہ لوگ تم پر بدگمانی نہ کریں۔ یہ جمع ہے مَکْنَسٌ کی یعنی چھپنے کا مقام)۔

عِنْدَ کُنَاسَۃِ بَنِیْ عَمْرٍو اَیْ کُنَاسَتِھِمْ۔ بنی عمرو کے کبار یعنی گھورے کے پاس (جہاں اُن کا کوڑا کچرا ڈالا جاتا تھا)۔

اَوَّلُ مَنْ لَبِسَ الْقَبَاءَ سُلَیْمَانُ لِاَنَّہٗ اِذَا اَدْخَلَ الرَّأْسَ لِلُبْسِ الثِّیَابِ کَنَّصَتِ الشَّیَاطِیْنُ اسْتِھْزَاءً۔ سب لوگوں سے پہلے قبا حضرت سلیمانؑ نے پہنی کیونکہ دوسرے کپڑوں میں جب وہ اپنا سر اندر ڈالتے تو شیطان ٹھٹھے کی راہ سے اپنی ناک ہلاتے (ایک روایت میں کَنَّصَتْ ہے صاد سے یعنی ٹھٹھا کرتے یا ناک ہلاتے ٹھٹھے کی راہ سے)۔

کَنْعٌ۔ سوکھ جانا، اینٹھ جانا۔

کُنُوْعٌ۔ منقبض ہو جانا، پیوست ہو جانا، قریب ہونا، طمع کرنا، جھک جانا، نرمی کرنا، عاجزی کرنا، ڈوبنے کے قریب ہونا، بھاگنا، بزدلی کرنا، سکھا دینا، قسم کھانا، پنکھ ملانا اُڑنے کے لئے۔

اِکْنَاعٌ۔ عاجزی کرنا، نرمی کرنا، ذلت کے قریب ہونا، جمع ہونا، نزدیک کرنا۔

تکنّع۔ لٹک جانا، منقبض ہونا۔

اِکْتِنَاعٌ۔ جمع ہونا، نزدیک آنا، مہربانی کرنا۔

کَنْعَانُ۔ حام بن نوح کا فرزند تھا۔

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الْکُنُوْعِ۔ میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں ذلت اور رسوائی کے نزدیک ہو جانے سے یا عاجزی کے ساتھ سوال کرنے سے۔

اِنَّ امْرَأَۃً جَاءَتْ تَحْمِلُ صَبِیًّا بِہٖ جُنُوْنٌ فَحَبَسَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الرَّاحِلَۃَ ثُمَّ اکْتَنَعَ لَہَا۔ ایک عورت ایک بچہ کو اٹھا کر آں حضرتؐ کے سامنے لائی وہ دیوانہ ہو گیا تھا۔ آپ نے اونٹنی کو جس پر سوار تھے روک لیا پھر اس کے نزدیک گئے۔

اِنَّ الْمُشْرِکِیْنَ یَوْمَ اُحُدٍ لَمَّا قَرُبُوْا مِنَ الْمَدِیْنَۃِ کَنَعُوْا عَنْہَا۔ جنگ احد میں جب مشرک لوگ مدینہ کے قریب پہنچ گئے تو شہر میں جانے سے رک گئے (ان کو اندیشہ ہوا کہ شہر میں جا کر کہیں مصیبت میں نہ پھنس جائیں تو بزدلی سے شہر کے اندر نہ جا سکے)۔

اَتَتْ قَافِلَۃٌ مِّنَ الْحِجَازِ فَلَمَّا بَلَغُوا الْمَدِیْنَۃَ کَنَعُوْا عَنْہَا۔ حجاز سے ایک قافلہ آیا جب مدینہ کے قریب پہنچا تو اس کے اندر جانے سے رک گیا۔

اِنَّہٗ قَالَ عَنْ طَلْحَۃَ لَمَّا عُرِضَ عَلَیْہِ لِلْخِلَافَۃِ الْاَکْنَعُ اِنَّ فِیْہِ نَخْوَۃً وَّکِبْرًا۔ حضرت عمرؓ سے طلحہؓ کا ذکر کیا گیا کہ وہ خلافت پر قائم ہوں۔ انھوں نے کہا وہ انگلیوں سے معذور ان میں نخوت اور غرور ہے (حضرت طلحہؓ نے احد کے دن آں حضرتؐ پر کافروں کا حملہ اپنے ہاتھوں پر لیا تھا اس سے ان کی انگلیاں شل ہو گئیں تھیں۔ آں حضرتؐ نے ان کی یہ جان نثاری دیکھ کر فرمایا "طلحہؓ نے اپنے لئے بہشت واجب کر لی)۔

لَمَّا انْتَہٰی اِلَی الْعُزّٰی لِیَقْطَعَہَا قَالَ لَہٗ سَادِنُہَا اِنَّہَا قَاتِلَتُکَ اِنَّہَا مُکَنِّعَتُکَ۔ خالد بن ولیدؓ جب عزّیٰ کو (ایک درخت تھا جس کی مشرک لوگ پوجا کیا کرتے تھے) کاٹنے کے لئے بڑھے تو وہاں کا پجاری ان سے کہنے لگا۔ عزّیٰ تجھ کو مار ڈالے گا اور تیرے ہاتھوں کو سن کر دے گا (اگر تو نے اس کو ہاتھ لگایا)، لیکن خالد نے اس کا کہنا کچھ نہ سنا اور عزّیٰ کو کاٹ کر پھینک دیا۔ اس کے تلے سے ایک بھتنی (خبیثہ) نکل کر بھاگی)۔

کُلُّ اَمْرٍ ذِیْ بَالٍ لَمْ یُبْدَأْ فِیْہِ بِذِکْرِ اللّٰہِ فَہُوَ اَکْنَعُ۔ جو کوئی بڑا اور شان دار کام اللہ کا نام لے کر نہ شروع کیا جائے وہ ناقص ہے (دست و پا بریدہ)۔

صَاحِبُ یٰسِیْنَ کَانَ مُکَنَّعَ الْاَصَابِعِ۔ یاسین کا ساتھی اس کی انگلیاں شل تھیں یا کٹی ہوئی تھیں یا ہتھیلی کی طرف لوٹی ہوئی تھیں یعنی الٹی پھری ہوئی۔

وَعَصَیْتُکَ بِیَدَیَّ وَلَوْ شِئْتَ وَعِزَّتِکَ وَجَلَالِکَ لَکَنَّعْتَنِیْ۔ میں نے اپنے ہاتھوں سے تیرا گناہ کیا (نافرمانی کی) قسم تیری عزّت اور بزرگی کی اگر تو چاہتا تو میرا ہاتھ سکھا دیتا (شل کر دیتا)، گناہ کی طرف اٹھ ہی نہ سکتا۔

مُکَنَّعٌ۔ شل ہوا۔

کَنْفٌ۔ دونوں ہاتھ جوڑ کر پیالے کی طرح کرنا، جانوروں کا حصار بنانا، عدول کرنا، بچانا حفاظت کرنا، مدد کرنا، پاخانہ بنانا۔

تَکْنِیْفٌ۔ گھیر لینا۔

مُکَانَفَۃٌ۔ مدد کرنا۔

تَکَنُّفٌ اور اِکْتِنَافٌ۔ گھیر لینا۔

کِنَافَہ۔ ایک قسم کی مٹھائی ہے۔

کِنْفٌ۔ چرواہے کے سامان رکھنے کا تھیلہ۔

کَنَفٌ۔ جانب اور سایہ اور پنکھ۔

کَنَفُ الْاِنْسَانِ۔ گود یعنی دونوں بازو اور سینہ، آغوش۔

اَنْتَ فِیْ کَنَفِ اللّٰہِ۔ تم اللہ کی حفاظت میں رہو

(جیسے فی حفظ اللہ فی امان اللہ)۔

کَنِیْفٌ۔ پاخانہ۔

اِنَّهٗ تَوَضَّأَ فَاَدْخَلَ یَدَهٗ فِی الْاِنَاءِ فَکَنَفَهَا وَضَرَبَ بِالْمَاءِ وَجْهَهٗ۔ آنحضرتؐ نے وضو کیا تو اپنا ہاتھ برتن میں ڈالا پھر ہاتھ کو پیالہ کی طرح کرکے پانی لیا اور اپنے منہ پر مارا۔

اِنَّهٗ اَعْطٰی عِیَاضًا کِنْفَ الرَّاعِیْ۔ حضرت عمرؓ نے عیاض کو چرواہے کا تھیلہ دیا (جس میں وہ اپنا سامان رکھتا ہے)۔

لَمْ یُفَتِّشْ لَنَا کَنَفًا۔ (عبد اللہ بن عمرو بن العاصؓ کی بیوی نے کہا) عبد اللہؓ نے آج تک اپنا ہاتھ میرے اندر نہیں ڈالا (جیسے مردوں کا دستور ہوتا ہے عورتوں کے کپڑوں میں ہاتھ ڈال کر ان کا سینہ یا پستان ٹٹولتے ہیں چھاتیاں ملتے ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ ان کا خیال میری طرف بالکل نہیں ہے وہ ہاتھ تک مجھ کو نہیں لگاتے۔ ایک روایت میں کَنَفًا ہے یعنی مجھ سے صحبت نہیں کی۔ کرمانی نے کہا کہ لَمْ یُفَتِّشْ لَنَا کَنَفًا کا یہ مطلب ہے کہ ہمارے ساتھ نہیں سویا تاکہ ہمارا فرش روندتا، یا ہمارے پاس رہ کر کھانا نہیں کھایا کہ حاجت رفع کرنے کو پاخانہ کی تلاش کرتا۔ غرض یہ ہے کہ وہ دن کو روزہ دار رہتا ہے اور رات بھر عبادت کرتا ہے عورت کی طرف بالکل متوجہ نہیں ہوتا)۔

کُنَیْفٌ مُلِئَ عِلْمًا۔ (حضرت عمرؓ نے کہا) عبد اللہ بن مسعودؓ علم کا ایک بڑا تھیلہ بھرا ہوا ہے (تو یہ تصغیر تعظیم کے لئے ہے یعنی بڑا تھیلہ ہے جیسے حباب بن منذر نے کہا تھا انا جذیلها المحکك وعذیقها المرجب)۔

یُدْنَی الْمُؤْمِنُ مِنْ رَبِّهٖ حَتّٰی یَضَعَ عَلَیْهِ کَنَفَهٗ مومن پروردگار کے نزدیک کیا جائے گا یہاں تک کہ پروردگار اس کو ڈھانپ دے گا (اپنی گود میں لے لیگا یا اس پر رحم کرے گا۔ اصل میں کَنَفٌ کے معنی جانب اور ناحیہ اور یہ تمثیل ہے اللہ تعالیٰ کے سایۂ رحمت اور ظلِ عاطفت کی)۔

نَشَرَ اللّٰهُ كَنَفَهٗ عَلَى الْمُسْلِمِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ هٰكَذَا وَتَعَطَّفَ بِيَدِهٖ وَكُمِّهٖ۔ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اپنا کَنَف مسلمان پر اس طرح پھیلا دے گا ابو وائل نے اپنے ہاتھ اور آستین کو پھیلا کر بتلایا۔

کَنَفُ الْاِنْسَانِ۔ آدمی کا سایہ اور اس کی جائے پناہ۔

اَیْنَ مَنْزِلُكَ قَالَ بِاَكْنَافِ بِیْشَةَ۔ تمہارا مکان کہاں ہے انھوں نے کہا بیشہ کے اطراف میں۔

مَا کَشَفْتُ مِنْ کَنَفِ اُنْثٰی۔ میں نے اب تک کسی عورت کا بدن نہیں کھولا (یہ صفوانؓ بن معطل نے کہا جن سے حضرت عائشہؓ کو بدنام کیا گیا تھا۔ مطلب یہ ہے کہ میں اب تک کسی عورت کے پاس نہیں گیا اس کا کپڑا تک نہیں اٹھایا کہتے ہیں صفوان بالکل حصور تھے یعنی عورتوں کی خواہش نہیں رکھتے تھے ان کا عضو تناسل کپڑے کی طرح نرم اور ملائم تھا بعضوں نے کہا مطلب یہ ہے کہ میں نے حرام طریق سے کسی عورت سے صحبت نہیں کی)۔

لَا تَکُنْ لِلْمُسْلِمِیْنَ کَانِفَةً۔ مسلمانوں کو چھپانے والا مت ہو۔

مَضَوْا عَلٰی شَاکِلَتِهِمْ مُکَانِفِیْنَ۔ اپنے طریق پر چلدیئے ایک دوسرے کو چھپائے ہوئے۔

فَاکْتَنَفْتُهٗ اَنَا وَصَاحِبِیْ۔ میں نے اور میرے ساتھی نے اس کو دونوں طرف سے گھیر لیا (ایک نے داہنی طرف سے دوسرے نے بائیں طرف سے)۔

وَالنَّاسُ کَنَفَیْهِ۔ لوگ اس کے دونوں جانب تھے۔

فَتَکَنَّفَهُ النَّاسُ۔ لوگوں نے ان کو گھیر لیا۔

اِنَّهٗ اَشْرَفَ مِنْ کُنَیْفٍ فَکَلَّمَهُمْ۔ ابوبکر صدیقؓ (جب انھوں نے حضرت عمرؓ کو خلیفہ بنایا) ایک آڑ میں سے نمودار ہوئے اور لوگوں سے بات کی (نہایہ میں ہے کہ کُنَیْف آڑ کو کہتے ہیں، یعنی ستر کو عمارت کا ہو یا باڑ کا)۔

تَبِیْتُ بَیْنَ الزَّرْبِ وَالْکَنِیْفِ۔ باڑ اور آڑ

میں رات بسر کی ہے۔

شَقَقْنَ اَکْنَفَ مُرُوْطِهِنَّ فَاخْتَمَرْنَ بِهٖ۔ جب قرآن شریف میں سینہ ڈھانپنے کا حکم اترا تو انصاری عورتوں نے اپنی پردہ پوش چادروں کو پھاڑ کر اُن کی اوڑھنیاں بنائیں (ایک روایت میں اَکْثَفَ مُرُوْطِهِنَّ ہے یعنی سنگین اور موٹی چادروں کو)۔

اَلَا اَكُوْنُ لَكَ صَاحِبًا اَكْنِفُ رَاعِيَكَ وَاَقْتَبِسُ مِنْكَ۔ (ایک شخص نے ابو ذر غفاری رض سے کہا کیا میں آپ کا مصاحب نہ بنوں آپ کے چرواہے کی مدد کرتا رہوں اس کے ساتھ رہوں اور آپ سے فائدہ حاصل کروں (دین کا علم سیکھوں۔ عرب لوگ کہتے ہیں: کَنَفْتُ الرَّجُلَ میں نے اس کو اپنی حفاظت میں لیا اس کے کام کے کَنَفْتُهٗ اُس کو میں نے بچا لیا)۔

وُضِعَ عَلٰی سَرِيْرِهٖ فَتَكَنَّفَهُ النَّاسُ۔ جب حضرت عمر رض جنازے پر رکھے گئے (یعنی تخت پر جس پر مُردے کو لے جاتے ہیں) تو لوگوں نے (چاروں طرف سے) اُن کو گھیر لیا۔

كَنَفَیْ كَدَاءٍ۔ کدا پہاڑ کے دونوں جانب۔

وَالنَّاسُ كَنَفَهٗ۔ لوگ ان کے گرداگرد تھے۔

دَخَلَ الْكَنِيْفَ۔ پاخانہ میں گئے۔

قَبْلَ اَنْ تُتَّخَذَ الْكُنُفُ پاخانے بننے سے پہلے۔

لَا يُؤْخَذُ فِي الصَّدَقَةِ كَنُوْفٌ۔ زکوٰۃ میں وہ بکری نہ لی جائے گی جو دوسری بکریوں سے علیحدہ رہتی ہو (ان کے ساتھ نہ چلتی ہو، کیونکہ ایسی بکری کے لینے میں زکوٰۃ کے تحصیلدار کو تکلیف ہوگی، اس کی حفاظت اور نگرانی مشکل ہوگی۔ بعضوں نے کہا کَنُوْفٌ سے وہ اونٹنی مراد ہے جس کو سردی لگ گئی ہو وہ اونٹوں کی آڑ کرتی پھر اُن میں چھپ رہی ہو)۔

مَا مِنْ عَبْدٍ مِّنْ شِيْعَتِنَا يَقُوْمُ اِلَى الصَّلٰوةِ اِلَّا اكْتَنَفَهٗ بِعَدَدِ مَنْ خَالَفَهٗ مَلَائِكَةٌ يُصَلُّوْنَ خَلْفَهٗ۔ جو بندہ ہمارے گروہ میں سے (یعنی شیعہ امامیہ میں سے) نماز کے لئے کھڑا ہوتا ہے تو اس کے مخالفین کے شمار میں فرشتے اس کو گھیر لیتے ہیں اس کے پیچھے نماز پڑھتے ہیں۔

اَفَاضِلُكُمْ اَحَاسِنُكُمْ اَخْلَاقًا اَلْمُوَطَّئُوْنَ اَكْنَافًا۔ تم میں فضیلت والے وہ لوگ ہیں جن کے اخلاق اچھے ہیں کنارے چلتے ہیں۔

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ فِيْ كَنَفِكَ۔ یا اللہ! مجھ کو اپنی امان میں رکھ۔

اَيُبِيْرٌ يَكُوْنُ بَيْنَهَا وَبَيْنَ الْكَنِيْفِ خَمْسَةٌ وَّ اَقَلُّ۔ پاخانہ اور کنویں میں جب پانچ ہاتھ کا فاصلہ ہو یا اُس سے کم۔

كَنَّ يَا كُنُوْنٌ۔ ڈھانپنا، چھپا لینا۔

كَنَّ الرِّيْحُ۔ ہوا تھم گئی۔

تَكْنِيْنٌ اور اِكْنَانٌ۔ چھپانا (جیسے اِكْتِنَانٌ ہے)۔

اِكْتِنَانٌ۔ چھپ جانا۔

كَانُوْنٌ۔ چولہا یا بھاری آدمی۔

كَانُوْنُ الْاَوَّلِ اور كَانُوْنُ الثَّانِيْ۔ دو رومی مہینوں کے نام ہیں مطابق ماہ دسمبر اور جنوری۔

كِنٌّ۔ آڑ، جھونپڑا، گھر۔

كَنَّةٌ۔ بہو یا بھاوج۔

كَنِيْنٌ۔ چھپا ہوا۔

فَلَمَّا رَاٰی سُرْعَتَهُمْ اِلَى الْكِنِّ ضَحِكَ۔ جب آپ نے دیکھا کہ لوگ (بارش سے بچنے کے لئے) آڑ کی طرف بھاگ رہے ہیں تو آپ ہنس دیئے (کہ ابھی تو پانی کے لئے تڑپتے تھے جب پانی آیا تو مکانوں اور گھروں میں اس سے بھاگے جا رہے ہیں)۔

اِنَّ كَتِفَكُمَا كَانَتْ تُرَجِّلُنِيْ۔ اُبی بن کعب

نے حضرت عمرؓ اور عباسؓ سے کہا) تمہاری بھادج یعنی میری بیوی میرے بالوں میں کنگھی کر رہی تھی (بھادج اس لئے کہا کہ عمرؓ اور عباسؓ دونوں اُن کے دینی بھائی تھے، ہر مسلمان کی بیوی دوسرے بھائی مسلمان کی بھادج ہے)۔

فَجَاءَ يَتَعَاهَدُ كَنَّتَهٗ۔ وہ اپنی بہو کی خبر لینے کو آئے، (كَنَّة کی جمع كَنَائِن ہے)۔

اَبْغَضُ كَنَائِنِي اِلَيَّ الطُّلَعَةُ۔ میری تمام بہوؤں میں وہ مجھ کو سخت ناپسند ہے جو بہت نکلنے والی ہو۔

اَكِنَّ النَّاسَ مِنَ الْمَطَرِ۔ لوگوں کو بارش سے بچا ایک روایت میں كِنَّ النَّاسَ ہے معنی وہی ہیں۔ ایک روایت میں اُكِنُّ النَّاسَ ہے یعنی میں لوگوں کو بارش سے بچاتا ہوں (مسجد کا چھت بنا کر)۔

مَطَرٌ لَا يَكُنُّ مِنْهُ بَيْتُ مَدَرٍ وَّلَا وَبَرٍ۔ ایک مینہ ایسا برسے گا کہ اس سے نہ مٹی کی چھت بچ سکے گی (جیسے بستی والوں کی ہوتی ہے) نہ بالوں کی چھت (جیسے جنگل والوں کی ہوتی ہے، وہ کمبل وغیرہ تان لیتے ہیں) مطلب یہ ہے کہ یہ پانی ایسے زور کا ہوگا کہ کوئی چھت اس کو نہ روک سکے گی)۔

فَانْتَزَعَ سَهْمًا مِّنْ كِنَانَتِهٖ۔ ایک تیر اپنے ترکش (تیردان) میں سے نکالا۔

كُنْهٌ۔ اصل اور غایت اور ماہیت اور حقیقت۔

اِكْنَاهٌ اور اِكْتِنَاهٌ۔ حقیقت کو دریافت کر لینا انتہا تک پہنچنا۔

كُنْهٌ۔ بمعنی وقت بھی آیا ہے۔

كُنْهَانٌ۔ ایک بوٹی ہے۔

كَنْهَبُلٌ۔ ایک بڑا جنگلی درخت ہے (جیسے پشام ہے)[1]

مَنْ قَتَلَ مُعَاهِدًا فِي غَيْرِ كُنْهِهٖ۔ جو شخص ذمّی کافر کو (جس کو دارالاسلام میں امان دی گئی ہو) بلا وجہ یا غیر وقت میں قتل کر ڈالے (اگر قتل کا وقت آ گیا ہو مثلاً معاہدہ کی مدت پوری ہو گئی ہو، یا وہ کوئی ایسا فعل کرے جس سے اُس کا قتل جائز ہو۔ مثلاً ہمارے پیغمبرؐ کو بُرا کہے تب اس کے قتل میں یہ سزا نہ ہوگی، یعنی بہشت کی خوشبو تک نہ سونگھنا)

لَا تَسْأَلُ الْمَرْاَةُ طَلَاقَهَا فِي غَيْرِ كُنْهِهٖ۔ کسی عورت کو طلاق کی درخواست بغیر معقول وجہ کے نہ کرنی چاہئے (جب حد درجہ مجبور ہو جائے اور کوئی صورت ملاپ کی نہ رہے خاوند کی ایذا دہی بدرجہ غایت پہنچ جائے کہ اس پر صبر نہ ہو سکے اس وقت طلاق کی درخواست کرنے میں قباحت نہیں)۔

مَا كَلَّمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِبَادَ بِكُنْهِ عَقْلِهٖ۔ آں حضرتؐ نے اللہ کے بندوں سے اپنی عقل کی انتہائی باتیں نہیں کیں (کیونکہ وہ اُن کی سمجھ میں نہ آتیں بلکہ ہر ایک سے اُس کی عقل کے موافق کلام کیا دوسرے عالموں کو بھی ایسا ہی حکم ہے کلموا الناس علی قدر عقولهم مشہور ہے)۔

اَعْرِفُهٗ كُنْهَ الْمَعْرِفَةِ۔ میں اس کی حقیقت خوب پہچانتا ہوں

لَا يَكْتَنِهُهُ الْوَصْفُ۔ اس کی حقیقت کا بیان نہیں ہو سکتا (جیسے سعدیؒ کہتے ہیں ؎

تواں در بلاغت بہ سحباں رسید

نہ در کنہ بیچون سبحاں رسید

كَنَهْوَرٌ۔ بڑا گہرا گاڑھا ابر۔

كَنَهْوَرَةٌ۔ بڑی اونٹنی۔

وَمِيْضُهٗ فِي كَنَهْوَرٍ رَبَابِهٖ۔ اُس کی چمک سخت دَلدار سفید ابر میں معلوم ہوتی تھی۔

كِنَايَةٌ۔ پوشیدہ اشارہ میں مطلب نکالنا یعنی صاف صاف نہ کہنا، بلکہ اس طرح کہنا کہ اس سے دوسرا مطلب

[1] اس لغت کو کُنہ سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ صرف مناسبت لفظی سے ذکر کر دیا ہے۔ ۱۲ منہ

جو متکلم کو مقصود ہے سمجھ لیا جائے، یا ایک بات کہنا اس سے مُراد اور رکھنا۔

کُنْیَۃٌ اور کِنْیَۃٌ۔ نام رکھنا اَبُو یا اِبن یا اُمّ یا بنت کے ساتھ، مثلاً ابو زید، اُمّ عمرو، ابو الشرف وغیرہ تَکْنِیَۃٌ اور اِکْنَاءٌ کے بھی یہی معنی ہیں تَکَنِّیْ اور اِکْتِنَاءٌ موسوم ہونا۔ کُنًی جمع ہے کُنْیَۃٌ کی۔

اِنَّ لِلرُّؤْیَا کُنًی وَّ لَھَا اَسْمَاءٌ فَکَنُّوْھَا بِکُنَاھَا وَاعْتَبِرُوْھَا بِاَسْمَائِھَا۔ خواب میں کنیتیں (اشارے) بھی ہوتے ہیں اور نام بھی، تو کنیتوں کی مثال سمجھ لو اور ناموں سے قیاس کر لو (مطلب یہ ہے کہ خواب میں اشارات اور کنایات ہوتے ہیں اسی لئے خواب کی صحیح تعبیر دینے کے لئے بڑی عقل اور فہم کی ضرورت ہے مثلاً کوئی خواب میں کھجور کے درخت دیکھے تو اس سے عرب لوگ مراد ہوں گے اور بادام کے درخت دیکھے تو عجمی لوگ مراد ہوں گے کیونکہ کھجور کا معدن عرب ہے اور بادام کا عجم ناموں سے قیاس کر لینا، مثلاً سالم نام کے شخص کو دیکھے تو سلامتی سمجھ لے، ظفر علی نام والے کو دیکھے تو فتح و فیروزی سمجھ لے، ہلاکو خان کو دیکھے تو ہلاکت سمجھ لے)۔

رَاَیْتُ عِلْجًا یَوْمَ الْقَادِسِیَّۃِ وَقَدْ تَکَنّٰی وَتَحَجّٰی میں نے قادسیہ کی جنگ میں ایک عجمی کافر کو دیکھا جو چھپ رہا تھا اور آڑ کر رہا تھا یا جو فخر اور اظہارِ شجاعت کے لئے) اپنا نام بیان کر رہا تھا۔

لَا تَکَنَّوْا بِکُنْیَتِیْ۔ میری کنیت پر (ابو القاسم) اپنی کنیت مت رکھو (یعنی اپنے بچوں کا نام قاسم نہ رکھو، کیونکہ قاسم کا باپ ابو القاسم ہوگا۔ اِس مسئلہ میں علماء کا اختلاف ہے بعضے کہتے ہیں کہ یہ ممانعت پہلے ہوئی تھی پھر منسوخ ہو گئی بعضے کہتے ہیں اب تک ممانعت باقی ہے بعضے کہتے ہیں یہ ممانعت تنزیہی ہے نہ کہ تحریمی بعضے کہتے ہیں ابو القاسم کنیت رکھنا اس وقت منع ہے جب نام محمد ہو، اور حضرت عمرؓ نے محمد نام رکھنے سے منع کیا ہے، ایسا نہ ہو کوئی اُس کو بُرا کہے یا گالی دے تو اس مبارک نام کی توہین ہو۔ اور امام مالکؒ نے فرشتوں کا نام رکھنے کو مکروہ رکھا ہے (جیسے جبرئیل یا میکائیل وغیرہ) لیکن پیغمبروں کے نام پر نام رکھنا درست رکھا ہے اور اس پر اتفاق ہے صرف حضرت عمرؓ اس کو نادرست کہتے ہیں۔ انھوں نے ایک شخص کو دُرّہ سے مارا جس نے اپنی کنیت ابو عیسٰی رکھی تھی، اور فرمایا کہ عیسٰی کے باپ نہ تھے (اللہ تعالٰی نے اُن کو بن باپ کے پیدا کیا تھا مگر یہ کراہت بھی تنزیہی ہوگی کیونکہ امام ترمذی کی کنیت ابو عیسٰی ہے اور وہ امام تھے اہلِ حدیث کے)۔

کَنَّانَا بِبَقْلَۃٍ۔ ہماری کنیت بقلہ رکھی۔

وَلَا تَکْنِ عَنِّیْ۔ مجھ سے مت چھپا۔

کَانَ یُکَنِّیْ۔ آنحضرتؐ فحش مطالب کو اشارے کنایے میں بیان فرماتے تھے (جیسے جماع کو لمس سے اور مس سے اب تک ثقہ اور معقول لوگوں کا یہی طریق ہے یہاں تک کہ پیشاب اور پاخانہ کو بھی کنایہ سے کہتے ہیں مثلاً اَدائے حاجت یا قضائے حاجت وغیرہ پیشاب کرنے کو اِرَاقَۃُ الْمَاءِ سے تعبیر کرتے ہیں۔ ہمارے زمانہ میں عرب لوگ پاخانہ یا پیشاب کو جانے کے لئے مخاطب سے یوں کہتے ہیں اَعَزَّکَ اللّٰہُ مگر یہ سب اس صورت میں ہے جب مخاطب مقصود سمجھ جائے ورنہ صاف صاف کہنا چاہئے تاکہ اس کو دھوکا نہ ہو)۔

کَنّٰی عَنْ نَفْسِہٖ اپنے تئیں مُراد لیا۔

بَابُ الْکَافِ مَعَ الْوَاوِ

کُوْبٌ۔ اُس کوزے سے پانی پینا جس کا سر گول ہو، اور اس میں کنڈہ نہ ہو۔

کَوَبٌ۔ گردن پتلی ہونا اور سر بڑا ہونا۔

تَکْوِیْبٌ۔ پتھر سے کوٹنا۔
کُوْبَۃٌ۔ فوت شدہ چیز پر افسوس کرنا۔
کُوْبَۃٌ۔ چوسر یا شطرنج یا چھوٹا طبلہ (ڈگڈگی) یا بربط۔
اِنَّ اللّٰہَ حَرَّمَ الْخَمْرَ وَالْکُوْبَۃَ۔ اللہ تعالیٰ نے شراب اور چوسر یا شطرنج یا طبلہ (ڈگڈگی) کو حرام کیا۔
اُمِرْنَا بِکَسْرِ الْکُوْبَۃِ وَالْکِنَّارَۃِ وَالشِّیَاعِ ہم کو حکم ہوا طبلہ اور ڈھول (ڈگڈگی) اور بانسری کے توڑ ڈالنے (یہ حضرت علی رضؓ نے فرمایا)۔
وَاَکْوَابُہٗ عَدَدَ نُجُوْمِ السَّمَآءِ۔ حوضِ کوثر جو کوزے رکھے ہیں ان کا شمار آسمان کے تاروں کا شمار ہے (لاتعداد ہیں)۔
اَنْھَاکُمْ عَنِ الْکُوْبَاتِ۔ میں تم کو طبلوں سے منع کرتا ہوں۔
کَوْثٌ۔ پائے تابہ۔
تَکْوِیْثٌ۔ خرگوش کے سے کی طرح پاخانہ نکالنا چاہے یا پانچ پی ہو جانا۔
کُوْثَۃٌ۔ ارزانی۔
قَالَ لَہٗ رَجُلٌ اَخْبِرْنِیْ یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ عَنْ اَصْلِکُمْ مَعَاشِرَ قُرَیْشٍ فَقَالَ نَحْنُ قَوْمٌ مِّنْ کُوْثٰی۔ ایک شخص نے حضرت علی رضؓ سے پوچھا یا امیر المومنین آپ ہم کو اپنی اصل بتلائیے یعنی قریش کے لوگوں کی، فرمایا ہم لوگ اصل میں کوثیٰ سے آئے تھے (کوثیٰ ایک مقام ہے ملک عراق میں جہاں حضرت ابراہیم علیہ السلام پیدا ہوئے تھے۔ بعضوں نے کہا کوثیٰ ایک محلہ کا نام ہے مکہ میں جہاں بنی عبدالدار رہتے تھے)
مَنْ کَانَ سَائِلًا عَنْ نَسَبِنَا فَاِنَّا قَوْمٌ مِّنْ کُوْثٰی۔ جو شخص ہمارا نسب دریافت کرنا چاہے تو ہم لوگ کوثیٰ کے ایک قوم ہیں (مطلب یہ ہے کہ نام و نسب یا خاندان پر فخر کرنا ایک بیہودہ بات ہے)۔
نَحْنُ مَعَاشِرَ قُرَیْشٍ حَیٌّ مِّنَ النَّبَطِ مِنْ اَھْلِ کُوْثٰی۔ (ابن عباسؓ نے کہا) ہم قریش کے لوگ اصل میں ایک شاخ ہیں نبطی قوم کی جو کوثیٰ میں رہتی تھی (وہاں سے آکر مکہ میں آباد ہوئے۔ نبطی عراق والوں کو کہتے ہیں)۔
اِنَّ مِنْ اَسْمَآءِ مَکَّۃَ کُوْثٰی۔ مکہ کا ایک نام کوثیٰ بھی ہے۔
کَوْثَرٌ۔ بمعنی کثیر اور اسلام اور نبوت اور ایک گاؤں کا نام تھا طائف میں (وہاں حجاج بن یوسف تعلیم دیا کرتا تھا) اور وہ شخص جو بہت دیا کرتا ہو اور سردار اور نہر اور بہشت کی ایک نہر جس سے دوسری نہریں پھوٹی ہوں۔
اُعْطِیْتُ الْکَوْثَرَ وَھُوَ نَھْرٌ فِی الْجَنَّۃِ وَعَدَنِیْہِ رَبِّیْ۔ (الحدیث) کوثر ایک نہر ہے بہشت میں جس کے دینے کا اللہ تعالیٰ نے مجھ سے وعدہ کیا ہے اس میں بڑی خوبی ہے اس کا پانی شہد سے زیادہ میٹھا ہے اور دودھ سے بڑھ کر سفید ہے اور برف سے زیادہ ٹھنڈا ہے اور گھی سے زیادہ ملائم ہے اس کے دونوں کنارے زمرد کے ہیں اور اس کے برتن چاندی کے ہیں، جو کوئی اس میں پیئے گا پھر کبھی پیاسا نہ ہوگا۔ (بعضوں نے کہا کوثر ایک حوض ہے بہشت کا۔ بعضوں نے کہا کوثر سے آنحضرتؐ کی آل اور اتباع مراد ہیں یا آپ کی امت کے عالم یا قرآن، غرض کوثر کے بہت سے معانی آئے ہیں اور سب میں راجح وہ معنی ہیں جو حدیث سے ثابت ہیں کہ کوثر ایک حوض ہے بہشت کا جس میں سے مومنین پانی پئیں گے)۔
اِنَّ مِنْ اَصْحَابِیْ مَنْ یُّذَادُوْنَ عَنِ الْحَوْضِ میرے اصحاب میں سے بعض لوگ حوضِ کوثر پر سے ہانک دیئے جائیں گے (فرشتے ان کو وہاں سے نکال دیں گے

تب میں کہوں گا یہ تو میرے اصحاب ہیں (ان کو آنے دو)۔ اس پر یہ جواب ملے گا کہ تم کو یہ معلوم نہیں جو تمہارے بعد دُنیا میں انھوں نے نئی نئی باتیں کیں (اسلام سے پھر گئے یا بدعتیں نکالیں)

اَلْکَوْثَرُ نَهْرٌ فِي الْجَنَّةِ اَعْطَاهُ اللّٰهُ نَبِيَّهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِوَضًا عَنِ ابْنِهٖ اِبْرَاهِيْمَ۔ (امام ابو عبداللہ نے فرمایا) کوثر بہشت میں ایک نہر ہے جو اللہ تعالےٰ نے آنحضرتؐ کو آپ کے صاحبزادے حضرت ابراہیم کے بدلے عنایت فرمائی۔

کُثَیِّرُ عَزَّةَ۔ ایک شیعہ شاعر تھا جس کی معشوقہ عزّہ نامی ایک عورت تھی۔

کَوْدٌ۔ روکنا جان نکلنے کے قریب ہونا، نزدیک ہونا، قصد کرنا۔

تَکْوِیْدٌ۔ جمع کرنا، ایک ڈھیر کرنا۔

اِکْوِئْدَادٌ۔ لرزنا، کپکپانا۔

مُکَادَةٌ۔ قصد کرنا۔

تَکَادُ نُبُوَّتُهٗ تَبِیْنُ۔ آپ کی پیغمبری (بات کرنے سے پیشتر) کھل جانے کو ہوتی (آپ کے چہرے پر وہ نور اور جلالِ الٰہی برستا تھا کہ دیکھنے والا آپ کا جمال دیکھتے ہی سمجھ لیتا کہ آپ سچے پیغمبر ہیں)۔

کِدْتُ اَفْعَلُ۔ میں یہ کام کرنے کو تھا۔

مَاکَادَ یَفْعَلُ۔ وہ یہ کام جلدی کرنے والا نہ تھا۔

تَخْرُجُ الْمَرْاَةُ اِلٰی اَبِیْهَا یَکِیْدُ بِنَفْسِهٖ۔ اگر کسی عورت کا باپ دم توڑ رہا ہو (مرنے کے قریب ہو) تو وہ (بغیر خاوند کی اجازت کے) نکل سکتی ہے اپنے باپ کے دیکھنے کو جا سکتی ہے (کیونکہ یہ سخت ضرورت اور مجبوری کی حالت ہے ماں کا بھی یہی حکم ہوگا۔ لیکن اور عزیزوں کے لئے خاوند سے اجازت لینا ضروری ہے)۔

کَوْدَنٌ۔ عمدہ گھوڑا یا خچر یا ترکی گھوڑا یا ہاتھی۔

اِنَّ الْخَیْلَ اَغَارَتْ بِالشَّامِ فَاَدْرَکَتِ الْعِرَابُ مِنْ یَوْمِهَا وَاَدْرَکَتِ الْکَوَادِنُ ضُحَی الْغَدِ۔ گھوڑوں نے شام کے ملک پر حملہ کیا تو عربی گھوڑے تو اسی دن (منزلِ مقصود پر) پہنچ گئے اور ترکی گھوڑے دوسرے دن دن چڑھے پہنچے۔

کَوْدَنَةٌ۔ دیر میں چلنا (اب عرف عام میں کودن اَن پڑھ اور کند ذہن شخص کو کہتے ہیں)

کَوْذَانٌ۔ موٹا بھاری بھرکم (جیسے کَاذَانٌ ہے)

تَکْوِیْذٌ۔ دُبر پر مارنا، رانوں کے آخری حصہ تک پہنچنا۔

اِنَّهٗ اِدَّهَنَ بِالْکَاذِیِّ۔ کیوڑے کا تیل لگایا

کَوْرٌ۔ گول پھرانا، کھودنا، جلدی چلنا، گٹھڑی تھامنا

تَکْوِیْرٌ۔ گرد لپیٹنا، پچھاڑنا، گول گٹھڑی بنانا، ایک میں ایک گھسیڑنا، تہہ کرنا، لپیٹنا، تاریک کرنا، روشنی ماند کر دینا۔

اِکَارَةٌ۔ ذلیل اور ناتواں سمجھنا۔

تَکَوُّرٌ۔ گر جانا، ماند پڑ جانا، ٹپکنا۔

اِکْتِیَارٌ۔ عمامہ باندھنا، جلدی چلنا، گر پڑنا۔

اِسْتِکَارَةٌ۔ جلدی کرنا، گٹھڑی پیٹھ پر اٹھا لینا

کَارَةٌ۔ گٹھڑ غلہ کا ہو یا کپڑوں کا۔

کُوَارَةٌ۔ عمامہ (کَوْرٌ عمامہ کا پیچ)۔

کُوْرَةٌ۔ شہر، احاطہ، ضلع۔

مُکْوَرِیٌّ۔ بخیل، بونا، بڑا جوتھ گوبر کا غروابہ

کَارٌ۔ پیشہ، صناعت، حرفت، غلہ کی گاڑی۔

اِنَّهٗ کَانَ یَتَعَوَّذُ مِنَ الْحَوْرِ بَعْدَ الْکَوْرِ (ایک روایت میں بَعْدَ الْکَوْنِ ہے اس کا ذکر آگے آئے گا) یعنی آں حضرتؐ ترقی کے بعد تنزل سے پناہ مانگتے تھے یا زیادتی کے بعد کمی سے یا تونگری کے بعد محتاجی سے (کیونکہ اس میں سخت تکلیف ہوتی ہے)۔

فَیُبَادِرُ الطَّرْفَ نَبَاتُهٗ وَاسْتِحْصَادُهٗ وَ

تَكْوِيْرُهُ (بہشت میں کوئی کھیتی کی آرزو کرے گا) تو
پلک مارنے سے پہلے اُگ آئے گی اور کٹنے اور کھلیان
بنانے کے لائق ہو جائے گی (تَكْوِيْرُهُ اس کا جمع کرنا
اور زمین پر ڈالنا)۔

يُجَاءُ بِالشَّمْسِ وَالْقَمَرِ نُوْرَيْنِ يُكَوَّرَانِ فِي
النَّارِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔ قیامت کے دن چاند اور سورج
دونوں نور ہو کر لائے جائیں گے اور دوزخ میں گرائے
جائیں گے (کیونکہ مشرک لوگ ان کی پوجا کرتے تھے تو
اللہ تعالیٰ دوزخ میں ان کو جھونک کر ذلیل کر دے گا
ایک روایت میں ثَوْرَيْنِ ہے یعنی دونوں بیل کی
صورت میں مسخ ہو کر لائے جائیں گے۔ بعضوں نے يُكَوَّرَانِ
کے معنی یہ کئے ہیں کہ ان کی روشنی ماند کر دی جائے گی، یا
لپیٹ دیئے جائیں گے)۔

يُكَوَّرَانِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔ آسمان اور زمین دونوں
قیامت کے دن لپیٹے جائیں گے (جیسے کاغذ کا بنڈل
لپیٹا جاتا ہے یا عمامہ)۔

بِاَكْوَارِ الْمَيْسِ تَرْتَمِي بِنَا الْعِيْسُ۔ ناز کے کجاوے
لئے ہوئے سفید اونٹ ہم کو بھگا رہے تھے (اَكْوَار
جمع ہے كُوْر کی یعنی اونٹ کا کجاوہ مع سامان وغیرہ
جیسے گھوڑے کی زین ہوتی ہے اس کو سرج کہتے ہیں)۔

لَا اَرْكَبُ الْكُوْرَ۔ میں کجاوے پر سوار نہیں
ہوتا (یعنی کاٹھی پر جو اونٹ کی پشت پر رکھی جاتی ہے)۔

لَيْسَ فِيْمَا تُخْرِجُ اَكْوَارُ النَّحْلِ صَدَقَةٌ۔
مکھیوں کے چھتے جو (شہد) نکالتے ہیں ان میں زکوٰۃ نہیں
ہے (یعنی شہد میں زکوٰۃ واجب نہیں ہے)۔

لَعَلَّكُنَّ مِنَ الْكُوْرَةِ۔ تم شاید ایک علاقہ کی
رہنے والی ہو (جیسے شام یا فلسطین یا عراق کا ملک)۔

اَخْرَجَ الشَّيْءَ مِنَ الْكُوْرَةِ۔ شہر سے کوئی چیز
نکالی۔

كَانَ يَسْجُدُ عَلٰى كَوْرِ عِمَامَتِهٖ۔ عمامہ کے پیچ پر سجدہ
کرتے تھے (تو پیشانی زمین سے نہ لگتی بعضوں نے اس کو ناجائز
رکھا ہے)۔

كَوْزٌ۔ کوزے سے پینا، جمع کرنا۔

تَكَوُّزٌ۔ جمع ہونا۔

اِكْتِيَازٌ۔ کوزے سے پانی لینا۔

گاز۔ مٹی کا تیل (کروسن آئل جو زمین سے نکلتا ہے)

كُوْزٌ۔ کوزہ جس میں کنڈا ہو (اس کی جمع كِيْزَانٌ
اور اَكْوَازٌ اور كِوَزَةٌ ہے)

مُكَوَّزُ الرَّاْسِ۔ لمبے سر والا۔

كُوْزِي۔ ایک بلند قلعہ ہے طبرستان میں، پرندہ
اس سے اونچا نہیں اڑتا ابر بھی ان کے نیچے رہتا ہے۔

كَانَ مَلِكٌ مِنْ مُلُوْكِ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ يَرَى
الْغُلَامَ مِنْ غِلْمَانِهٖ يَاْتِي الْحُبَّ فَيَكْتَازُ مِنْهُ
ثُمَّ يُجَرْجِرُ قَائِمًا فَيَقُوْلُ يَا لَيْتَنِي مِثْلُكَ يَا لَهَا
نِعْمَةً تَاْكُلُ لَذَّةً وَتَخْرُجُ سُرُحًا۔ اس بستی
کا ایک بادشاہ تھا وہ اپنے خدمت گار چھوکروں میں سے
ایک چھوکرے کو دیکھتا مٹکے کے پاس آتا اور کوزے سے
پانی نکال کر کھڑے کھڑے غٹ غٹ پی جاتا۔ تب وہ بادشاہ
کہتا، کاش میں بھی تیری طرح ہوتا پانی کی سی نعمت مزے
سے پی جاتی اور آسانی سے پیشاب کی راہ نکل جاتی (اس
بادشاہ کو احتباس بول (پیشاب رکنے) کا عارضہ تھا
تو تندرست چھوکروں کو دیکھ کر ان کا سا ہونے کی آرزو
کرتا)۔

كِيْزَانُهُ كَنُجُوْمِ السَّمَاءِ۔ حوض کوثر کے کوزے
آسمان کے تاروں کی طرح ہوں گے (شمار میں یا چمک دمک
میں)۔

مَا اَخَذَهُ الْعَاشِرُ وَوَضَعَهُ فِيْ كُوْزِهٖ زَكٰوةٌ
کا تحصیلدار جو لے کر اپنے کوزے میں رکھ لے۔

کَوْسٌ۔ تین پاؤں پر چلنا، گرانا۔ کم کرنا، اُلٹ جانا۔
تَکْوِیْسٌ۔ سر کے بَل اُلٹ دینا۔
تَکَوُّسٌ۔ اوندھا ہونا۔
اِنَّہٗ کَانَ جَالِسًا عِنْدَ الْحَجَّاجِ فَقَالَ مَا نَدِمْتُ عَلٰی شَیْءٍ نَدَمِیْ عَلٰی اَنْ لَّا اَکُوْنَ قَتَلْتُ ابْنَ عُمَرَ فَقَالَ لَہٗ سَالِمٌ اَمَا وَاللّٰہِ لَوْ فَعَلْتَ ذٰلِکَ لَکَوَّسَکَ اللّٰہُ فِی النَّارِ اَعْلَاکَ اَسْفَلَکَ۔ سالم بن عبد اللہ بن عمرؓ حجاج بن یوسف (ظالم) کے پاس بیٹھے تھے۔ اتنے میں حجاج کیا کہنے لگا۔ میں کسی بات پر اتنا نادم نہیں ہوا جتنا عبد اللہ بن عمرؓ کو چھوڑ دینے اور اُن کو قتل نہ کرنے پر۔ سالم نے یہ سُن کر کہا، خدا کی قسم اگر تو ایسا کرتا تو اللہ تجھ کو دوزخ میں اوندھا لٹکاتا، سر نیچے پاؤں اوپر۔
کَانُوْا اَصْحَابَ شَجَرٍ مُّتَکَاوِسٍ۔ اصحاب الایکہ جھنڈ جھاڑی میں رہتے تھے (جن کا ذکر قرآن شریف میں ہے حضرت شعیبؑ ان کی طرف بھیجے گئے تھے)۔
کَوْعٌ۔ کوع پر چلنا۔
کَوَعٌ۔ اکوع (کج) ہونا۔
کُوْعٌ اور **کَاعٌ**۔ پہنچے کا وہ حصہ جو انگوٹھے کے قریب ہے (بعضوں نے کہا کاع پہنچے کا وہ حصہ جو چھنگلیا کے قریب ہے جس کو کُرْسُوْع بھی کہتے ہیں)۔
تَکْوِیْعٌ۔ ایسا مارنا کہ کوع کج ہو جائے۔
تَکَوُّعٌ۔ اکوع ہونا۔
اَکْوَعُ۔ جس کا کوع بڑا ہو یا کج ہو۔
سَلَمَۃُ بْنُ اَکْوَعَ۔ مشہور صحابی ہیں، اکوع ان کے دادا کا لقب تھا۔
بَعَثَ بِہٖ اَبُوْہُ اِلٰی خَیْبَرَ وَقَاسَمَہُ الثَّمَرَۃَ فَسَحَرُوْہُ فَتَکَوَّعَتْ اَصَابِعُہٗ۔ عبد اللہ بن عمرؓ کو اُن کے والد نے خیبر کی طرف بھیجا تاکہ یہودیوں سے بٹائی کر لیں۔ یہودیوں نے ان پر جادو کیا ان کی انگلیاں کج ہو گئیں (نہایہ میں ہے کَوَعٌ یہ ہے کہ کوع کی طرف سے ہاتھ کج ہو جائے)۔
غَسَلَہُمَا اِلَی الْکُوْعَیْنِ۔ ہاتھ کو پہونچوں کے جوڑوں تک دھویا۔
ثَکِلَتْہُ اُمُّہٗ اَکْوَعُہٗ بُکْرَۃً۔ ارے تیری ماں تجھ پر روئے (تو مرے) تو وہی اکوع ہے جس نے صبح کو ہمارا پیچھا کیا تھا (اب تک ہمارا پیچھا نہیں چھوڑتا حالانکہ دن تمام ہونے کو آیا۔ یہ غزوہ ذی قرد میں غطفان کے لٹیروں نے کہا جو آں حضرتؐ کے اونٹ لُوٹ کر لے چلے تھے اور سلمہ نے اُن کا پیچھا کیا تھا۔ اکیلے اُن پر تیروں کی بارش کرتے جاتے تھے۔ زمخشری نے اس حدیث کو یوں نقل کیا ہے: بِکْرَۃُ اَکْوَعِہٖ۔ یعنی مشرکوں نے کہا اپنے باپ اکوع کا جوان بیٹا۔ لیکن صحیحین میں اُس طرح ہے جو پہلے بیان ہوا)۔
کَوْفٌ۔ کاٹنا، گول کرنا۔
تَکْوِیْفٌ۔ کاٹنا، کاف کا حرف لکھنا، کوفہ میں جانا جو ایک مشہور شہر ہے عراق میں۔
تَکَوُّفٌ۔ جمع ہونا، گول ہونا، اہلِ کوفہ کے مشابہ ہونا یا ان کی طرف نسبت دینا۔
لَمَّا اَرَادَ اَنْ یَّبْتَنِیَ الْکُوْفَۃَ قَالَ تَکَوَّفُوْا فِیْ ہٰذَا الْمَوْضِعِ۔ سعد بن ابی وقاصؓ نے جب کوفہ کی بنا قائم کی تو کہا یہاں پر جمع ہو جاؤ (اسی روز اس شہر کا نام کوفہ پڑ گیا۔ بعضوں نے کہا اُس کا پُرانا نام کُوْفَان تھا)۔
اَلْکُوْفِیُّ لَا یُوْفِیْ۔ (یہ ایک مثل ہے) یعنی کوفہ والا اپنا عہد پورا نہیں کرتا (یہ مثل اس روز سے پڑ گئی، جب سے کوفہ والوں نے امام حسینؑ کے ساتھ بدعہدی کی اور اس سے پہلے اور بعد میں بھی کرتے رہے، ان کی تلوّن مزاجی مشہور ہے)۔

تَرَكْتُهُمْ فِي كُوفَانٍ. میں نے ان کو گول گول کام میں چھوڑ دیا۔

سِرْتُ مِنَ الْكُوفَةِ إِلَى الْبَصْرَةِ. میں کوفہ سے بصرے تک گیا۔

كَوْكَبَةٌ. چمکنا۔

كَوْكَبٌ. ستارہ، سفید ٹیکا جو آنکھ میں پیدا ہو، سردار، سوار، گرمی کی شدت، تلوار، میخ، پہاڑ ہتھیار بند، گبرو جوان، جماعت۔

دَعَا دَعْوَةً كَوْكَبِيَّةً. کوکبی بددعا کی (کوکبیہ ایک بستی کا نام تھا وہاں کا حاکم بڑا ظالم تھا۔ بستی والوں نے اس کے لئے بددعا کی، وہ مر گیا جب سے یہ مثل قائم ہوئی)

إِنَّ عُثْمَانَ دُفِنَ بِحُشِّ كَوْكَبٍ. حضرت عثمان رض کو کوکب کے باغ میں دفن کیا (کوکب اس باغ کے مالک کا نام تھا یہ مقام اس وقت بقیع سے خارج تھا لیکن بعد کو بقیع میں شریک کر لیا گیا۔ اس میں دفن ہونے کی یہ وجہ ہوئی کہ باغی لوگوں نے آپ کو بقیع میں دفن ہونے نہ دیا۔ آخر آپ کے چند عزیزوں نے رات کے وقت آپ کی نعش لے جا کر پوشیدہ طور سے کوکب میں دفن کر دی۔ اب اس مقام پر ایک قبہ بنا ہوا ہے اور وہ بقیع میں شریک کر لیا گیا ہے)۔

كَوْكَبٌ. ایک گھوڑے کا بھی نام تھا جس پر سوار ہو کر ایک شخص بیت اللہ کا طواف کرنے لگا۔ جب حضرت عمر کو یہ حال لکھا گیا تو آپ نے فرمایا کہ اس کو منع کرو۔

آنِيَتُهُ مِثْلُ الْكَوَاكِبِ. حوض کوثر کے برتن تاروں کی طرح چمکتے دمکتے یا تاروں کے شمار میں ہیں۔

يَوْمٌ ذُو كَوَاكِبَ. اندھیرا دن جو رات کی طرح ہو گیا تارے دکھائی دینے لگے۔

اَلْكَوْكَبُ كَأَعْظَمِ جَبَلٍ عَلَى الْأَرْضِ. ستارہ اتنا بڑا ہے جیسے سب سے بڑا پہاڑ زمین پر (مگر دوری کی وجہ سے اتنا چھوٹا معلوم ہوتا ہے۔ بعضے ستارے زمین کے برابر بعضے زمین سے بھی بہت بڑے ہیں)

كَوْمٌ. جماع کرنا، شرمگاہ۔

كَوَمٌ. بڑا کوہان ہونا۔

أَكْوَمُ. بڑے کوہان والا اونٹ (اس کا مونث كَوْمَاءُ ہے)۔

كُوْمَةٌ. ایک قطعہ، ڈھیر۔

إِكْتِيَامٌ. پاؤں کی انگلیوں کے کناروں پر بیٹھنا۔

مُكَامَةٌ. مدخولہ۔

أَعْظَمُ الصَّدَقَةِ رِبَاطُ فَرَسٍ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ لَا يُمْنَعُ كَوْمُهُ. سب سے بڑا صدقہ یہ ہے کہ آدمی ایک گھوڑا اللہ کی راہ میں جہاد کے لئے باندھے (پالے) اور اس کو مادہ پر کُدانے سے کسی کو نہ روکے (جو چاہے اس کی نسل لے)۔

كَامَ الْفَرَسُ أُنْثَاهُ. گھوڑا گھوڑی پر چڑھا۔

إِنَّ قَوْمًا مِنَ الْمُوَحِّدِينَ يُحْبَسُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى الْكُوَمِ إِلَى أَنْ يُهَذَّبُوا. کچھ لوگ توحید والے (جو اللہ کو ایک سمجھتے ہیں اس کا شریک کسی اور کو نہیں بناتے) قیامت کے دن ٹیکروں پر روکے جائیں گے یہاں تک کہ گناہوں سے پاک صاف ہوں۔

نَحْنُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى كَوْمٍ فَوْقَ النَّاسِ. ہم قیامت کے دن ایک ٹیلہ پر ہوں گے، لوگوں سے اونچے۔

يَجِيءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى كَوْمٍ فَوْقَ النَّاسِ. قیامت کے دن ایک ٹیلہ پر آئے گا لوگوں سے اونچا۔

حَتّٰى رَأَيْتُ كَوْمَيْنِ مِنْ طَعَامٍ وَثِيَابٍ. یہاں تک کہ میں نے کھانوں اور کپڑوں کے دو ڈھیر دیکھے (جو لوگوں نے صدقہ کے طور پر دیئے تھے)۔

اِنَّهٗ اُتِیَ بِالْمَالِ فَكَوَّمَ كَوْمَةً مِّنْ ذَهَبٍ وَّكَوْمَةً مِّنْ فِضَّةٍ وَّقَالَ یَا حَمْرَاءُ اِحْمَرِّیْ وَیَا بَیْضَاءُ اِبْیَضِّیْ غُرِّیْ غَیْرِیْ۔ حضرت علیؓ کے پاس سونا چاندی (خراج کا مال) لایا گیا۔ آپ نے ایک ڈھیر سونے کا لگایا اور ایک چاندی کا، پھر فرمایا ارے سُرخ رنگ والے تو سُرخ رہ، ارے سفید رنگ والی تو سفید رہ، میرے سوا کسی اور کو فریب دے (اپنا دیوانہ اور طالب بنا) میں تم دونوں کا طلب گار اور فریفتہ نہیں ہوں)

اِنَّهٗ رَاٰی فِیْ اِبِلِ الصَّدَقَةِ نَاقَةً كَوْمَاءَ۔ آں حضرتؐ نے زکوٰۃ کے اونٹوں میں ایک اونٹنی دیکھی بلند کوہان والی (جو بڑی عمدہ اور بیش قیمت ہوتی ہے)۔

فَیَاْتِیْ مِنْهُ بِنَاقَتَیْنِ كَوْمَاوَیْنِ۔ دو بڑی کوہان والی اونٹنیاں اس کے پاس لائے۔

كُوْمُ عَلْقَامٍ۔ ایک مقام کا نام ہے مصر کے نشیبی ملک میں۔

خَیْرٌ مِّنْ نَاقَتَیْنِ كَوْمَاوَیْنِ۔ دو بڑی کوہان والی اونٹنیوں سے بہتر ہے۔

یَكُوْنُ بَیْنَ یَدَیْهِ كَوْمَةٌ مِّنْ تُرَابٍ۔ اُس کے سامنے مٹی کا ایک ڈھیر ہو (یعنی سُترے کے عوض)۔

عَلَیْهِ جَزُوْرٌ كَوْمَاءُ۔ اس کو ایک اونٹ بڑے کوہان والا قربانی کرنا ہوگا۔

كَوْنٌ۔ ضمانت کرنا (جیسے كِیَانَةٌ ہے) حادث ہونا واقع ہونا، موجود ہونا، پیدا ہونا (جیسے كِیَانٌ اور كَیْنُوْنَةٌ ہے) کاتنا، ہونا، حاضر ہونا، اقامت کرنا سزاوار ہونا، دوام اور استمرار اور صیرورت۔

تَكْوِیْنٌ۔ پیدا کرنا، ایجاد کرنا۔

تَكَوُّنٌ۔ ہست ہونا، پیدا ہونا، حرکت کرنا۔

اِكْتِیَانٌ۔ کفالت کرنا، ذمہ دار ہونا۔

اِسْتِكَانَةٌ۔ عاجزی کرنا، خضوع خشوع۔

اَجْوَدُ مَا یَكُوْنُ فِیْ رَمَضَانَ۔ آں حضرتؐ سب وقتوں سے زیادہ رمضان میں سخاوت کرتے تھے (بہ نسبت اور مہینوں کے رمضان میں بہت سخی ہوتے تھے)۔

مَنْ رَاٰنِیْ فِی الْمَنَامِ فَقَدْ رَاٰنِیْ فَاِنَّ الشَّیْطَانَ لَا یَتَكَوَّنُ بِیْ۔ جس نے خواب میں مجھ کو دیکھا اُس نے سچ مچ مجھ ہی کو دیکھا کیونکہ شیطان میری صورت نہیں بن سکتا (ایک روایت میں ہے لَا یَتَكَوَّنُ فِیْ صُوْرَتِیْ معنی وہی ہیں۔ ایک روایت میں لَا یَتَمَثَّلُ بِیْ ہے مطلب وہی ہے۔ بعضے علماء نے کہا ہے کہ جب آنحضرتؐ کو اسی حلیہ میں دیکھے جو دُنیا میں آپ کا حلیہ تھا تو حقیقۃً اس نے آپؐ ہی کو دیکھا۔ بعضوں نے کہا جس صورت میں آپؐ کو دیکھے تو آپ ہی کو دیکھا کیونکہ شیطان آپ کا نام لے کر اپنے تئیں ظاہر نہیں کر سکتا)۔

اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْحَوْرِ بَعْدَ الْكَوْنِ تیری پناہ ہونے کے بعد نہ ہونے سے (یعنی مال و دولت ہونے کے بعد پھر مفلسی اور ناداری سے۔ ایک روایت میں بَعْدَ الْكَوْرِ ہے اس کا ذکر اوپر گزر چکا)۔

رَاٰی رَجُلًا یَزُوْلُ بِهِ السَّرَابُ فَقَالَ كُنْ اَبَا خَیْثَمَةَ۔ ایک شخص کو دیکھا جس سے سراب ہٹ رہی تھی (سراب وہ ریت جو دور سے پانی کی طرح چمکتی معلوم ہوتی ہے) یعنی دُور سے آ رہا تھا ابھی اس کی پہچان نہیں ہوتی تھی کہ کون ہے تو فرمایا ابوخیثمہ ہو جا (عرب لوگ دُور سے آنے والے شخص کو کہتے ہیں كُنْ فُلَانًا یعنی فلاں شخص ہو جا)۔

اِنَّهٗ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَرَاٰی رَجُلًا بَذَّ الْهَیْئَةِ فَقَالَ كُنْ اَبَا مُسْلِمٍ۔ حضرت عمرؓ مسجد میں گئے، وہاں ایک شخص کو پھٹے پُرانے حال میں دیکھا تو کہنے لگا تو ابومسلم

(کاش) ہوجا (یعنی کاش یہ شخص ابو مسلم ہو)۔

اِنَّهٗ دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَعَامَّةُ اَهْلِهِ الْكُنْتِيُّوْنَ۔ حضرت عمرؓ مسجد میں گئے دیکھا تو وہاں کے اکثر لوگ بوڑھے لوگ ہیں جو كُنْتُ كَذَا اور كُنْتُ كَذَا کہا کرتے ہیں (اپنی بوڑھے گزشتہ قصے بیان کیا کرتے ہیں تو یہ نسبت ہے كُنْتُ کی طرف یعنی میں ایسا تھا میں ویسا تھا۔ عرب لوگ کہتے ہیں: صِرْتَ اِلٰى كَانَ وَكُنْتُ۔ اب تم کان اور کنت تک پہنچ گئے یعنی بوڑھے ہوگئے تمہارے حالات تقویم پارینہ ہوگئے)۔

لَمَّا كَانَ بَيْنَ اِبْرَاهِيْمَ وَاَهْلِهٖ مَا كَانَ۔ جب حضرت ابراہیم اور اُن کی بیوی سارہ میں کچھ جھگڑا ہوا (وہ اپنی سوکن حضرت ہاجرہ سے رشک کرنے لگیں اور حضرت ابراہیمؑ سے لڑیں کہ ان کو میرے گھر سے نکال باہر کرو کہیں دور پہنچا آؤ)۔

كُنْتِ فِيْ اَهْلِكِ مَا اَنْتِ مَرَّتَيْنِ۔ تو جیسا (دنیا میں) اپنے گھر والوں میں تھا یہاں بھی ویسا ہی ہے یا تو اپنے گھر والوں میں تو شریف گنا جاتا تھا اب تو کیا ہے دوبارہ دنیا میں جا نہیں سکتا۔

فَكَانَتْ تِلْكَ۔ یہ اصل قصہ ہے اور کچھ نہیں ہوا۔

وَلَمْ يَكُنْ لَهَا فِيْ نَفْسِهٖ شَيْءٌ۔ اس کے دل میں اس کی محبت ذرا بھی نہ تھی۔

وَمَا يَكُوْنُ اِلَى الشَّمْسِ اُصَيْفِرُ وَمَا يَكُوْنُ مِنْهَا اِلَى الظِّلِّ يَكُوْنُ اَبْيَضَ۔ جو سورج کی طرف ہوگا وہ تو زرد ہوگا اور جو سایہ کی طرف ہوگا وہ سفید ہوگا۔

كُنْتُ اُطَيِّبُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحِلِّهٖ۔ میں آنحضرتؐ کے خوشبو لگاتی جب آپ حلال ہوتے اور احرام باندھنے کا قصد کرتے۔

فَكَانَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْبَعُ رَكَعَاتٍ وَلِلْقَوْمِ رَكْعَتَانِ۔ آنحضرتؐ کی تو چار رکعتیں ہوئیں اور مقتدیوں کی دو دو رکعتیں (یعنی صلوٰۃ الخوف میں۔ اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ نفل پڑھنے والے کے پیچھے فرض پڑھنے والے کی اقتدا درست ہے اہل حدیث کا یہی مذہب ہے اور طحاوی نے اس حدیث کو منسوخ قرار دیا ہے)۔

كَانَ اِحْدَى اَبَاهُ۔ (چاہیے کانت تھا لیکن بحذف تا بھی ایک لغت ہے)۔

كُنْتُ لَكِ كَاَبِيْ زَرْعٍ۔ عائشہ میں تیرے لئے ایسا ہوں جیسے ابو زرع تھا اُم زرع کے لئے۔

كَانَ لَا تَشَاءُ اَنْ تَرَاهُ مُصَلِّيًا اِلَّا رَاَيْتَهٗ وَلَا نَائِمًا اِلَّا رَاَيْتَهٗ۔ اگر تو چاہتا کہ آنحضرتؐ کو رات میں نماز پڑھتا ہوا دیکھے تو اسی حال میں دیکھ لیتا اگر یہ چاہتا کہ آپ کو سوتا ہوا دیکھے تو سوتا ہوا دیکھ لیتا (مطلب یہ ہے کہ آپ نہ رات بھر سوتے رہتے نہ رات بھر جاگتے رہتے۔ سوتے بھی اور شب بیداری بھی کرتے یہی میانہ روی اور اعتدال ہے اور یہی افضل ہے)

فَاِنْ قَامَ مِنَ اللَّيْلِ وَاِلَّا كَانَتَا لَهٗ۔ پھر اگر وہ رات کو اٹھا اور تہجد پڑھا تو خیر ورنہ وہ دونوں اس کے لئے (تہجد کے بدلے کافی ہوجائیں گے)۔

اِنَّهَا كَانَتْ وَكَانَتْ۔ وہ تو ایسی عابدہ زاہدہ تھیں

تَذَاكَرُ مَا يَكُوْنُ۔ ہم جو باتیں نئی پیدا ہوتی ہیں اُن کا تذکرہ کر رہے تھے (آیا پیشتر سے ان کی تقدیر ہوئی تھی یا نہیں)۔

وَكَانَ كَوْنُهٗ رَحْمَةً۔ آپ کا وجود باجود رحمت الٰہی تھا (اللہ تعالیٰ نے آپ کو بھیج کر ہزاروں لاکھوں بندوں پر رحم کیا ان کو دوزخ کے عذاب سے بچا لیا۔

كَانَتِ امْرَاَةٌ مِّنْ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ قَصِيْرَةً (الحدیث) بنی اسرائیل میں ایک عورت پست قد تھی وہ دو لمبی عورتوں کے ساتھ چلا کرتی اس نے لکڑی

کے دو پاؤں بنائے تھے (اخیر تک)

کَانَتْ فِی الْجَسَدِ۔ بدن میں تھی۔

لَوْ کَانَتْ فِیْکُمْ (کتاب الفاء میں اس کے معنی گزر چکے)

قَدْ کَانَتْ لِفُلَانٍ (کتاب الفاء میں گزر چکا)

مَا کَانَ یَکُوْنُ بِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قُرْحَۃٌ وَّلَا نَکْبَۃٌ اِلَّا اَمَرَنِیْ اَنْ اَضَعَ عَلَیْہِ الْحِنَّاءَ آں حضرتؐ کو جب کوئی زخم لگتا یا چوٹ لگتی تو مجھ کو حکم دیتے میں اس پر مہندی لگا دیتی (مہندی ہر ایک زخم اور جراحت کی دوا ہے تو دوسرا مجون زائد ہے)

لَوْ رَاَیْتَ مَکَانَہُمَا۔ (اس کا بیان آگے آئے گا کتاب المیم میں)۔

کَانَ اللّٰہُ وَلَمْ یَکُنْ قَبْلَہٗ شَیْئٌ۔ ایک روایت میں ہے وَلَمْ یَکُنْ مَعَہٗ شَیْئٌ) یعنی اللہ تعالیٰ موجود تھا اس سے پہلے کوئی چیز نہ تھی یا اس کے ساتھ (اس کی طرح قدیم) کوئی چیز نہ تھی (نہ مادہ نہ اور کوئی چیز تو اللہ تعالیٰ کے سوا سب چیزیں حادث اور مخلوق ہیں اور قدیم وہی ایک ذات خداوندی ہے)

اِنَّ اللّٰہَ کَانَ اِذْ لَا کَانَ۔ اللہ تعالیٰ اس وقت بھی موجود تھا جب اس کے سوا اور کسی چیز کا وجود نہ تھا (تو اللہ کے سوا سب چیزیں حادث بالزمان ہیں اور قدیم صرف ذات اور صفاتِ الٰہی ہیں)۔

قَدْ کَانَ یَکُوْنُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ الْکَلَامُ۔ کبھی آں حضرتؐ بات کرتے۔

کَوْنَانِ۔ دنیا اور آخرت۔

کَانَ بِلَا کَیْنُوْنَۃٍ۔ پروردگار موجود تھا جب زمانہ کا بھی وجود نہ تھا (کیونکہ زمانہ زمین یا سورج کی حرکت سے پیدا ہوتا ہے جب زمین اور آسمان ہی نہ تھے تو زمانہ بھی نہ تھا)

کَانَ بِلَا کَیْفٍ۔ پروردگار بلا کیف تھا (اس کی کیفیت بیان نہیں کر سکتے نہ اس کی ذات کی نہ صفات کی)

رُوْحُکَ مِنْ رُّوْحِیْ وَطَبِیْعَتُکَ عَلٰی خِلَافِ کَیْنُوْنَتِیْ (اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام سے فرمایا) تیری روح تو میری روح سے نکلی ہے مگر تیری طبیعت میرے وجود کے خلاف ہے (تو کھاتا، پیتا، ہگتا، موتتا ہے میں ان باتوں سے پاک ہوں)۔

فَکَاَنْ قَدْ مِنْ ثُمَّ اِلٰی مَا صَارُوْا اِلَیْہِ۔ تمہارا بھی وہی انجام ہو جو ان کا انجام ہوا (یعنی وہ بھی مر گئے تم بھی مر گئے)۔

مَکَانَۃٌ۔ مرتبہ، درجہ، موضع (اس کی جمع مَکَانَاتٌ ہے)۔

کَوٌّ یا کَوَّۃٌ یا کُوَّۃٌ۔ سوراخ جو دیوار میں کیا جاتا ہے یا چھت میں (اس کی جمع کُوًی ہے اور کِوَاءٌ اور کُوَاءٌ بھی ہے)۔

کُوًی۔ پانی کھول دینے کے مقاموں کو بھی کہتے ہیں، جہاں سے کھیتوں اور نالیوں میں جاتا ہے۔

فِیْ کَوَّۃٍ۔ ایک روشن دان میں۔

فَاجْعَلُوْا کُوًی اِلَی السَّمَاءِ۔ ایسا کرو آپ کی قبر کی چھت میں سے کچھ سوراخ آسمان کی طرف کھول دو (تاکہ آسمان آپ کی وفات کے صدمہ کو یاد کر کے روئے تم پر پانی برسائے)۔

کَیٌّ جو اصل میں کَوْیٌ تھا) لوہے یا اور کسی گرم چیز سے جلانا، داغ دینا، ڈنک مارنا، گھورنا۔

مُکَاوَاۃٌ۔ گالی گلوچ کرنا۔

تَکَوِّیْ۔ تنگ جگہ میں گھسنا، وہاں سمٹ جانا گرمی لینا۔

اِکْتِوَاءٌ۔ داغ لینا۔

اِسْتِکْوَاءٌ۔ داغ کا وقت آجانا۔

کَیَّۃٌ۔ ایک بار داغنا۔

اِنَّہٗ کَوٰی سَعْدَ بْنَ مُعَاذٍ۔ آں حضرتؐ نے سعد بن معاذ رض کو داغ لگایا (تاکہ ان کا خون بند ہو جائے)

نَهٰی عَنِ الْکَیِّ۔ داغ دینے سے منع فرمایا (یعنی جب یہ اعتقاد ہو کہ داغ دینے سے ضرور صحت ہوگی یا اُس حالت میں جب دوسری طرح سے علاج ممکن ہو یا بغیر ضرورت کے)

آخِرُ الدَّوَاءِ الْکَیُّ۔ آخری علاج داغ دینا ہے (جب کوئی دَوا فائدہ نہ دے)۔

اِنِّیْ اَغْتَسِلُ قَبْلَ امْرَأَتِیْ ثُمَّ اَتَکَوّٰی بِهَا۔ میں اپنی عورت کے غسل کرنے سے پہلے غسل کر لیتا ہوں پھر اُس سے لپٹ کر اپنا بدن گرم کرتا ہوں۔

کَیَّةٌ۔ (ایک شخص مر گیا اور ایک دینار چھوڑ گیا، آپ نے فرمایا) یہ ایک داغ ہے اُس کے لئے (کیونکہ وہ اصحابِ صُفّہ اور فقراء میں سے اور فقراء اور درویشوں کو دُنیا کا مال و اسباب اکٹھا کرنا زیبا نہیں البتہ دوسرے دُنیا دار لوگ روپیہ پیسہ جوڑ کر رکھ سکتے ہیں بشرطیکہ اس کی زکوٰۃ دیتے رہیں۔ متعدد صحابہ رضؓ نے روپیہ جمع کیا اور چھوڑا)

هُمُ الَّذِیْنَ لَا یَسْتَرْقُوْنَ وَلَا یَکْتَوُوْنَ۔ وہ لوگ ہیں جو نہ منتر کرتے ہیں (جھاڑ پھونک) نہ داغ دیتے ہیں (بلکہ اپنے مالک پر بھروسہ کرتے ہیں، اسی کو شافیِ مُطلق سمجھتے ہیں)۔

حَتّٰی اِذَا بَلَغَتِ الْجَوَّ وَجَاوَزَتِ الْکَوَّ۔ جب بیچ آسمان میں آجاتا ہے یعنی سُورج اور نصف النہار سے بڑھ جاتا ہے۔

لَا بَأْسَ بِالصَّلٰوةِ فِیْ مَسْجِدٍ حِیْطَانُهٗ کِوَاءٌ۔ اس مسجد میں نماز پڑھنا درست ہے جس کی دیواروں میں روزن ہوں۔

اِبْنُ الْکَوَّاءِ۔ ایک خارجیوں کا سردار ہے۔

باب الکاف مع الہاء

کَهْرٌ۔ گھرکنا، جھڑکنا، ہنسنا، ترش رُوئی سے پیش آنا ذلیل سمجھ کر، بلند ہونا، سخت ہونا، دامادی کا رشتہ پیدا کرنا۔

فَبِاَبِیْ هُوَ وَاُمِّیْ مَا ضَرَبَنِیْ وَلَا شَتَمَنِیْ وَلَا کَهَرَنِیْ۔ میرے ماں باپ آپ پر صدقہ نہ آپ نے مجھ کو مارا نہ گالی دی نہ جھڑکا نہ ترش رُوئی سے پیش آئے۔ یہ معاویہ بن حکم نے آں حضرتؐ کا حال بیان کیا جب انھوں نے عین نماز میں بات کی اور صحابہ رضؓ نے رانوں پر ہاتھ مار کر اُن کو چُپ رہنے کا اشارہ کیا۔ اِس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ نادانستہ اگر کوئی نماز میں بات کرلے اس کو یہ مسئلہ معلوم نہ ہو کہ نماز میں بات کرنا منع ہے یا بھولے سے ایسا کرے تو نماز باطل نہ ہوگی۔ اہلِ حدیث کا یہی قول ہے اسی طرح اگر کوئی یہ سمجھ کر کہ نماز پوری ہوگئی ہے، بات کرلے، بعد کو معلوم ہو کہ نماز کی ایک دو رکعتیں ابھی باقی ہیں تو باقی نماز پڑھ لے اور جس قدر پڑھ چکا تھا، وہ باطل نہ ہوگی۔ ذوالیدین کی حدیث اس کی دلیل ہے)۔

اِنَّهُمْ کَانُوْا لَا یُدَعُّوْنَ عَنْهُ وَلَا یُکْهَرُوْنَ۔ آں حضرتؐ کے سامنے سے نہ لوگ دھکیلے جاتے نہ ان کو جھڑکا جاتا (یہ لفظ غریب ہے اور مسلم کے ایک طریق میں ہے اکثر روایتوں میں لَا یُکْرَهُوْنَ ہے اکراہ سے یعنی ان پر زبردستی نہ کی جاتی)۔

ایک قرأت سورۂ والضحٰی میں وَاَمَّا الْیَتِیْمَ فَلَا تَکْهَرْ ہے معنی وہی ہیں جو فَلَا تَقْهَرْ کے ہیں یعنی یتیم کو مت جھڑک۔

کَهْلٌ۔ ادھیڑ (جس کی جوانی ختم ہوگئی ہو یعنی سِن نمو گزر گیا ہو یا جس کی عمر تیس سال سے متجاوز ہو یا چونتیس سال سے اکاون سال تک، اُس کے بعد شیخ ہے اس کی جمع کَهْلُوْنَ یا کُهُوْلٌ یا کِهَالٌ یا کُهْلَانٌ یا کُهَّلٌ ہے)۔

کُهُوْلَةٌ۔ کہل ہونا۔

مُکَاهَلَةٌ۔ نکاح کرنا، شادی کرنا۔

اِکْتِہَالٌ۔ کہل ہونا۔

کَاہِلٌ۔ پشت کا بالائی حصّہ جو گردن کے قریب ہے یعنی مونڈھوں کے درمیان اور قوم کا سردار اور شدید الغضب (عرف عام میں جو کاہل کو بہ معنی سست استعمال کرتے ہیں اس کی تائید لغت سے نہیں ہوتی)۔

ھٰذَانِ سَیِّدَا کُھُوْلِ اَھْلِ الْجَنَّۃِ۔ ابوبکرؓ اور عمرؓ دونوں ادھیڑ بہشتیوں کے سردار ہیں (یعنی جو لوگ ادھیڑ عمر میں دنیا سے گزر جائیں ان سب کے بہشت میں سردار یہ دونوں صاحب ہوں گے)۔

ھٰذَانِ سَیِّدَا کُھُوْلِ الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ یہ دونوں شخص یعنی ابوبکرؓ اور عمرؓ اگلے اور پچھلے ادھیڑ لوگوں کے سردار ہیں (بعضوں نے کہا کُھُوْل سے مراد وہ لوگ ہیں جو حلیم اور عاقل ہوں۔ عرب لوگ کہتے ہیں: اِکْتَھَلَ النَّبْتُ۔ یہ گھاس لمبائی کی حد تک پہنچ گئی اب زیادہ لمبی نہیں ہوگی۔)

اِنَّ رَجُلًا سَأَلَہُ الْجِھَادَ مَعَہٗ فَقَالَ ھَلْ فِیْ اَھْلِکَ مِنْ کَاھِلٍ۔ ایک شخص نے آں حضرت سے درخواست کی جہاد میں آپ کے ساتھ شریک ہونے کی آپ نے فرمایا، تیرے گھر والوں میں کوئی بڑی عمر والا اور ہے؟ (جو بال بچوں کی خبر گیری کر سکے۔ اُس نے عرض کیا جی نہیں، سب چھوٹے چھوٹے بچے ہیں۔ تب آپ نے فرمایا، جا! اُن ہی میں جہاد کر (یعنی ان کی خبر گیری اور پرورش کر۔ عرب لوگ کہتے ہیں: فُلَانٌ کَاھِلُ بَنِیْ فُلَانٍ۔ یعنی وہ فلاں لوگوں کا معتمد علیہ اور نگران اور خبر گیر ہے۔ بعضوں نے کہا عرب لوگ اُس شخص کو جو کسی کے بال بچوں کی خبر گیری کے لئے گھر میں رہ جائے کَاھِن کہتے ہیں، تو شاید نون لام سے بدل گیا یا راوی نے غلطی سے کَاھِن کو کَاھِل کہدیا)۔

اَلْاَزْدُ کَاھِلُھَا۔ ازد کا قبیلہ اُن کا سنبھالنے والا اور سردار۔

وَقْتُ الْعِشَاءِ اِذَا غَابَ الشَّفَقُ اِلٰی اَنْ تَذْھَبَ کَوَاھِلُ اللَّیْلِ۔ عشاء کی نماز کا وقت شفق ڈوب جانے سے اُس وقت تک ہے، جب رات کے ابتدائی حصّے گزر جائیں (یعنی آدھی رات تک۔ رات کے حصّوں کو اونٹوں سے تشبیہ دی جو چل رہے ہوں، اُن کی گردنیں آگے ہوتی ہیں اور پُٹھے پیچھے ہوتے ہیں)

وَقَرَّرَ الرُّؤُسَ عَلٰی کَوَاھِلِھَا اور سروں کو اُن کے مونڈھوں پر قائم رکھا (لوگوں کو لڑنے اور ایک دوسرے کو قتل کرنے نہ دیا)۔

اَتَیْتُکَ وَاَمْرُکَ کَحُقِّ الْکَھُوْلِ (عمرو بن عاصؓ نے معاویہؓ سے کہا) میں تمہارے پاس اس وقت آگیا جب تمہارا کام مکڑی کے جال کی طرح بودا تھا (بعضوں نے کَحُقِّ الْکَھْوَلِ روایت کیا ہے معنی وہی ہیں کَھْوَل مکڑی کو کہتے ہیں۔ ایک روایت میں کَحُقِّ الْکَھْدَلِ ہے اس کے معنی وہی ہیں۔ بعضوں نے کہا حُقُّ الْکَھْدَلِ کے معنی بڑھیا کی چھاتی۔ مطلب یہ ہے کہ تمہاری خلافت اور امارت بالکل بودی ہو رہی تھی میرے آجانے سے جمی اور مضبوط ہوئی)۔

اِنْ حَمَلْتَ النَّاسَ عَلٰی کَاھِلِکَ اَوْشَکَ اَنْ یَّصْدَعُوْا شَعْبَ کَاھِلِکَ۔ اگر تو لوگوں کو اپنے مونڈھے پر لادتا رہے تو قریب ہے کہ وہ تیرے مونڈھے کے بیچ کا مقام توڑ دیں گے (اتنا بوجھ تجھ پر لادیں گے جو تجھ سے اٹھ نہ سکے گا مونڈھا ٹوٹ جائے گا)۔

کَانَ عُنُقُہٗ اِلٰی کَاھِلِہٖ اِبْرِیْقَ فِضَّۃٍ۔ آنحضرتؐ کی گردن دونوں مونڈھوں کے درمیانی حصّے تک ایسی چمکتی اور صاف تھی گویا چاندی کی صُراحی ہے۔

کَاھِلٌ۔ ایک قبیلہ کا بھی نام ہے۔

کَھْکَھَۃٌ۔ حرارت، شیر کی یا اونٹ کی آواز، قہقہہ

اِنَّہٗ کَانَ قَصِیْرًا اَضْعَرَ کُھَاکِھًا۔ حجاج بن

یوسف پست قد، کج گردن تھا۔ دُور سے دیکھو تو معلوم ہوتا تھا کہ ہنس رہا ہے حالانکہ ہنستا نہ تھا۔

کُهَاکِه۔ وہ شخص جس کو تو دیکھے تو ہنستا ہوا معلوم ہو پر وہ ہنستا نہ ہو۔

کَهْمٌ۔ بودا کر دینا، ضعیف کر دینا۔

کَهَامَةٌ اور کُهُوْمٌ۔ ضعیف ہونا، کُند ہونا۔

اِکْهَامٌ۔ تھک جانا، رقیق ہونا۔

رَجُلٌ کَهَامٌ۔ سست، ضعیف، بے خبر مرد۔

تَکَهُّمٌ۔ ٹھٹا کرنا، مسخرگی کرنا (شاید یہ مقلوب ہے تَهَکُّمٌ۔ کا جو بمعنی مسخریہ اور استہزا ہے)

فَجَعَلَ یَتَکَهَّمُ بِهِمْ۔ وہ لگا اُن سے ٹھٹا کرنے (نہایہ میں ہے کہ تکھم شر کرنا اور شر میں گھس پڑنا)۔

اِنَّ سَیْفَكَ کَهَامٌ (ابوجہل نے جو زخمی ہو کر پڑا تھا عبداللہ بن مسعودؓ سے کہا جو اس کا سر کاٹنا چاہتے تھے۔ میری تلوار لے لو) تمہاری تلوار تو کُند ہے (اس سے دیر میں گلا کٹے گا، مجھ کو سخت تکلیف ہوگی)۔

کَهَانَةٌ۔ غیب کی بات یا آئندہ ہونے والی بات بتانا۔

مُکَاهَنَةٌ۔ بخشش کرنا۔

تَکَهُّنٌ یا تَکْهِیْنٌ بمعنی کَهَانَةٌ ہے۔

کَاهِنٌ۔ فصیح اور جو کوئی مسجّع اور مقفّٰی کلام کیا کرے اور جو کنکریاں پھینک کر لوگوں کے حال بتائے اور جو آئندہ ہونے والی باتیں بتائے اور علم غیب اور اسرار کا دعویٰ کرے (کلیات میں ہے کہ کَاهِنٌ جو گزشتہ باتیں بتلائے اور عَرَّافٌ جو آئندہ ہونے والی باتیں بتلائے۔ بعضوں نے کہا کہانت عرب کے ملک میں آں حضرتؐ کی بعثت سے پہلے تھی شیطان آسمان پر جا کر فرشتوں کی باتیں سُن کر آتے تھے اور اپنے دوستوں کو اُن میں سو جھوٹ ملا کر بتلاتے۔ یہ مضمون خود ایک حدیث میں وارد ہے)۔

کَهِیْنٌ۔ شنیع اور قبیح، بدصورت (جیسے مَهِیْنٌ ذلیل اور خوار)

نَهٰی عَنْ حُلْوَانِ الْکَاهِنِ۔ آں حضرتؐ نے نجومی کی مٹھائی یعنی جو اُس کو کہانت کے بدلے ملے، منع فرمایا (وہ حرام مال ہے جو حرام اور خبیث کام کے بدلے حاصل ہوا۔ جیسے رنڈی کی خرچی اور سُود کا روپیہ)۔

مَنْ اَتٰی کَاهِنًا۔ یعنی جو کوئی کاہن کے پاس جائے اس کی بات سچ مانے وہ اس شریعت سے بیزار ہو گیا (الگ ہو گیا) جو محمدؐ پر اُتری یہ کاہن اور عراف اور منجم سب کو شامل ہے)۔

کَاهِنٌ کی جمع کَهَنَةٌ اور کُهَّانٌ آئی ہے۔

مَا اَحْسَنَ الْکِهَانَةَ (بکسرہ و فتحہ کاف) کہانت کیا اچھی ہے۔

سُئِلَ عَنِ الْکِهَانَةِ فَقَالَ لَیْسُوْا بِشَیْءٍ۔ آپ سے پوچھا گیا کہ کاہن لوگ کیسے ہیں؟ آپ نے فرمایا وہ کوئی چیز نہیں ہیں (اُن کی بات پر ہرگز اعتبار نہ کرنا چاہیے)

مَنْ اَتٰی حَائِضًا اَوْ اِمْرَاَةً فِیْ دُبُرِهَا اَوْ اَتٰی کَاهِنًا فَقَدْ کَفَرَ۔ جو شخص حائضہ عورت سے جماع کرے یا عورت کے دبر میں دخول کرے یا کاہن کے پاس جائے (اس سے غیب کی باتیں پوچھے) تو وہ کافر ہو گیا (یہاں کفر سے مُراد فسق ہے یعنی اس نے اللہ کی نعمتوں کی ناشکری کی، البتہ اگر کاہن کی تصدیق کرے اس کو سچا سمجھے تب تو حقیقتاً کافر ہو جائے گا اسلام سے نکل جائے گا۔ کذا فی مجمع البحار)۔

اِنَّمَا هٰذَا مِنْ اِخْوَانِ الْکُهَّانِ۔ یہ تو کاہنوں کا بھائی معلوم ہوتا ہے (جیسے کاہن جھوٹی اور بناوٹی باتوں کو عمدہ اور مسجع عبارتوں سے بیان کرتے ہیں تاکہ لوگوں کے دل پر ان کا اثر ہو ویسا ہی اس شخص کا بھی حال ہے جس نے خلافِ حکمِ شرع یہ کہا تھا کیف نَدٰی من لا شرب ولا اکل ولا استهل ومثل

ذٰلک یطل یعنی ہم اس بچہ کی دیت کیسے دیں جس نے نہ کھایا نہ پیا نہ آواز نکالی (رویا) ایسا بچہ تو لے کا رہے۔ (مجمع البحار میں ہے کہ آں حضرت ﷺ نے ایسی مسجع عبارت پر اس لئے انکار کیا کہ وہ ایک امر باطل اور مخالف شرع کی ترویج کے لئے کہی گئی تھی لیکن نفسِ سجع اپنے مناسب اور موزوں محل میں منع نہیں ہے خود قرآن شریف میں موجود ہے)

يَخْرُجُ مِنَ الْكَاهِنَيْنِ رَجُلٌ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ لَا يَقْرَأُ أَحَدٌ قِرَاءَتَهُ۔ کاہنوں میں سے (یعنی بنی قریظہ اور بنی نضیر کی قوم میں سے) ایک شخص نکلے گا جو قرآن کی ایسی قرأت کرے گا کہ ویسی کوئی نہ کرسکے گا (علماء نے کہا ہے اس سے مراد محمد بن کعب قرظی ہیں جو قرآن کے بڑے قاری اور مفسر تھے اور بنی قریظہ اور بنی نضیر کو جو یہود کے قبیلے تھے۔ کاہن اس لئے کہا کہ اس میں کچھ لوگ کہانت کا دعویٰ کرتے ہوں گے یا کاہن سے صاحب علم اور فہم مراد ہے اور عرب لوگ متبحر عالم کو بھی کاہن کہتے تھے اور بعضے منجم اور طبیب کو بھی)۔

فَلَمَّا بُعِثَ وَحُرِسَتِ السَّمَاءُ بَطَلَتِ الْكَهَانَةُ جب آں حضرت ﷺ پیغمبر بناکر دنیا میں بھیجے گئے اور آسمان پر چوکیداری ہوگئی (فرشتوں کا پہرہ مقرر ہوا) تو کہانت موقوف ہوگئی۔

كُهُوْءٌ۔ بوڑھا ہونا، سانس لینا منہ کھول کر۔

إِنَّ مَلَكَ الْمَوْتِ قَالَ لِمُوسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ وَهُوَ يُرِيْدُ قَبْضَ رُوْحِهِ كَهْ فِيْ وَجْهِيْ فَفَعَلَ فَقَبَضَ رُوْحَهُ۔ موت کے فرشتے (حضرت عزرائیل ع) نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کہا وہ ان کی جان نکالنا چاہتے تھے، ذرا تم میرے سامنے منہ کھول کر سانس لو۔ انھوں نے ایسا ہی کیا حضرت عزرائیل ع نے ان کی روح قبض کرلی (ایک روایت میں کَہْ ہے یہ کَاهَ یَکَاهُ سے امر کا صیغہ ہے معنی وہی ہیں)۔

كَهِيَ۔ منہ پر چھائیں ہونا، گندہ دہن ہونا، ٹھوس ہونا

شگاف نہ ہونا، نامرد ہونا، ناتوان ہونا۔

مُكَاهَاةٌ۔ فخر کرنا۔

إِكْهَاءٌ۔ باز رہنا۔

إِكْتِهَاءٌ۔ مرعوب ہونا، ڈرنا۔

جَاءَتْهُ امْرَأَةٌ فَقَالَتْ فِيْ نَفْسِيْ مَسْأَلَةٌ وَأَنَا أَكْتَهِيْكَ أَنْ أُشَافِهَكَ بِهَا فَقَالَ أَكْتُبِيْهَا فِيْ بِطَاقَةٍ۔ عبداللہ بن عباس رض کے پاس ایک عورت آئی کہنے لگی، میرے دل میں ایک بات ہے جس کو میں پوچھنا چاہتی ہوں مگر تمھاری شان وشوکت دیکھ کر مجھ کو زبانی تم سے پوچھنے کی جرأت نہیں ہوتی۔ عبداللہ نے کہا ایسا کر ایک پرچہ میں لکھدے (یعنی لکھ کر پوچھ لے اگر زبان سے پوچھنے میں میرا رعب تجھ پر طاری ہوتا ہے) اَکْہٰی اور کَہِیَ نامرد ہو بزدل ہوا جیسے اِکْتَہٰی)۔

باب الکاف مع الیاء

كَيْأٌ وَكِيَاءَةٌ۔ ہیبت زدہ ہونا، مرعوب ہونا، نامرد ہونا

إِكَاءَةٌ۔ مرعوب ہوکر خالی لوٹ آنا جس کام کے لئے گیا وہ نہ کرنا

كَيْئَةٌ۔ ضعیف، ناتوان۔

كَأْكَأَةٌ اور تَكَأْكُؤٌ۔ ہجوم کرنا جمع ہونا۔

كَيْئٌ اور كَيْئَةٌ۔ ہیبت زدہ ہونا، مرعوب ہونا

كَيْتَ وَكَيْتَ۔ ایسا ایسا (معنی كَذَا كَذَا اور ذَيْتَ وَذَيْتَ بعضوں نے کہا كَيْتَ كَيْتَ باتوں اور اخبار کے لئے مستعمل ہوتا ہے اور ذَيْتُ ذَيْتَ افعال کے لئے

اَلْكَيَاتُ۔ عقلمند لوگ (یہ جمع ہے كَيِّسْ کی جیسے اَكْيَاسْ اور سین کو تا سے بدل دیا)۔

بِئْسَ مَا لِأَحَدِكُمْ أَنْ يَقُوْلَ نَسِيْتُ آيَةَ كَيْتَ وَكَيْتَ۔ یہ برا ہے کہ تم میں سے کوئی یوں کہے میں فلاں فلاں آیتیں بھول گیا۔

كَيْحٌ۔ چھپنا۔

اِکَاحَۃٌ۔ ہلاک کرنا۔

کَیْحٌ غَلِیْظٌ ـــــ کیح، سختی اور غلاظت۔

تَوَجَّدَہٗ فِیْ کَیْحٍ یُصَلِّیْ۔ انھوں نے حضرت یونسؑ کو دیکھا وہ پہاڑ کے دامن میں نماز پڑھ رہے تھے۔

کَیْحٌ اور کَاحٌ پہاڑ کے نشیبی حصّے کو بھی کہتے ہیں۔

کَیْدٌ۔ مکر کرنا، فریب کرنا (جیسے مَکِیْدَۃٌ ہے) لڑنا، علاج کرنا، چقماق سے آگ نکلنا، قے کرنا، خوب چیخنا، حائضہ ہونا، دم چھوڑنا۔

مُکَایَدَۃٌ۔ مکر کرنا (جیسے تَکَایُدٌ اور اِکْتِیَادٌ ہے)۔

اِنَّہٗ دَخَلَ عَلٰی سَعْدٍ وَّھُوَ یَکِیْدُ بِنَفْسِہٖ۔ آنحضرتؐ سعدؓ کے پاس گئے وہ اپنا دم چھوڑ رہے تھے (مرنے کے قریب تھے)۔

تَخْرُجُ الْمَرْاَۃُ اِلٰی اَبِیْھَا یَکِیْدُ بِنَفْسِہٖ۔ عورت اپنے باپ کو دیکھنے کے لئے نکل سکتی ہے جب وہ دم چھوڑ رہا ہو (گو خاوند کی اجازت نہ ملے)۔

اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ غَزَا غَزْوَۃً کَذَا فَرَجَعَ وَلَمْ یَلْقَ کَیْدًا۔ آنحضرتؐ فلاں لڑائی میں تشریف لے گئے لیکن خالی لوٹ آئے (وہاں لڑائی نہیں ہوئی)۔

اِنَّ عَلَیْھِمْ عَارِیَۃَ السِّلَاحِ اِنْ کَانَ بِالْیَمَنِ کَیْدٌ ذَاتُ غَدْرٍ۔ نجران کے نصاریٰ کو مسلمانوں کو عاریت کے طور پر ہتھیار دینا ہوں گے اگر یمن میں کوئی دغابازی کی لڑائی آن پڑے (شرائطِ صلح میں ایک شرط یہ بھی تھی کہ اگر یمن میں مسلمانوں کو جنگ کرنا پڑے تو نجران کے نصاریٰ مستعار طور پر مسلمانوں کو ہتھیار دیں)۔

مَا تَرٰی لَکَ فِیْ عُقُوْلٍ کَادَھَا خَالِقُھَا۔ تم کیا سمجھتے ہو جن عقلوں کو عقلوں کے خالق یعنی پروردگار نے تباہ کرنا چاہا ہو۔

تِلْکَ عُقُوْلٌ کَادَھَا بَارِئُھَا۔ یہ وہ عقلیں ہیں جن کو اُن کے خالق نے تباہ کرنا چاہا ہے (مثل مشہور ہے کہ جب خدا کسی قوم کو تباہ کرنا چاہتا ہے تو اس کی عقل اَوندھی کر دیتا ہے وہ اپنے فائدے اور نقصان کو نہیں سمجھ سکتی آخر برباد ہو جاتی ہے)۔

نَظَرَ اِلٰی جَوَارٍ وَقَدْ کِدْنَ فِی الطَّرِیْقِ فَاَمَرَ اَنْ یُّنَحَّیْنَ۔ انھوں نے چند چھوکریوں کو دیکھا جن کو راستہ میں حیض آ گیا تھا تو کہا ان کو الگ ہٹا دو۔

اِذَا بَلَغَ الصَّائِمُ الْکَیْدَ اَفْطَرَ۔ اگر روزہ دار شخص قے کو (جو منہ میں آ گئی ہو) پھر نگل جائے تو اس کا روزہ ٹوٹ جائے گا۔

یَکِیْدَانِ بِہٖ۔ دونوں اس کے ساتھ مکر کر رہے ہیں۔

مَا کَانَتْ قُرَیْشٌ تَکِیْدُ۔ قریش کے لوگ مکر نہیں کرتے تھے۔

لَا یَکِیْدُ اَھْلَ الْمَدِیْنَۃِ۔ مدینہ والوں سے مکر اور فریب کرے (اُن کو ستائے تو وہ نمک کی طرح گھل جائے گا)۔

اَعُوْذُ بِکَ مِنْ کَیْدِ الشَّیْطَانِ۔ تیری پناہ شیطان کے مکر اور فریب سے۔

کَادَتِ الْمَرْاَۃُ۔ عورت کو حیض آ گیا۔

کِیْرٌ۔ بھٹی یا لوہار کا بھتہ یعنی چمڑے کا دھونکنا جس سے آگ دھونکتا ہے۔

کِیَادٌ۔ دُم اُٹھا کر کمر میں لگانا۔

کَارٌ۔ پیشہ، حرفہ (اصل میں یہ فارسی لفظ ہے اس کی جمع کَارَاتٌ ہے)۔

کُوْرٌ۔ لوہار کی بھٹی جو مٹی سے بنائی جاتی ہے۔

مَثَلُ الْجَلِیْسِ السُّوْءِ مَثَلُ الْکِیْرِ۔ برے ہم نشین کی مثال لوہار کی بھٹی یا بھتے کی سی ہے (جو کوئی بھٹی کے پاس بیٹھے گا یا تو اس کے کپڑے جل جائیں گے یا کم سے کم بدبو اور دھوئیں سے پریشان ہوگا۔ بری صحبت زہرِ قاتل ہے اس کا اثر کچھ نہ کچھ ضرور ہوتا ہے)۔

اَلْمَدِیْنَةُ کَالْکِیْرِ۔ مدینہ طیبہ لوہار کی بھٹی کی طرح ہے (جیسے بھٹی میں ڈالو تو لوہے کا میل کچیل نکل جاتا ہے اسی طرح مدینہ بھی برے آدمیوں کو نکال باہر کرتا ہے مدینہ طیبہ میں وہی شخص جم کر رہ سکتا ہے جو نیک اور صالح ہو یہ تجربہ سے معلوم ہوگیا ہے۔ بعضوں نے کہا یہ خاص آنحضرت کے عہد مبارک میں تھا۔ جب مدینہ کے لوگ تنگدستی اور پریشانی میں مبتلا تھے تو اُن کے ساتھ وہی صبر کرتا جو سچا مومن ہوتا جو کوئی دنیا کی طمع میں آتا تو وہ چند روز رہ کر نکل بھاگتا)۔

اَلْمُنَافِقُ یَکْبِرُ فِیْ هٰذِهٖ مَرَّةً وَّ فِیْ هٰذِهٖ مَرَّةً منافق اس گھوڑے کی طرح ہے جو دم اٹھائے ہوئے کبھی ادھر بھاگتا ہے کبھی اُدھر بھاگتا ہے (ایک روایت میں یَکْبِنُ ہے اس کا ذکر اوپر گزر چکا)۔

اَلْحَجُّ وَالْعُمْرَةُ یَنْفِیَانِ الْفَقْرَ کَمَا یَنْفِی الْکِیْرُ خَبَثَ الْحَدِیْدِ۔ حج اور عمرہ محتاجی کو اس طرح دور کرتے ہیں جیسے بھٹی لوہے کے میل کچیل کو نکال دیتی ہے۔

کَیْسٌ یا کِیَاسَةٌ۔ جماع کرنا، ظریف ہونا، عقلمند ہونا، چترا ہونا

کَاسَ فُلَانًا۔ چترائی میں اس پر غالب ہوا۔

تَکْیِیْسٌ۔ تھیلی میں رکھنا یعنی کیسہ میں، عقلمند بنانا۔

مُکَایَسَةٌ۔ چترائی میں مقابلہ کرنا۔

اِکْیَاسٌ اور اِکَاسَةٌ۔ عقلمند اولاد پیدا ہونا۔

تَکَیُّسٌ۔ ظریف ہونا، عقلمند ہونا۔

اَلْکَیِّسُ مَنْ دَانَ نَفْسَهٗ وَعَمِلَ لِمَا بَعْدَ الْمَوْتِ۔ عقلمند وہ ہے جو اپنے نفس کی سیاست کرے (اس کو بری باتوں سے روکتا رہے اس کی نگرانی رکھے) اور مرنے کے بعد جو اعمال کام آئیں گے ان کو بجا لائے (موت کا سامان تیار کرتا رہے)۔

اَیُّ الْمُؤْمِنِیْنَ اَکْیَسُ۔ مسلمانوں میں کون عاقل ہے۔

فَاِذَا قَدِمْتُمْ فَالْکَیْسَ الْکَیْسَ۔ جب تم مدینہ پہنچو تو خوب خوب جماع کرو (اولاد نکالو یہ عقلمندی کی بات ہے)۔

فَاِذَا قَدِمْتَ فَالْکَیْسَ الْکَیْسَ۔ جابر جب تو مدینہ پہنچے تو خوب خوب جماع کیجیو یا خوب ہوشیار رہیو (ایسا نہ ہو کہ حیض کی حالت میں جماع کرنے لگے)۔

اَتَرَانِیْ اِنَّمَا کِسْتُكَ لِاٰخُذَ جَمَلَكَ۔ جابر کیا تو یہ سمجھتا ہے کہ میں نے تجھ سے چالاکی کرکے تیرا اونٹ لے لینا چاہا (عرب لوگ کہتے ہیں کَایَسَنِیْ فَکِسْتُهٗ اس نے مجھ سے چترائی کرنی چاہی، میں اس پر غالب آیا چترائی میں)

اِذَا کَانَتْ کَیِّسَةً۔ جب وہ چتری اور ہوشیار ہو (مرد کے ساتھ نہانے میں آداب اور احتیاط کو ملحوظ رکھے)۔

وَکَانَ کَیِّسَ الْفِعْلِ۔ کام کاج میں ہوشیار تھے (ہر ایک سے مہربانی اور نرمی سے پیش آتے)۔

اَمَا تَرَانِیْ کَیِّسًا مُکَیَّسًا۔ کیا تم مجھ کو عقلمند اور دانا نہیں سمجھتے۔

مُکَیَّسٌ۔ جو دانائی کے ساتھ مشہور ہو۔

هٰذَا مِنْ کِیْسِ اَبِیْ هُرَیْرَةَ۔ یہ ابوہریرہ رض کی تھیلی سے نکلا ہے (یعنی ان کے ذہن اور دماغ سے نہ بطریق روایت کے)۔

وَلٰکِنْ عَلَیْكَ بِالْکَیْسِ۔ تجھ کو چالاکی اور ہوشیاری ضروری ہے (ہر کام میں احتیاط اور دور اندیشی اور انجام بینی لازم ہے اس پر بھی اگر کوئی مصیبت آن پڑے تو حَسْبِیَ اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ کہہ یہ نہیں کہ خود ہی بے وقوفی اور حماقت کرے، سستی اور کسالت اپنا شیوہ بنائے۔ پھر اس پر آفت میں پھنسے تو حَسْبِیَ اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ کہے یہ آں حضرت نے اس وقت فرمایا جب ایک شخص مقدمہ ہار گیا اور اپنی بیوقوفی سے ہارا ہوا روپیہ دیا، لیکن اس کی رسید نہ لی نہ کسی کو گواہ

کیا۔ آخر مدعی نے چالاکی سے اُس پر دعویٰ کردیا اور ڈگری حاصل کرلی)۔

حَتَّى الْعَجْزُ وَالْكَيْسُ۔ سب کام تقدیر الٰہی سے ہوتے ہیں یہاں تک کہ نادانی اور دانائی یا بھد اپن اور چالاکی (مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کو ہر ایک چیز کا ازل سے علم تھا اور اس نے جو تقدیر کیا ہے وہی ہوگا، لیکن انسان کا یہ کام نہیں کہ تقدیر پر بھروسا کرکے بیٹھ جائے اور تدبیر چھوڑ دے بلکہ ہر ایک طرح کی تدبیر کرکے سب سامان چوکس کرکے اللہ پر بھروسا رکھے یہ نہ سمجھے کہ ہماری تدبیر سے ہمارا کام ہو جائے گا)

مَا زَالَ سِرُّنَا مَكْتُومًا حَتّٰى صَارَ فِي وَلَدِ كَيْسَانَ۔ ہمارا راز ہمیشہ پوشیدہ رہا یہاں تک کہ دغابازوں کے ہاتھ میں گیا انھوں نے ظاہر کردیا۔

كَيْسَان۔ مختار کا لقب تھا۔

كَيْسَانِيَّة۔ شیعوں کا وہ فرقہ جو محمد بن حنفیہ کی امامت کا قائل ہے، یہ مختار سے نکلا ہے۔

كَيْعٌ یا كَيْعُوعَةٌ۔ ڈرنا، بزدلی کرنا۔

كَائِعٌ اور كَاعٌ۔ ڈرنے والا، نامرد، بزدل، اس کی جمع كَاعَةٌ ہے)۔

مَا زَالَتْ قُرَيْشٌ كَاعَةً حَتّٰى مَاتَ أَبُوطَالِبٍ۔ جب تک ابوطالب زندہ رہے قریش کے لوگوں کو یہ جرأت نہیں ہوئی کہ آں حضرتؐ کو ستائیں (ابوطالب کا رعب ایسا تھا کہ قریش بزدل رہے آنحضرتؐ کو ایذا دینے کا دم خم نہ ہوا۔ جب ابوطالب مر گئے تو شیر ہو گئے (ایک روایت میں كَاعَةٌ بہ تشدید عین)

اَلْمُؤْمِنُ يَكِيعُ عَنِ الْخَنَا وَالْجَهْلِ۔ مومن فحش اور جہالت کے کاموں سے ڈرتا ہے (اس کو برے کام پر دلیری اور جرأت نہیں ہوتی اس لئے کہ اس کو خدا کا ڈر ہوتا ہے اور کافر کو ایسے کاموں پر جرأت ہوتی ہے)

مَنْ مِنْكُمْ تَطِيبُ نَفْسُهُ أَنْ يَأْخُذَ جَمْرَةً فِي كَفِّهِ فَيُمْسِكَهَا حَتّٰى تَطْفَأَ فَقَالَ فَكَاعَ النَّاسُ كُلُّهُمْ۔ (امام زین العابدینؓ نے فرمایا) تم میں سے کون ایسا ہے جو اس سے خوش ہو کہ اپنی ہتھیلی سے ایک چنگاری تھامے پھر اس کو بجھنے تک لئے رہے یہ سنکر سب لوگ ڈر گئے (کسی کی جرأت نہیں ہوئی کہ آگ کی چنگاری ہاتھ میں لئے رہنا)۔

كَيْفٌ۔ کاٹنا۔

تَكْيِيفٌ۔ خوب کاٹنا۔

تَكَيُّفٌ۔ سرور میں ہونا، نشہ میں ہونا، کیفیت ہونا، کم کرنا۔

اِنْكِيَافٌ۔ کٹ جانا۔

كَيْفَ۔ اور کَیْ کیونکر، کیسا، جیسا۔

كَيْفَ وَقَدْ قِيلَ۔ اب تو اُس عورت کو کیسے رکھ سکتا ہے جب یہ بات کہی گئی کہ وہ تیری رضاعی بہن ہے (گو حسب قاعدہ دو مردوں یا ایک مرد اور دو عورتوں کی شہادت سے رضاعت کا ثبوت نہیں ہوا صرف ایک عورت کہتی ہے کہ میں نے تم دونوں کو دودھ پلایا ہے مگر احتیاط یہ ہے کہ تو اس عورت سے جدا ہوجا۔ اس حدیث سے امام احمدؒ نے دلیل لی ہے کہ رضاعت صرف مرضعہ کی شہادت سے ثابت ہو جاتی ہے)۔

كَيْفَ صَلٰوةُ الرَّجُلِ۔ اُس شخص کی نماز کیونکر ہو سکتی ہے۔ قَالَ مَثْنٰى مَثْنٰى۔ کہا دو دو رکعت کرکے۔

كَيْفَ بِكُمْ إِذَا غَدَا أَحَدُكُمْ فِي حُلَّةٍ۔ اس دن تمہارا کیا حال ہوگا جب تم میں کوئی صبح کو ایک جوڑا کپڑے کا بدلے گا اور شام کو ایک دوسرا جوڑا (ایوننگ ڈریس الگ ہوگا مارننگ ڈریس الگ یعنی تم مالدار ہو جاؤ گے۔ یہ حدیث آں حضرتؐ نے اس وقت فرمائی

جب مصعب بن عمیرؓ کو ایک پیوند لگا ہوا کپڑا پہنے دیکھا حالانکہ وہ مکہ میں الدار لوگوں میں سے تھے پھر شہید ہوئے تو کفن کے لئے بھی پورا کپڑا نہ ملا)

فَكَيْفَ اَنْتُمْ ۔ تم اُس وقت کیسے حال میں ہو گے

فَكَيْفَ نُصَلِّيْ عَلَيْكَ ۔ ہم آپ پر درود کیونکر بھیجیں۔

اَمَّا مَا ذَكَرْتَ مِنْ رَجَبٍ فَكَيْفَ بِمَنْ يَصُوْمُ الْاَبَدَ ۔ تم رجب کے روزوں کا جو ذکر کرتے ہو تو اس کا کیا حال ہوگا جو ہمیشہ روزہ رکھتا ہے۔

كَيْفَ اَصِفُ رَبِّيْ بِالْكَيْفِ وَالْكَيْفُ مَخْلُوْقٌ وَاللّٰهُ لَا يُوْصَفُ بِخَلْقِهٖ ۔ میں اپنے پروردگار کے صفات کی کیفیت کیسے بیان کروں، کیفیت تو اللہ کی پیدا کی ہوئی ایک چیز ہے اور پروردگار اپنی مخلوق کی صفات سے موصوف نہیں ہوتا (نہ اُس کی ذات کی کیفیت بیان کرسکتے ہیں نہ صفات کی بس جتنا اللہ اور رسول نے فرمایا اس کو دل وجان سے مان لیتے ہیں اس میں چون وچرا نہیں کرتے)۔

كَيْفَ اَصِفُهٗ بِكَيْفٍ وَّهُوَ الَّذِيْ كَيَّفَ الْكَيْفَ میں پروردگار کی کیفیت کیسے بیان کروں اسی نے تو کیفیت کو پیدا کیا۔

كَيْفَ اَنْتُمْ وَاِمَامُكُمْ مِنْكُمْ ۔ اُس دن تمہارا کیا حال ہوگا جب تمہارے امام تم ہی لوگوں میں سے ہوں گے۔

كَيْلٌ یا مَكَالٌ یا مَكِيْلٌ ۔ ناپنا گز سے ہو یا پیمانہ سے۔

تَكْيِيْلٌ ۔ ناپنا۔

كَيُّوْلٌ ۔ نامرد، آخری صف۔

مُكَايَلَةٌ ۔ برابر برابر جواب دینا۔

تَكَيُّلٌ ۔ آخری صف میں کھڑا ہونا۔

تَكَايُلٌ ۔ برابر برابر گالی گلوچ کرنا، ایک دوسرے کو جواب دینا۔

اِكْتِيَالٌ ۔ ناپ کر لینا۔

كِيَالَةٌ ۔ ناپنے اور تولنے کا پیشہ۔

كَيَّالٌ ۔ جو یہ پیشہ کرتا ہو۔

اَلْمِكْيَالُ مِكْيَالُ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ وَالْمِيْزَانُ مِيْزَانُ اَهْلِ مَكَّةَ ۔ ماپ مدینہ والوں کی ماپ ہے اور تول مکہ والوں کی تول ہے (تو شریعت میں جہاں ماپ کا ذکر آیا ہے مثلاً صدقۂ فطر وغیرہ میں تو مراد اہل مدینہ کی ماپ ہے۔ قفیز اور مکوک اور صاع اور مُد یہ سب مدینہ والوں کے معتبر ہوں گے۔ نہایہ میں ہے کہ جو چیزیں آنحضرتؐ کے زمانہ میں ماپ کر بکتی تھیں۔ مثلاً کھجور، تو اب بھی ان کو ماپ کر برابر بیچنا چاہئے۔ ایسا نہ ہو کہ تول کر بیچنے میں ایک طرف زیادتی ہو جائے جو ربوا ہے لیکن تول تو صرف چاندی سونے سے متعلق ہے اس میں مکہ والوں کی پیروی کا حکم ہوا مکہ والوں کا ایک درم چھ دانق کا تھا دس درم سات مثقال کے ہوتے اور دینار تو روم کے ملک سے عرب میں آیا کرتے یہاں تک کہ عبد الملک بن مروان نے اپنے زمانہ حکومت میں درم اور دینار کی ضرب عرب میں جاری کی۔ طیبی نے کہا زکوٰۃ کا نصاب دو سو درہم ہوگا اہل مکہ کے وزن کے حساب سے اور صدقۂ فطر ایک صاع ہوگا مدینہ والوں کی ماپ سے)۔

كِيْلُوْا طَعَامَكُمْ يُبَارَكْ لَكُمْ ۔ اپنے غلہ کو ماپ لیا کرو (یعنی خرید و فروخت اور معاملات کے وقت اللہ تعالیٰ تم کو برکت دے گا (اب یہ اس حدیث کے خلاف نہ ہوگا کہ حضرت عائشہؓ نے غلہ کو ماپا تو وہ تمام ہوگیا کیونکہ خرچ کرتے وقت یا اللہ کی راہ میں دیتے وقت ماپنا اور گننا منع ہے جیسے آں حضرتؐ نے بلالؓ سے فرمایا۔ خرچ کرتا جا اور اللہ کی طرف سے کمی کا ڈر نہ کر (وہ دیتا چلا جائے گا اس کے خزانوں میں کمی نہیں ہے)۔

نَهٰى عَنِ الْمُكَايَلَةِ ۔ برابر کے جواب دینے سے منع فرمایا (یعنی کوئی سخت بات کہے تو ویسا ہی سخت جواب دینے سے یا کسی نے برائی کی تو اس کے ساتھ ویسی ہی برائی

کرنے سے گو ایسا کرنے سے گنہگار نہ ہوگا مگر افضل یہ ہے کہ صبر کرے اور خاموش رہے۔ بعضوں نے کہا "مکایلہ" سے یہ مراد ہے کہ مسائلِ شرعی میں قیاس اور عقلی ڈھکوسلے پر چلنا حدیث کی پیروی نہ کرنا)۔

لَعَلَّكَ اِنْ اَعْطَيْتُكَ اَنْ تَقُوْمَ فِي الْكَيُّوْلِ (ایک شخص نے آں حضرتؐ سے تلوار مانگی، آپ نے فرمایا) اگر میں تجھ کو دوں شاید تو جنگ کی آخری صف میں کھڑا ہو (جو نامردی اور بزدلی کی نشانی ہے۔ اس نے عرض کیا نہیں میں آخری صف میں نہیں رہوں گا۔ آخر آپ نے اس کو تلوار دی، وہ لڑتا جاتا تھا اور یہ شعر پڑھتا جاتا تھا

اِنِّي امْرَأٌ عَاهَدَنِي خَلِيْلِي
اَنْ لَّا اَقُوْمَ الدَّهْرَ فِي الْكَيُّوْلِ

یعنی میں وہ شخص ہوں کہ میرے جانی دوست نے مجھ سے عہد لیا ہے کہ میں ساری عمر آخری صف میں نہیں کھڑا ہوں گا)۔

كَيُّوْلٌ۔ زمین کے بلند حصے کو بھی کہتے ہیں۔

كِيْلَ بِهٖ۔ اس کے بدلے قتل کیا گیا۔

يُكَايِلُ بَيْنَهُمَا۔ ان دونوں میں وزن کرتا تھا کون افضل ہے۔

اَحَشَفًا وَّ سُوْءَ كِيْلَةٍ۔ ایک تو خراب کھجور دیتا ہے دوسرے ماپ میں بھی بے ایمانی (یہ ایک مثل ہے)۔

تمت بالخیر

طالبِ دعا
سید نذر عباس
سید احمد علی

میر محمد کتب خانہ مرکزِ علم و ادب آرام باغ کراچی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اسماء الرجال

مشکوٰۃ المصابیح

جسمیں

ایک ہزار سے زائد صحابہؓ صحابیاتؓ تابعینؒ،
تابعیاتؒ اور ائمہ دینؒ کے حالات درج ہیں

مؤلفہ

علامہ شیخ ولی الدین خطیب عمری تبریزی

میر محمد کتب خانہ مرکز علم و ادب آرام باغ کراچی

علامہ ابن حجر عسقلانی کی جمع کردہ سولہ سو ۱۶۰۰ احادیث کا مجموعہ

بلوغ المرام مترجم

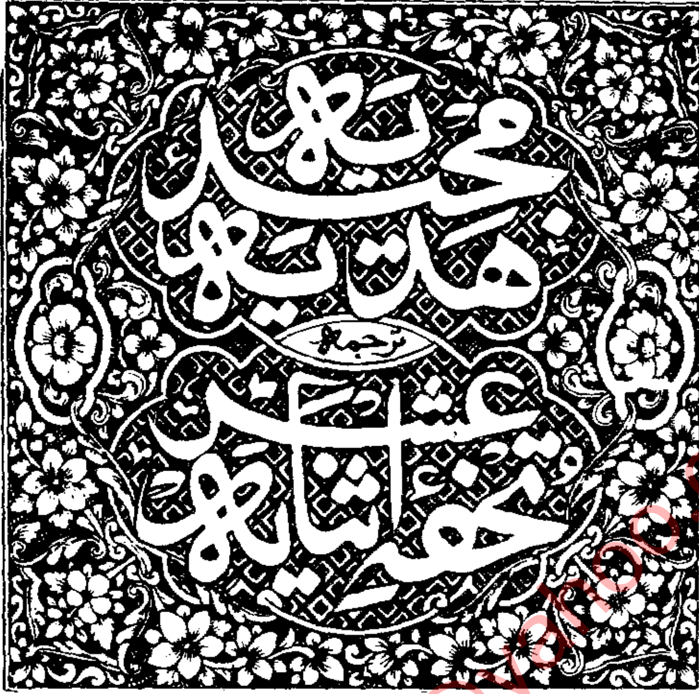
دینی احکام پر مشتمل احادیث کا انمول ذخیرہ

شائقین علم حدیث کیلئے تحفہ جو اعتقادات و اعمال کو پاکیزہ تر بنانے کیلئے بہترین معاون ثابت ہوگا۔

ناشر

میر محمد کتب خانہ مرکز علم و ادب آرام باغ کراچی

بارھویں صدی ہجری کی لاجواب و نادر روزگار تالیف



مؤلفہ۔ حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلویؒ ابن حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ

ترجمہ۔ مولانا محمد عبدالمجید خاںؒ

پیدائش و تاریخ مذہب شیعہ۔ ان کی مختلف شاخیں۔ ان کے اسلاف علماء اور کتب کا بیان۔ الوہیت، نبوت، امامت اور معاد کے بارے میں ان کے عقائد۔ ان کے مخفی مسائل فقہیہ۔ صحابہ کرام، ازواج مطہرات اور اہل بیت کے حق میں ان کے اقوال و افعال اور مطاعن۔ مکائد شیعہ کی تفصیل۔ ان کے اوہام، تعصبات اور ہفوات کا بیان۔ تولّا اور تبرا کی حقیقت۔ یہ سب باتیں مذہب شیعہ کی معتبر کتب سے نقل کی گئی ہیں۔

نیز ان تمام امور کا احاطہ، کمال تہذیب کے ساتھ ان پر سیر حاصل بحث بیشمار غلط فہمیوں کا ازالہ اور مدلّل جوابات اس عجیب و غریب پیرایہ میں قلمزد کئے گئے ہیں جو فی الحقیقت شاہ صاحب ہی کا حق تھا۔

اس تالیف سے ہزارہا بندگانِ خدا کے شکوک مٹ گئے اور عقائد درست ہو گئے۔
یہ کتاب متلاشیانِ حق کے لئے مشعلِ راہ ہے۔

میر محمد کتب خانہ آرام باغ کراچی